روزنامہ
ممبئی
مرشدانِ خبر
رابطہ
DAILY
MUMBAI RAABTA

صبح صادق 04:54
طلوع آفتاب 06:14
زوال آفتاب 12:44
غروب آفتاب 07:14

آج کی حدیث

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ''جس کسی نے اپنے بھائی کے ساتھ ظلم وزیادتی کی ہو اس کی آبروریزی کی ہو یا کسی اور معاملہ میں حق تلفی کی ہو تو اس کو چاہئے کہ آج ہی اور اسی زندگی میں اس سے معاملہ صاف کرالے' آخرت کے اُس دن کے آنے سے پہلے جب اُس کے پاس ادا کرنے کیلئے دینار و درہم کچھ بھی نہ ہوگا' اگر اس کے پاس اعمال صالحہ ہونگے تو اس کے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلا دیئے جائیں گے اور اگر وہ نیکیوں سے بھی خالی ہاتھ ہوگا تو مظلوم کے کچھ گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے

JANATA AUTO
CONTACT :9820363818 / 9321177990
ALL TYPES OF IMPORTED & INDIAN CARS, REPAIR, SALE AND PURCHASE

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 212, Sunday- 02 August, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۱۲ ❁ اتوار، ۲ر اگست، ۲۰۲۶، ۱۸ر صفر المظفر ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپیے، صفحات:۸

مقبوضہ کشمیر میں ۴ر دنوں کے اندر ۵۰ر سے زائد اموات، عوام پاکستانی فوج سے سخت

امریکہ واقع حقوق انسانی تنظیم ایچ آر اے ایف نے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں غیر مسلح پُرامن مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف پاکستانی فوج کی کارروائی کی تنقید کی ہے

پاکستان مقبوضہ کشمیر میں بدامنی لگاتار بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ گزشتہ 4 دنوں میں ہی پاکستانی فوج کے قبضہ والے خطہ میں کی گئی جابرانہ کارروائی میں 50 سے زیادہ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہوئے ہیں۔ پُرامن مظاہرین پر پاکستانی فوج کی اس کارروائی میں اب تک مجموعی طور پر تقریباً 150 افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ ہفتہ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی (جے اے اے سی) کے رکن سردار عمر نظیر کشمیری نے کہا کہ ''گزشتہ 4 دنوں میں سیکورٹی فورسز نے ظالمانہ دہشت گردی کے ذریعہ ہمارے 50 سے زائد لوگوں کو مار ڈالا ہے اور سینکڑوں زخمی ہیں۔'' ایک دیگر پوسٹ میں جے اے اے سی نے کہا کہ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے مظفرآباد خطہ میں گزشتہ دیر شب تک احتجاجی مظاہرے جاری رہے۔ لوگ سڑکوں پر ڈٹے رہے اور اپنے بنیادی حقوق کی حفاظت و مقامی افسران کے ذریعہ کیے گئے عزائم پر عمل کا مطالبہ کرتے رہے۔ اس درمیان امریکہ واقع حقوق انسانی تنظیم 'ہیومن رائٹس فاؤنڈیشن' (ایچ آر اے ایف) نے ہفتہ کے روز پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں غیر مسلح پُرامن مظاہرہ کرنے والوں کے خلاف پاکستانی فوج کے ذریعہ مبینہ طور پر طاقت کے استعمال کی سخت تنقید کی، جس میں خطہ میں 50 سے زائد لوگ مارے گئے اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ تنظیم نے پاکستانی افسران سے پُرتشدد کارروائی ختم کرنے، موبائل سروس بحال کرنے اور طاقت کے سبھی غیر قانونی استعمال کے لیے جوابدہی یقینی بنانے کی گزارش کی۔

مقامی شہری سماج کا حوالہ دیتے ہوئے ایچ آر اے ایف نے کہا کہ پاکستانی سیکورٹی فورسز نے پاکستان مقبوضہ کشمیر میں مظاہروں کے دوران ہزاروں پُرامن مظاہرین پر گولیاں چلائیں۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''احتجاجی مظاہرہ کے منتظمین نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی افسران نے ثبوتوں کو چھپانے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان نے اسپتالوں میں لاشوں کو ہٹا دیا اور کارکنان کو حراست میں لے لیا۔'' اس درمیان متحدہ کشمیر پیپلز نیشنل پارٹی (یو کے پی این پی) کے سربراہ سردار شوکت علی کشمیری کی قیادت میں ایک نمائندہ وفد نے نیویارک میں اقوام متحدہ ہیڈکوارٹر میں کئی میٹنگیں کیں، تاکہ اقوام متحدہ کے افسران کو پاکستان مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی فوج کے ذریعہ کی گئی بربریت کے بارے میں جانکاری دی جا سکے۔ ان میٹنگوں کے دوران نمائندہ وفد نے پاکستان مقبوضہ کشمیر میں بگڑتے حقوق انسانی کے حالات پر شدید فکر ظاہر کی۔ اس نے اقوام متحدہ، بین الاقوامی طبقہ، حکومتوں، حقوق انسانی تنظیموں اور جمہوری اداروں سے خطہ میں مزید جان و مال کے نقصان کو روکنے اور بنیادی حقوق انسانی کی حفاظت کے لیے فوری اور اثردار کارروائی کرنے کی گزارش کی۔ قابل ذکر ہے کہ 31 جولائی کو پولیس نے لاہور پریس کلب کے باہر ایک ریلی کے دوران کئی مظاہرین کو حراست میں لیا۔ یہاں مظاہرین تشدد کی مذمت کرنے اور پاکستان کے قبضہ والے کشمیر میں کارکنان کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے۔ مظاہرین کے ہاتھوں میں پلے کارڈ اور پاکستانی قبضہ والے کشمیر کے پرچم تھے، اور وہ نعرے لگا رہے تھے۔ جیسے ہی انھوں نے ریلی شروع کی، پولیس نے بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے کارروائی کی اور کئی مظاہرین کو حراست میں لے لیا۔ جب مظاہرہ ختم ہوا تو افسران نے حراست میں لیے گئے لوگوں کو پولیس کی جیل والی گاڑی میں پہنچایا۔ پاکستان کے زیرِ انتظام (مقبوضہ) کشمیر میں گزشتہ چار دنوں کے دوران احتجاجی مظاہرین کے خلاف سیکورٹی فورسز کی مبینہ کارروائیوں میں 50 سے زائد افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو چکے ہیں۔ اس خونی کریک ڈاؤن کے بعد مقامی عوام میں پاکستانی فوج اور حکام کے خلاف شدید غم وغصہ اور سخت ناراضگی پائی جا رہی ہے۔ یہ شدید احتجاج مقامی اسمبلی میں ان 12 نشستوں کو ختم کرنے کے مطالبے پر شروع ہوا جو پاکستان کے دیگر حصوں میں مقیم مہاجرین کیلئے مخصوص ہیں۔ مقامی عوام کا موقف ہے کہ یہ نظام ان کی حقیقی نمائندگی کو متاثر کرتا ہے۔

مسوری میں سخت سیکورٹی کے درمیان مزار پر چلا بلڈوزر

مظاہرین کا کہنا تھا کہ جس ڈھانچہ کو ہٹایا گیا ہے، وہ مسجد یا مزار نہیں تھی بلکہ قبرستان میں آخری رسومات (تدفین) سے

پہلے جنازہ کی نماز ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ٹین شیڈ تھا۔ اتراکھنڈ میں مذہبی ڈھانچوں اور تجاوزات کے خلاف مہم زور و شور سے جاری ہے۔ اس مہم کے تحت آج مسوری کے لکشمن پوری علاقہ میں انتظامیہ نے قدیم مزار کو بلڈوزر سے منہدم کر دیا۔ کچھ میڈیا رپورٹس میں بتایا گیا ہے کہ انتظامیہ اور مسوری۔ دہرادون ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ڈی ڈی اے) کی مشترکہ ٹیم نے قدیم قبرستان احاطہ میں تیار مبینہ طور پر ناجائز نماز والی جگہ پر بلڈوزر چلایا ہے۔ اس کارروائی کے بعد علاقے میں کشیدگی والے حالات بن گئے اور احتجاجی مظاہروں کے سبب مسوری۔ دہرادون شاہراہ پر کچھ وقت کے لیے ٹریفک جام لگ گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق مقامی انتظامیہ کی ٹیم بلڈوزر کارروائی کے لیے کثیر پولیس فورس کے ساتھ لکشمن پوری میں اس جگہ پہنچی جہاں تقریباً 200 سال قدیم قبرستان احاطہ میں مزار موجود تھا۔ افسران کا کہنا ہے کہ قبرستان احاطہ میں بنا یہ ڈھانچہ تجاوزات کے زمرہ میں آتا تھا، جس کی وجہ سے اصولاً اسے ہٹانے کی کارروائی کی گئی۔ انہدامی کارروائی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے، اس کے لیے بڑی تعداد میں پولیس فورس اور انتظامیہ کے افسران کی تعیناتی کی گئی تھی۔ اس بلڈوزر کارروائی کے بعد مقامی مسلم طبقہ کے لوگ احتجاج میں سڑک پر اتر آئے۔ مظاہرین نے مسوری۔ دہرادون شاہراہ پر جام لگا کر انتظامیہ اور حکومت کے خلاف نعرے بازی کی۔ ان کا کہنا تھا کہ جس ڈھانچہ کو ہٹایا گیا ہے، وہ مسجد یا مزار نہیں تھی بلکہ قبرستان میں آخری رسومات سے پہلے جنازہ کی نماز ادا کرنے کے لیے بنایا گیا ٹین شیڈ تھا۔ مظاہرین کا دعویٰ ہے کہ یہ جگہ تقریباً 200 سالوں سے مذہبی امور کے لیے استعمال میں رہا ہے۔ ایک طرف افسران اسے اصولاً تجاوزات ہٹانے کی کارروائی بتا رہے ہیں، تو دوسری طرف مظاہرین انصاف کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس معاملہ میں مسلم طبقہ کے احتجاج کی وجہ سے شاہراہ پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں اور ٹریفک کچھ وقت کے لیے رخنہ انداز ہوا۔ ٹریفک جام کی خبر ملنے کے بعد انتظامیہ کے سینئر افسران اور پولیس کے اعلیٰ افسران جائے وقوع پر پہنچے۔ انھوں نے مظاہرین سے بات چیت کرا نھیں خاموش کرایا، جس کے بعد ٹریفک جام ختم ہو سکا۔ اس واقعہ کے بعد پورے علاقے میں سیکورٹی انتظامات سخت کر دیے گئے ہیں۔ افسران کا کہنا ہے کہ فی الحال حالات قابو میں ہے اور کسی بھی طرح کی افواہ پر توجہ نہ دینے کی اپیل کی گئی ہے۔

اسپین۔مراکش تنازعہ میں ہلاکین کی تعداد ۶۷ر پہنچی

۸۴ر ہزار آبادی والے شہر سیوٹا پہنچ گئے تھے ۶۰ر ہزار درانداز

غیر قانونی طور پر سیوٹا میں داخل مراکشی افراد کا منظر ایسا تھا کہ کوئی سمندر میں تیرتا دکھائی دے رہا تھا تو کوئی فلوٹنگ ٹیوب پکڑے ہوئے تھا، کچھ لوگ کشتی پر سوار تھے۔ سبھی لوگ سرحد پار کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت اسپین دنیا بھر میں موضوع بحث بنا ہوا ہے۔ افریقہ کے شمال میں واقع اسپین کے شہر سیوٹا میں اچانک پڑوسی ملک مراکش سے تقریباً 60 ہزار غیر قانونی تارکین وطن داخل ہو گئے۔ ان لوگوں نے سمندر اور زمینی راستے سے دراندازی کی۔ 84 ہزار کی مجموعی آبادی والے اس شہر میں غیر قانونی تارکین وطن کی تعداد آبادی کے 70 فیصد سے زیادہ ہو گئی تھی۔ سیکورٹی فورسز نے انہیں روکنے کی کوشش کی، جس میں کئی لوگوں کی جان چلی گئی۔ اسپین کی حکومت کی جانب سے ہفتہ کے روز دی گئی معلومات کے مطابق مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 67 ہو گئی ہے۔ موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسپین نے سیکورٹی بڑھانے کا فیصلہ کیا ہے۔ حکومت نے سمندر کی جانب جانے والی بریک واٹر سرحد پر تارکین وطن کو روکنے کے لیے ایک نیا بلا کر بیریئر لگانے کا اعلان کیا ہے۔ اسپین سے ملحق کچھ ممالک نے بھی اپنے یہاں سرحدوں پر سیکورٹی سخت کر دی ہے اور اٹلی میں تو جمعہ کے روز ہی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ بہرحال، غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے مراکشی افراد کا منظر ایسا تھا کہ کوئی سمندر میں تیرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا تو کوئی فلوٹنگ ٹیوب پکڑے ہوئے تھا۔ کچھ لوگ کشتی پر سوار تھے۔ سبھی لوگ کسی بھی طرح سرحد پار کرنا چاہتے تھے۔ صورت حال سے نمٹنے کے لیے اسپین کی حکومت کو شہر سیوٹا میں فوج تعینات کرنی پڑی۔ سیکورٹی فورسز کو غیر قانونی طور پر داخل ہونے والے لوگوں کو روکنے کے

لیے ہوائی فائرنگ بھی کرنی پڑی۔ اس درمیان اسپین کے ایک افسر نے بتایا کہ 37 ہزار لوگ اپنی مرضی سے واپس مراکش لوٹ چکے ہیں۔ اب بھی ہزاروں لوگ یہاں پھنسے ہوئے ہیں، جو فٹ پاتھوں اور کھلے مقامات پر رہ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان میں تقریباً 7 ہزار نابالغ اور بچے ہیں۔ تازہ واقعہ کے بعد دنیا بھر میں تارکین وطن کی اموات اور ان کے انسانی حقوق کو لے کر سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ اسپین کا جس شہر سیوٹا کو لے کر اس وقت ہنگامہ برپا ہے، وہ چاروں طرف سے مراکش سے گھرا ہوا ہے۔

گزشتہ ۳ر سال کے دوران خلیجی ممالک میں ۴۱۲۴ر ہندوستانیوں کی موت

حکومت نے پارلیمنٹ میں بتایا کہ بیرون ملک ہندوستانی شہریوں کی موت کی وجوہات میں قدرتی موت، کام کی جگہ پر حادثات، خودکشی، جرائم اور دیگر وجوہات شامل ہیں

نوکری اور بہتر مستقبل کی تلاش میں ہر سال لاکھوں ہندوستانی سعودی عرب، یو اے ای، کویت، عمان، بحرین اور دیگر خلیجی ممالک کا رخ کرتے ہیں۔ وہاں کام کر رہے ہندوستانی اپنے خاندانوں کو مالی مدد فراہم کرنے کے ساتھ ملک کی معیشت میں بھی نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔ دوسری جانب پارلیمنٹ میں پیش کیے گئے تازہ ترین اعداد و شمار نے ایک سنگین تصویر پیش کی ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق 2023 سے 2025 کے درمیان بیرون ملک میں بڑی تعداد میں ہندوستانی شہریوں کی موت ہوئی ہے۔ ان میں خودکشی کے معاملات کی تعداد تشویشناک ہے اور ایسے معاملات میں سب سے زیادہ حصہ خلیجی ممالک کا رہا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق اس مدت کے دوران خلیجی ممالک میں خودکشی اور دیگر وجوہات کی وجہ سے مجموعی طور پر 4124 ہندوستانیوں کی موت ہوئی ہے۔ اسی طرح گزشتہ 3 سالوں میں بیرون ملک جان گنوانے والے ہندوستانیوں کی مجموعی تعداد 39 ہزار سے زائد رہی۔ فی الحال خلیجی ممالک میں تقریباً ایک کروڑ ہندوستانی رہ رہے ہیں۔ وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے پارلیمنٹ کے موجودہ اجلاس کے دوران لوک سبھا میں بتایا کہ 2023 سے 2025 کے درمیان بیرون ملک ہندوستانی شہریوں کی جانب سے خودکشی کے مجموعی طور پر 1900 سے زائد واقعات درج کیے گئے۔ ان میں سے 70 فیصد سے زیادہ معاملات خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک سے وابستہ ہیں۔ اس کے بعد ملیشیا میں 131 اور امریکہ میں 62 کیسز درج کیے گئے۔ اٹلی، کناڈا اور برطانیہ میں بھی اسی مدت کے دوران 30 سے زائد معاملات سامنے آئے۔ حالانکہ حکومت نے ان واقعات میں اضافے کی کوئی خاص وجہ نہیں بتائی ہے، لیکن ہندوستانیوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کا بھروسہ دلایا ہے۔ وزارت خارجہ کے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ 3 سالوں میں خلیجی ممالک میں کل 1340 ہندوستانی شہریوں نے خودکشی کی۔ ان میں متحدہ عرب امارات میں 511، سعودی عرب میں 354، کویت میں 162، عمان میں 146، بحرین میں 101 اور قطر میں 66 واقعات درج کیے گئے۔ اسی مدت کے دوران، دیگر وجوہات کی بنا پر خلیجی ممالک میں 2784 ہندوستانیوں کی موت ہوئی۔ ان میں متحدہ عرب امارات میں 1092 اور سعودی عرب میں 1040 اموات درج کی گئیں۔ یہ اعداد و شمار وزیر مملکت برائے امور خارجہ کیرتی وردھن سنگھ نے کانگریس کے اراکین پارلیمنٹ ستپال برہمچاری اور جے پرکاش کے سوال کے جواب میں لوک سبھا میں پیش کیے۔

ہریانہ: ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کے بعد ووٹرلسٹ سے تقریباً ۳۴ر لاکھ نام خارج

الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ جو ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات کی ووٹرلسٹ میں درج پائے گئے ہیں

ہریانہ میں ووٹرلسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے پہلے مرحلے کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ کام پورا ہونے کے بعد ریاست کی تمام 90 اسمبلی سیٹوں کے لیے ووٹرلسٹ کا ڈرافٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ تقریباً 34 لاکھ ووٹرس زمینی سطح پر موجود نہیں ہیں جس کی وجہ سے ان کے نام ووٹرلسٹ سے کاٹ دیے گئے ہیں۔ جمعہ (31 جولائی) کو جاری ہونے والے آفیشیل بیان کے مطابق 20629 بوتھ لیول افسران (بی ایل او) نے 2.06 کروڑ سے زائد ووٹرس کے درمیان فارم تقسیم کیے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ 24 جولائی تک مجموعی طور پر 20655929 ووٹرس میں سے 17272627 ووٹرس نے اپنے فارم جمع کروا دیے۔ اس سے ایس آئی آر کے اس مرحلے میں ووٹرس کی بڑے پیمانے پر شرکت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایس آئی آر کے دوران 13.24 لاکھ ووٹرس ایسے پائے گئے جو مستقل طور پر کسی دوسری جگہ منتقل ہو چکے تھے، غیر حاضر تھے یا دیگر زمروں میں آتے تھے۔ اس کے علاوہ 7.66 لاکھ لوگوں کی موت ہو چکی ہے، جبکہ 2.04 لاکھ ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات پر ووٹرلسٹ میں درج پائے گئے۔ الیکشن کمیشن نے کہا ہے کہ جن حقیقی ووٹرس کے نام کسی وجہ سے ڈرافٹ ووٹرلسٹ میں شامل نہیں ہو سکے ہیں، وہ 31 جولائی سے 30 اگست تک جاری رہنے والی دعووں اور اعتراضات کی مدت کے دوران طے شدہ ڈیکلریشن فارم کے ساتھ فارم-6 جمع کروا کر اپنا نام شامل کرانے کے لیے درخواست دے سکتے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے واضح کیا ہے کہ جو ووٹرس ایک سے زیادہ مقامات کی ووٹرلسٹ میں درج پائے گئے ہیں، ان کا نام صرف ایک ہی مقام کی لسٹ میں رکھا جائے گا۔ دعووں اور اعتراضات کے تصفیے کی کارروائی 31 جولائی سے 28 ستمبر تک جاری رہے گی۔ اس کے بعد 3 اکتوبر کو حتمی ووٹر لسٹ شائع کی جائے گی۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ ہریانہ میں ایس آئی آر کا عمل زیادہ سے زیادہ عوامی شرکت، تمام اہل ووٹرس کی مکمل شمولیت اور ہر مرحلے پر شفافیت یقینی بنانے کے مقصد سے چلایا گیا۔ الیکشن کمیشن کے بیان کے مطابق اس مہم کی کامیابی کا سہرا ہریانہ کے تمام 23 اضلاع کے ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسرز (ڈی ای او)، 90 الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (ای آر او) 1594 اسسٹنٹ الیکٹورل رجسٹریشن آفیسرز (اے ای آر او) 2244 بی ایل او سپروائزرز اور 20629 پولنگ اسٹیشنوں پر تعینات 20629 بوتھ لیول افسران (بی ایل او) کی مشترکہ کوششوں کو جاتا ہے۔

اس سے بڑا کوئی غم نہیں'، نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے راہل گاندھی نے کی ملاقات

راہل گاندھی نے پی ایم مودی پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے طلبا کو وزیر اعظم کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ مودی جی طلبا سے معافی مانگیں۔ کانگریس کے سابق صدر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے آج تمل ناڈو میں نیٹ سے متعلق خودکشی کرنے والے طلبا کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انھوں نے وزیر اعظم نریندر مودی پر سخت حملہ کیا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ ''اپنے بچوں کو کھونے والے والدین کے آنسو اور ان کی سسکیاں، اس سے بڑا کوئی غم نہیں۔ یہ غم ان کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا اور اس کے ساتھ ہی اس ٹوٹے ہوئے اور بدعنوان تعلیمی نظام سے متعلق کئی سوالات بھی باقی رہ جائیں گے۔'' راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ''پیپر لیک، منسوخ امتحانات اور برسوں کی تیاری کا ایک لمحے میں برباد ہو جانا، یہ طلبا کے لیے انتہائی تکلیف دہ صورتحال ہے۔ ہمارے طلبا سے ایسے نظام میں ایمانداری سے محنت کرنے کو کہا جاتا ہے جو خود بے ایمان ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ نظام امتحان کی ناکامیوں، پیپر لیک اور امتحانات کی منسوخی کی قیمت طلبا اور ان کے خاندانوں کو ادا کرنی پڑ رہی ہے۔ ان کے مطابق طلبا برسوں تک اپنے مستقبل کے لیے تیاری کرتے ہیں، لیکن پیپر لیک یا امتحان کی منسوخی ان کی برسوں کی محنت کو ایک لمحے میں برباد کر دیتی ہے۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ طلبا کو 'معاف' کرنے کے بیان پر بھی سخت سوال اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ ''اس سب کے بعد بھی وزیر اعظم میں یہ کہنے کی ہمت ہے کہ وہ طلبا کو 'معاف' کرنے کی بات کرتے ہیں۔ کیا وہ ایک بھی ایسے سوگوار خاندان سے ملے ہیں جنہوں نے اپنے بچے کو کھویا ہے؟'' انھوں نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا وزیر اعظم ان لوگوں سے ملاقات کی ہے جن کی جمع پونجی، زندگی، وقت اور خواب، سب کچھ پیپر لیک کی وجہ سے چھین لیا گیا؟ سوال پوچھنے کے بعد وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ ''جواب ہے، نہیں۔'' راہل گاندھی نے وزیر اعظم پر براہ راست حملہ کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کے طلبا کو وزیر اعظم کی معافی کی ضرورت نہیں ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

رینکنگ میں امریکی پاسپورٹ ۱۰ر برسوں کی کم ترین سطح پر ہندوستان کو ۸۱ر واں مقام حاصل

'ہینلی پاسپورٹ انڈیکس 2026' دنیا کی سب سے معروف پاسپورٹ رینکنگ میں سے ایک ہے۔ اس میں 199 ممالک کے پاسپورٹ اور 277 سفری مقامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ دنیا کے سب سے طاقتور پاسپورٹ کی رینکنگ بتانے والے 'ہینلی پاسپورٹ انڈیکس 2026' میں امریکہ کا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔ اس سال امریکی پاسپورٹ گزشتہ 10 برسوں کی بہ نسبت اپنی سب سے کم ترین سطح پر پہنچ گیا ہے۔ اب 30 سے زیادہ ممالک کے پاسپورٹ امریکہ سے آگے نکل گئے ہیں۔ حالانکہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ امریکی پاسپورٹ کمزور ہو گیا ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ کئی ممالک نے اپنے شہریوں کے لیے بیشتر ممالک میں بغیر ویزا یا 'ویزا آن ارائیول' سفر کی سہولیات حاصل کر لی ہیں۔ ہندوستان کی بات کریں تو 'ہینلی پاسپورٹ انڈیکس 2026' میں ہندوستان 81 ویں مقام پر ہے۔ ہندوستانی پاسپورٹ رکھنے والے لوگ 55 ممالک میں بغیر ویزے کے سفر کر سکتے ہیں۔ گزشتہ برس ہندوستان 85 ویں مقام پر تھا، یعنی اس بار ہندوستان کی رینکنگ میں بہتری آئی ہے۔ حالانکہ 'ویزا فری' ممالک کی تعداد 57 سے گھٹ کر 55 ہو گئی ہے۔ اس کی وجہ کچھ ممالک کی ویزا کے حوالے سے تبدیل کی گئی پالیسی ہے۔ 'ہینلی پاسپورٹ انڈیکس 2026' دنیا کی سب سے معروف پاسپورٹ رینکنگ میں سے ایک ہے۔ اس میں 199 ممالک کے پاسپورٹ اور 277 سفری مقامات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ رینکنگ اس بنیاد پر طے ہوتی ہے کہ کسی ملک کے شہری پہلے سے بغیر ویزا لیے یا 'ویزا آن ارائیول' کی سہولیات کے ساتھ کتنے ممالک میں جا سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ برسوں میں کئی ممالک نے نئے معاہدے کیے ہیں اور دیگر ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات مضبوط کیے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کے شہریوں کو زیادہ ممالک میں ویزا فری سفر کی سہولت ملی ہے۔ اسی وجہ سے کئی ممالک امریکہ سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ اب امریکی شہریوں کو پہلے کی بہ نسبت زیادہ تر ممالک کے سفر کے لیے پہلے سے ویزا یا ٹریول آتھرائزیشن لینا پڑتا ہے۔ یہ رینکنگ کسی ملک کی معاشی طاقت یا سیاسی اثر و رسوخ کی عکاسی نہیں کرتی، بلکہ صرف سفر کی آزادی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس سال بھی سنگاپور کا پاسپورٹ دنیا کا سب سے طاقتور پاسپورٹ ہے۔ جاپان، جنوبی کوریا اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) مشترکہ طور پر دوسرے نمبر پر ہیں۔ جبکہ سویڈن تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ بیلجیم، ڈنمارک، فن لینڈ، جرمنی، آئرلینڈ، اٹلی، لکسمبرگ، نیدرلینڈ، ناروے اور اسپین بھی مضبوط پاسپورٹ رکھنے والے ممالک میں شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ برطانیہ، نیوزی لینڈ، کناڈا، سوئٹزرلینڈ، آسٹریا اور یونان بھی ٹاپ 10 ممالک میں اپنی جگہ بنائے ہوئے ہیں۔ 'ہینلی پاسپورٹ انڈیکس 2026' یہ ظاہر کرتا ہے کہ آج کے وقت میں کسی ملک کے شہریوں کو کتنے ممالک آسانی سے سفر کی سہولت ملتی ہے۔ یہ اس کی عالمی رسائی کا ایک بڑا پیمانہ بن گیا ہے۔ امریکہ کا پاسپورٹ اب بھی دنیا کے مضبوط پاسپورٹس میں شامل ہے۔ لیکن دوسرے ممالک نے ویزا فری سفر بڑھانے کی سمت میں تیز رفتاری سے ترقی کی ہے۔

نیٹ یو جی کاؤنسلنگ ۲۰۲۶ر کا شیڈول ہوا جاری، ۵ر اگست سے شروع ہوگا رجسٹریشن

امیدواراب کاؤنسلنگ سے متعلق تمام قواعد، اہلیت، نشستوں کی تقسیم کے عمل اور ضروری رہنمایانہ ہدایات سرکاری ویب سائٹ mcc.nic.in پر دیکھ سکتے ہیں۔

میڈیکل کاؤنسلنگ کمیٹی (ایم سی سی) نے نیٹ یو جی کاؤنسلنگ سے متعلق انفارمیشن بلیٹن اور کاؤنسلنگ اسکیم جاری کر دی ہے۔ امیدواراب کاؤنسلنگ سے متعلق تمام قواعد، اہلیت، نشستوں کی تقسیم کے عمل اور ضروری رہنمایانہ ہدایات سرکاری ویب سائٹ mcc.nic.in پر دیکھ سکتے ہیں۔ ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس اور بی ایس سی نرسنگ میں آل انڈیا کوٹہ اور دیگر مرکزی اداروں کی نشستوں کے لیے رجسٹریشن 5 اگست 2026 سے شروع ہوگا۔ دی گئی جانکاری کے مطابق کاؤنسلنگ کا عمل چار مرحلوں میں مکمل کیا جائے گا۔ پہلے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 5 اگست سے شروع ہو کر 12 اگست 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 17 اگست کو جاری کیا جائے گا۔ دوسرے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 25 اگست سے شروع ہوگا اور 29 اگست 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا، جبکہ نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 2 ستمبر کو جاری کیا جائے گا۔ تیسرے راؤنڈ کے لیے رجسٹریشن 11 ستمبر سے شروع ہو کر 15 ستمبر 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 18 ستمبر کو سامنے آئے گا۔ اس کے بعد آن لائن اسٹرے ویکنسی راؤنڈ ہوگا، جس کے لیے رجسٹریشن 28 ستمبر سے شروع ہو کر 30 ستمبر 2026 کو دوپہر 3 بجے تک جاری رہے گا اور

نشستوں کی تقسیم کا نتیجہ 3 اکتوبر کو جاری کیا جائے گا۔ ... کاؤنسلنگ آن لائن طریقے سے آل انڈیا کوٹہ کی 15 فیصد نشستوں، ڈیمڈ یونیورسٹیوں کی 100 فیصد نشستوں، ایمس ... دہلی یونیورسٹی، بنارس ہندو یونیورسٹی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسی مرکزی یونیورسٹیوں کی نشستوں کے لیے کاؤنسلنگ منعقد کرے گی۔ اس کے علاوہ ای ایس آئی سی انسورڈ پرسن کوٹہ، کچھ مرکزی بی ایس سی نرسنگ اداروں اور اے ایف ایم سی کے لیے بھی کاؤنسلنگ کا عمل ہوگا، تاہم اے ایف ایم سی کے معاملے میں صرف رجسٹریشن کی سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس سال ایم سی سی نے کاؤنسلنگ کے عمل کو آسان بنانے کے لیے 'فریز' اور 'فلوٹ' کے اختیارات نافذ کیے ہیں۔ فریز آپشن کا مطلب ہے کہ امیدوار اپنی مختص نشست قبول کر رہا ہے اور مزید اپگریڈیشن نہیں چاہتا۔ یہ آپشن منتخب کرنے والے امیدواروں کو متعلقہ ادارے میں جا کر دستاویزات کی تصدیق اور داخلے کا عمل مکمل کرنا ہوگا۔ دوسری جانب فلوٹ آپشن منتخب کرنے والے امیدوار اگلے راؤنڈ میں بہتر نشست ملنے کا انتظار کر سکیں گے۔ ایسے امیدواروں کو کالج جانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ وہ اپنے دستاویزات آن لائن اپلوڈ کریں گے اور متعلقہ ادارہ ان کی آن لائن تصدیق کرے گا۔ ایم سی سی کی جانب سے کاؤنسلنگ کا بلیٹن اور اسکیم جاری کیے جانے کے بعد 'نیٹ یو جی 2026' میں کامیاب امیدواراب مقررہ تاریخوں کے مطابق رجسٹریشن، نشستوں کے انتخاب اور کاؤنسلنگ کے مراحل میں حصہ لے سکیں گے۔ امیدواروں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ رجسٹریشن سے قبل کاؤنسلنگ کے تمام قواعد، فیس، سیکورٹی ڈپازٹ، نشستوں کی تقسیم اور داخلے سے متعلق شرائط کو اچھی طرح پڑھ لیں۔

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ سے نوازا گیا

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز پونے میں قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو باوقار لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ پیش کیا۔

پونے: مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے ہفتہ کے روز پونے میں قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال کو باوقار لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ پیش کیا۔ تلک اسمارک ٹرسٹ کے مطابق اجیت ڈوبھال کو قومی سلامتی کے شعبے میں ان کی غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں اس اعزاز کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ 81 سالہ اجیت ڈوبھال نے میزورم۔ سکم۔ پنجاب اور جموں وکشمیر جیسے حساس علاقوں میں اہم ذمہ داریاں انجام دی ہیں۔ وہ اسلام آباد اور لندن میں ہندوستانی سفارتی مشنوں میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اجیت ڈوبھال ہندوستان کے سب سے طویل عرصے تک خدمات انجام دینے والے قومی سلامتی کے مشیر ہیں۔ وہ ہندستان اور چین کے درمیان سرحدی مذاکرات کے لیے خصوصی نمائندے بھی رہے ہیں۔ ڈوکلام تنازع کے حل کے لیے سفارتی کوششوں میں بھی ان کا اہم کردار مانا جاتا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک اور لوک شاہر انا بھاؤ ساٹھے کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے اجیت ڈوبھال اور لوکمانیہ تلک کی شخصیات میں کئی مماثلتوں کا بھی ذکر کیا۔ امت شاہ نے کہا کہ وہ گجرات کے وزیر داخلہ رہنے کے زمانے سے اجیت ڈوبھال کو جانتے ہیں اور وہ ایک پیدائشی محب وطن ہیں۔ اپنے تقریباً 45 منٹ کے خطاب میں امت شاہ نے اجیت ڈوبھال کی غیر معمولی خدمات کو بھرپور انداز میں سراہا۔ انہوں نے دو سے تین مرتبہ زور دے کر کہا۔ جس طرح آپ سب نے انہیں اس اعزاز کے لیے منتخب کر کے خوشی محسوس کی ہے اسی طرح مجھے بھی اجیت ڈوبھال کو یہ ایوارڈ پیش کرتے ہوئے بے حد خوشی ہو رہی ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ 2014 میں اقتدار سنبھالنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی کی پہلی اہم تقرری اجیت ڈوبھال کو قومی سلامتی کا مشیر مقرر کرنا تھی۔ ان کے مطابق یہی فیصلہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ملک کے لیے اجیت ڈوبھال کی خدمات کتنی اہم رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجیت ڈوبھال اس عہدے پر سب سے طویل مدت تک خدمات انجام دینے والے قومی سلامتی کے مشیر ہیں۔ امت شاہ نے ان کی درازیٔ عمر کی دعا کرتے ہوئے کہا کہ وہ سو برس کی عمر تک صحت اور توانائی کے ساتھ ملک کی خدمت کرتے رہیں۔ لوکمانیہ تلک قومی ایوارڈ کا آغاز 1983 میں کیا گیا تھا۔ اس ایوارڈ سے سب سے پہلے سوشلسٹ رہنما ایس ایم جوشی کو نوازا گیا تھا۔ یہ ایوارڈ ہر سال یکم اگست کو آزادی کے عظیم مجاہد لوکمانیہ بال گنگا دھر تلک کی برسی کے موقع پر ایسے افراد کو دیا جاتا ہے جنہوں نے ملک کی ترقی اور قومی تعمیر میں نمایاں خدمات انجام دی ہوں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے اجیت ڈوبھال کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا۔ جیمز بانڈ کا لقب اب پرانا ہو چکا ہے۔ اجیت ڈوبھال ملک کے ایسے ماہر حکمت عملی ہیں جو اس سے کہیں آگے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے بھی اجیت ڈوبھال کے طویل کیریئر کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کے دور میں ملک کو دفاعی حکمت عملی کا ایک نیا نظام اور نیا نظریہ ملا جس نے قومی سلامتی کے نقطہ نظر کو نئی سمت دی۔ رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے بھی اجیت ڈوبھال کی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں ملک کے لیے ایک اہم سرمایہ قرار دیا۔ تلک اسمارک ٹرسٹ کے رکن روہت تلک نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کئی لوگ شاید یہ سمجھیں کہ ہم نے فلم دھرندھر دیکھنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اجیت ڈوبھال کی خدمات بے حد وسیع ہیں اور ہم انہیں بہت طویل عرصے سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کو یہ اعزاز پیش کرنے پر فخر ہے۔ وہ لوکمانیہ تلک ایوارڈ کے حقیقی مستحق ہیں اور ہمیں بے حد خوشی ہے کہ انہوں نے اس اعزاز کو قبول کیا۔ یہ ایوارڈ اجیت ڈوبھال کی قومی سلامتی، انٹیلی جنس آپریشنز، اور سفارتی حکمت عملی کے شعبوں میں غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں دیا گیا ہے۔

وشال ددلانی نے مودی کی ویڈیو کا مذاق اڑایا

وشال نے سوال کیا کہ طلبا کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کے بجائے قومی گفتگو بدسلوکی کی طرف کیوں مڑ گئی ہے۔

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے شیئر کی گئی رات گئے ایک اور ویڈیو نے آن لائن بڑے پیمانے پر بحث چھیڑ دی ہے، سوشل میڈیا پر ردعمل کا سیلاب ہے۔ ویڈیو میں، مودی نے دہلی کے جنتر منتر پر طلباء کے احتجاج سے خطاب کیا اور کہا کہ وہ ان نوجوانوں کو معاف کرتے ہیں جنہوں نے مظاہروں کے دوران مبینہ طور پر ان کے ساتھ بدسلوکی کی، انہیں "گمراہ بچوں" کے طور پر بیان کیا، جنہیں صحیح راستے پر چلایا جانا چاہیے۔ احتجاج کے ایک وائرل کلپ کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں نوئیڈا کی ایک خاتون کو مبینہ طور پر ان کے خلاف بدسلوکی کا استعمال کرتے ہوئے دیکھا گیا تھا، پی ایم مودی نے کہا، "ہماری بیٹیوں کو اس طرح کے ناشائستہ الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے دیکھنا ثقافتی صدمہ ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ اگرچہ اس طرح کا رویہ افسوسناک تھا، نوجوان نفرت کے بجائے معافی اور مناسب رہنمائی کے مستحق تھے۔ وشال دادلانی کا وزیر اعظم کی ویڈیو پر ردعمل: ردعمل کا اظہار کرنے والوں میں گلوکار اور میوزک کمپوزر وشال ددلانی بھی شامل ہیں، جنہوں نے احتجاج شروع ہونے کے بعد سے کھل کر طلبہ تحریک کی حمایت کی ہے۔ سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو شیئر کرتے ہوئے، مسکین نے ایک طنزیہ تبصرے کے ساتھ آغاز کیا، "ہیلو دوستو، آج میرا من کر رہا ہے آپ لمبی لمبی...... باتیں کرو۔" اس کے بعد انہوں نے سوال کیا کہ طلباء کی طرف سے اٹھائے گئے مسائل کے بجائے قومی گفتگو بدسلوکی کی طرف کیوں مڑ گئی ہے۔ ایک سخت الفاظ میں بیان دیتے ہوئے وشال دڈلانی نے کہا، "آنسو گیس برسا تو کیا ہوا، لاٹھیاں پڑی سے کیا ہوا، گولیاں پڑی سے کیا ہوا، پیلٹ گن چلے تو کیا ہوا...... لیکین گلی؟ دیش کا یووا آ گر گلی دے، دیش کے سنسکار کہاں سے؟" انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ طلباء کو آواز اٹھانے پر زبردستی، ایف آئی آر اور دھمکیوں کا سامنا کرنا پڑا۔ گلوکار نے مزید کہا کہ عوامی غم وغصے کو بجائے امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں پر توجہ دینی چاہیے۔ مظاہروں کا حوالہ دیتے ہوئے، انہوں نے کہا، "کچھ لوگون کو آکروش ہے بات کا ہے کا پیپر لیک ہوا، لوگون کے کیریئر بارباد ہوا...... لیکن ہم پر یہ آکروش نہیں ہے،" یہ بتاتا ہے کہ طالب علموں کے حقیقی خدشات پر پردہ ڈالا جا رہا ہے۔ وشال دڈلانی نے بھی تنقید کی جسے انہوں نے خواتین مظاہرین سے متعلق گفتگو میں بدسلوکی سے تعبیر کیا۔ "گالیاں خاص کر کے یہ کی بیٹیاں گالیاں دے رہی ہیں۔ بیٹیاں اور بیٹیاں میں سطح پر فرق کرنا ہے، اسکو بدگمانی کہتے ہیں،" انہوں نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ طلباء کے خلاف طاقت کا استعمال کرنے کے بعد الزام لگانا "گیس لائٹنگ" کے مترادف ہے۔ وزیر اعظم سے براہ راست خطاب کرتے ہوئے، دادلانی نے ان پر زور دیا کہ وہ امیج بنانے پر کم اور گورننس پر زیادہ توجہ دیں۔ "گھمنڈ کام کیجیے، پی آر کام کیجیے۔"

ممبئی سائبر فراڈ بینک سے ۱۰ ر لاکھ نکالنے کی کوشش ۷ ر گرفتار

سائبر کے ۸۴ مقدمات میں مطلوب ملزمین پولس کے شکنجہ میں، ڈی سی پی بجرنگ بنسوڑے

ممبئی؛ ممبئی سائبر پولس نے ۱۰ لاکھ روپے بینک اکاؤنٹ سے نکالتے وقت سائبر فراڈ میں ملوث ۷ افراد کو گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے سائبر پولس کو اطلاع ملی کہ ممبئی میں اوورسیز بینک بوریولی برانچ سے سلمان پٹھان میول بینک اکاؤنٹ سے رقم نکالنے کیلیے آنے والا ہے اس کے ساتھی جب انڈیا اوورسیز بینک میں آئے تو اور ۱۰ لاکھ روپے نکالنے کی کوشش کرنے لگے تو دو افراد کو پولس نے زیر حراست لیا۔ ان سے باز پرس کی یہ دونوں چیک کے معرفت بینک سے دس لاکھ روپے نکالنے کی کوشش کر رہے تھے اطلاع کے مطابق سلمان پٹھان کے کے جی این آفس میں پولس نے چھاپہ مار کارروائی کی تو یہاں سے چار افراد کو زیر حراست لیا ے ملزمین سے باز پرس کی تو انکشاف ہوا کہ یہ فرضی اکاؤنٹ سے معرفت دھوکہ دہی کی جاتی تھی اور بینکوں سے رقومات نکالی جاتی ہے اس معاملہ میں کیس درج کر لیا گیا اور سات ملزمین سلمان حبیب پٹھان ۳۷ سالہ، ساجد نوشاد کوتوال ۴۳ سالہ، چراغ کیتن ۳۱ سالہ، سید وجاہت ۴۱ سالہ، راکیش رماشنکر مشرا ۴۲ سالہ، رشنت راجند ۳۵ سالہ اور آرین رتیش ٹھکر ۱۸ سالہ کو گرفتار کیا ہے ملزمین کے قبضے سے نقدی رقم ۱۰ لاکھ، ۱۶ موبائل، ۳۱ متعدد کمپنی کے مہریں، ۲۳ متعدد کمپنیوں کے سم کارڈ، کل ۲۲ متعدد بینک اکاؤنٹس ۷ انڈین اوورسیز بینک اکاؤنٹس ایک نقدی گنتی کی مشین، بینک اکاؤنٹس کھولنے کے لیے دستاویزات ۱۱ افراد کے آدھار کارڈ متعدد بینک اکاؤنٹس کے اسٹیٹمنٹ اوپنگ ٹب ان ملزمین سے تفتیش کے دوران معلوم ہوا کہ ان کے خلاف ۸۴ سے زائد ملک بھر میں مقدمات درج ہیں۔ سائبر سیل نے اپیل کی ہے کہ سائبر دھوکہ بازوں کے جال میں نہ آئے اور اپنے بینک اکاؤنٹس کی تفصیل عام نہ کرے اس کے ساتھ ہی سوشل میڈیا پر گفتگو کے دوران احتیاط کرتے ہوئے اپنی ذاتی تفصیلات عام نہ کرے کیونکہ انہیں تفصیلات کا فائدہ اٹھا کر لوگوں کے ساتھ دھوکہ دہی کی جاتی ہے۔ سائبر ڈی سی پی بجرنگ بنسوڑے نے بتایا کہ اس کیس میں سائبر فراڈ سے متعلق پولس کو اطلاع ملی اور پولس نے سائبر مقدمات میں مطلوب ملزمین کو گرفتار کر لیا ہے ان سے باز پرس جاری ہے ان کے قبضے سے نقدی ۱۰ لاکھ روپے بھی ضبط کیے گئے ہیں اس کے ساتھ ملزمین کے دستاویزات سمیت دیگر اسباب بھی پولس نے اپنے قبضے میں لے لیا ہے۔

بی ایم سی صاف ستھرائی کے لیے پہل ہائی کورٹ کی ہدایات

ممبئی میں کوڑے کرکٹ سے متاثر دو چار مقامات جی وی پی ایس پر سی سی ٹی وی کی نگرانی؛ کچرا پھینکنے والوں کے خلاف سخت تادیبی کارروائی

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ کی ہدایت پر ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ نے پورے ممبئی خطے میں ایک زیادہ جامع اور موثر صفائی مہم شروع کی ہے۔ اسی مناسبت سے، صاف صفائی کو بڑھانے، کچرے کو کھلے میں پھینکنے سے روکنے اور شہر اور مضافاتی علاقوں میں کوڑے کے خطرے سے دوچار مقامات (GVPs) کو مستقل طور پر ختم کرنے کے لیے وسیع پیمانے پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ بازاروں، اہم سڑکوں، فٹ پاتھوں، عوامی مقامات اور پلاٹوں، ساحلوں اور نالوں اور دیگر آبی ذخائر کے آس پاس کے علاقوں پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ تمام جی وی پیز پر سی سی ٹی وی کی نگرانی کی جا رہی ہے، اور کچرا پھینکنے والوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی جائے گی۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے انتظامی وارڈوں کے تمام اسسٹنٹ کمشنروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے اپنے دائرہ اختیار میں صفائی کے سلسلے میں باقاعدگی سے معائنہ کریں اور موثر، بڑے پیمانے پر صفائی کو یقینی بنائیں۔ اسکولوں، ہسپتالوں، ریلوے اور میٹرو اسٹیشنوں، بس ڈپو اور بازاروں کے اردگرد کے علاقوں میں فٹ پاتھوں سے تمام تجاوزات کو ہٹانے کے لیے فوری کارروائی کی جانی چاہیے، اس طرح فٹ پاتھوں کو بلا رکاوٹ اور قابل رسائی ہونے کو یقینی بنایا جائے۔ غیر مجاز تعمیرات کو مسمار کیا جانا چاہیے اور انہیں کسی بھی صورت میں ریگولرائز نہیں کیا جانا چاہیے۔ اہم سڑکوں پر ٹریفک کی رکاوٹوں کا سبب بننے والے عوامل کو دور کرنے کیلئے اقدامات کیے جائیں۔ مزید برآں اشونی بھیڈے نے ہدایت دی کہ میونسپل کارپوریشن کے 'مارگ' ایپ کے ذریعے گڑھوں سے متعلق موصول ہونے والی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر حل کیا جائے بھیڈے ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے مختلف محکموں کی آج (1 اگست 2026) کو میونسپل ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ ایک جائزہ میٹنگ کے دوران خطاب کر رہی تھی، جو ہائیکورٹ کے جاری کردہ احکامات کے بعد منعقد ہوئی۔ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ سے متعلق ہائی کورٹ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما لاونگیرے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) ڈاکٹر اویناش دھکنے، جوائنٹ کمشنر (ویجی لینس) ڈاکٹر ایم دیویندر سنگھ، اور ڈپٹی کمشنر (میونسپل کمشنر آفس) شری پرشانت گائکواڑ موجود تھے۔ اجلاس میں جوائنٹ کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز، اسسٹنٹ کمشنرز اور محکموں کے سربراہان نے بھی شرکت کی۔ ہائی کورٹ نے کنجر مرگ ویسٹ پروسیسنگ پلانٹ میں بدبو پر قابو پانے میں نمایاں بہتری کو نوٹ کرتے ہوئے بی ایم سی انتظامیہ اور متعلقہ ٹھیکیدار کے اقدامات کی ستائش کی ہے۔ اس کی روشنی میں میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے تمام زونل ڈپٹی کمشنروں، اسسٹنٹ کمشنروں اور وارڈ کی سطح پر کام کرنے والے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے صفائی کے عملے کو ہدایت دی ہے کہ وہ خاص طور پر ممبئی بھر میں صاف صفائی کو یقینی بنانے اور کچرے سے متاثرہ مقامات کو مستقل طور پر ختم کرنے پر توجہ دیں۔ میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے بتایا کہ ممبئی کے علاقے میں صاف صفائی کو یقینی بنانے کے مقصد سے، بی ایم سی کے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ نے ان جگہوں کی نشاندہی کی ہے جہاں کثرت سے کچرا جمع ہوتا ہے۔

بھیونڈی کوہ نور عمارت سانحہ متاثرین کی فوری مالی امداد، بحالی اور قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی: ہو ابو عاصم اعظمی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماجوادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ اور شہری ترقی کے وزیر ایکناتھ شندے، اور ریلیف اور بحالی کے وزیر مکرند جی جادھو کو ایک خط ارسال کر انہوں نے بھیونڈی شہر کے بالا جی نگر علاقے میں چار منزلہ کوہ نور عمارت کے گرنے کے المناک اور سنگین واقعے کے متاثرین کے لیے انصاف کی اپیل کی ہے۔ خط کے ذریعے ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے اہم مطالبات اور مسائل پیش کئے ہیں جس میں انتظامی لاپرواہی پر سوال بھی اٹھایا ہے بھیونڈی نظام پور سٹی میونسپل کارپوریشن نے پہلے اس عمارت کو انتہائی خطرناک قرار دیا تھا اور نوٹس جاری کیا تھا۔ اس کے باوجود انتظامیہ مکینوں کی محفوظ بحالی کو یقینی بنانے کے لیے بروقت ٹھوس اقدامات کرنے میں ناکام رہی۔ انتظامی تاخیر اور لاپرواہی کے باعث جانیں ضائع ہوئیں۔ جاں بحق اور زخمی ہونے والوں کی فوری امداد کے ساتھ مطالبہ کیا ہے کہ حکومت حادثے میں جان گنوانے والے شہریوں کے لواحقین کو فوری طور پر مالی امداد فراہم کرے اور تمام زخمیوں کو سرکاری خرچ پر بہترین طبی علاج کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔ انتہائی خطرناک عمارتوں کا سٹرکچرل آڈٹ کیوں سے متعلق اعظمی نے کہا کہ بھیونڈی شہر میں تمام خستہ حال اور انتہائی خطرناک عمارتوں کا سٹرکچرل آڈٹ فوری طور پر کیا جانا چاہیے، اور ان کے رہائشیوں کی عارضی اور مستقل بحالی کے انتظامات بلا تاخیر کیے جانے چاہئیں۔ قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کا بھی مطالبہ اعظمی نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اس بڑے حادثے اور اس سے منسلک غفلت کے ذمہ دار اہلکاروں کے خلاف سخت قانونی اور انتظامی کارروائی کی جائے۔ ابو عاصم اعظمی نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس معاملے کا از خود نوٹس لے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ جلد از جلد بھیونڈی میں متاثرہ خاندانوں تک انصاف اور راحت پہنچ جائے۔

احکامات کے باوجود کوئی تقرر نہیں؛ نیکنور ڈی ایڈ کالج تشویشناک صورتحال

اساتذہ سے محروم، طلبہ کا مستقبل داؤ پر

بیڑ (نامہ نگار) گورنمنٹ ڈی ایڈ کالج نیکنور (ضلع بیڑ) میں اردو میڈیم کے لیے پانچ اسامیاں منظور ہونے کے باوجود ایک بھی استاد کی تقرری نہ ہونے سے طلبہ کا شدید تعلیمی نقصان ہو رہا ہے۔ تدریسی نظام مکمل طور پر درہم برہم ہو چکا ہے، جس کے باعث زیر تعلیم طلبہ کا پیشہ ورانہ مستقبل تاریک دکھائی دے رہا ہے۔ انتظامیہ کی اس مجرمانہ غفلت کے خلاف مولانا آزاد سوشل فاؤنڈیشن، جمعیۃ علماء ہند اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ٹیچرز ایسوسی ایشن نے چیف ایگزیکٹو آفیسر، ضلع پریشد بیڑ کو ایک تند و تیز احتجاجی مکتوب روانہ کرتے ہوئے فوری کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ مکتوب میں اس بات پر شدید تشویش اور برہمی کا اظہار کیا گیا ہے کہ ڈپٹی ڈائریکٹر آف ڈویژنل ایجوکیشن (چھترپتی سنبھاجی نگر) نے 08 دسمبر 2025 کو نیکنور ڈی ایڈ کالج میں عارضی طور پر کم از کم چار اساتذہ کا فوری بندوبست کرنے کا واضح اور تحریری حکم جاری کیا تھا۔ تاہم، کئی ماہ گزر جانے کے بعد بھی اعلیٰ حکام کے اس حکم پر عمل درآمد نہیں ہوا اور اسے یکسر نظر انداز کر دیا گیا۔ اساتذہ کی عدم دستیابی کے باعث نصاب کی تکمیل تو دور، باقاعدہ کلاسز تک نہیں ہو پا رہی ہیں۔ اردو میڈیم کے مقامی اور غیر مقامی طلبہ روزانہ کالج آتے ہیں مگر بغیر پڑھائی کے لوٹنے پر مجبور ہیں۔ مقامی سماجی و تعلیمی تنظیموں نے انتظامیہ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر یہی صورتحال برقرار رہی تو طلبہ کا پورا تعلیمی سال ضائع ہو جائے گا۔ مولانا آزاد سوشل فاؤنڈیشن کے بانی صدر عرفات خان، جمعیۃ علماء ہند اور مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ٹیچرز ایسوسی ایشن نے مشترکہ طور پر واضح کیا ہے کہ طلبہ کے تعلیمی مستقبل کے ساتھ کوئی بھی سمجھوتہ برداشت نہیں کیا جائے گا۔ مکتوب میں جن مطالبات کا تذکرہ کیا گیا ان میں 08 دسمبر 2025 کے حکم کے تحت کم از کم چار اساتذہ کی فوری طور پر عارضی تقرری کی جائے۔ کالج کی تمام پانچ منظور شدہ خالی اسامیوں کو مستقل بنیادوں پر پر کرنے کا عمل بلا تاخیر شروع کیا جائے۔ جیسے اہم مطالبات شامل ہیں تنظیموں نے انتباہ دیا ہے کہ اگر ڈپٹی ڈائریکٹر کے احکامات پر فوری عمل درآمد کرتے ہوئے اساتذہ کی فراہمی ممکن نہ بنائی گئی، تو اسے سنگین انتظامی غفلت مانتے ہوئے وسیع پیمانے پر جمہوری اور قانونی احتجاجی تحریک چھیڑی جائے گی، جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

گینگسٹر ایکٹ میں مطلوب یوپی کا بدمعاش ممبئی سے گرفتار

اپنی شناخت چھپا کر ہوٹل میں مقیم تھا، پولس کی بڑی کارروائی یوپی پولس ملزم کو لے کر یوپی روانہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولس نے اتر پردیش سیتا پور کے گینگسٹر اور گینگ لیڈر کو گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے یہ یہاں اپنی شناخت چھپا کر مقیم تھا ممبئی پولس کو اطلاع ملی کہ وہ بے یو ہوٹل میں روپوش ہے۔ جس کے بعد یلو گیٹ پولس نے سیتا پور میں تین مقدمات میں مطلوب گینگسٹر اور گینگ لیڈر نشانت راجیش سنگھ ۲۳ سالہ کو گرفتار کیا ابتدائی تفتیش میں اس نے پولس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی لیکن بعد میں اس نے بتایا کہ وہ یوپی سے تعلق رکھتا ہے اور بعد ازاں ممبئی پولیس نے اتر پردیش پولس سے رابطہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ سیتا پور میں تین مقدمات جس میں چوری، غیر قانونی ہتھیار، گینگسٹر ایکٹ میں مطلوب ہے جس کے بعد یوپی پولیس نے آج ممبئی میں آ کر ملزم کا تابع لیا اور اسے اتر پردیش لے کر روانہ ہو گئی۔ یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ڈی سی پی وجے کانت ساگر نے انجام دی ہے۔

راجہ واڑی اسپتال ٹیم نے 46 سالہ خاتون کے رحم سے 5.5 کلوگرام ۳۰ ر سینٹی میٹر کا ٹیومر کامیابی کے ساتھ نکال لیا

ممبئی مانخورد سے تعلق رکھنے والی ایک 46 سالہ خاتون پچھلے دو سالوں سے صحت کے مسائل جیسے کہ پیٹ میں مسلسل سوجن، پیٹ میں درد اور سانس لینے میں دشواری کا شکار تھی۔ ان علامات کی روشنی میں، اس نے بی ایم سی کے زیر انتظام سیٹھ وڈیلال چھتر بھوج گاندھی اور گھاٹکوپر میں مونجی امیڈ اس وورا میونسپل جنرل ہسپتال (راجہ واڑی ہسپتال) میں گائنیالوجی ڈیپارٹمنٹ کے آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ (او پی ڈی) میں علاج شروع کیا۔ ہسپتال کی ٹیم نے مریض کے رحم سے تقریباً 5.5 کلوگرام وزنی اور 30 سینٹی میٹر کے ٹیومر کو کامیابی کے ساتھ نکال دیا۔ چونکہ اس کی علامات نمایاں طور پر بگڑ گئیں، اس کی طبی تاریخ کا ایک جامع جائزہ، جسمانی معائنہ اور ضروری تشخیصی ٹیسٹ کیے گئے۔ ان ٹیسٹوں سے تقریباً 30 سینٹی میٹر کی پیمائش کے یوٹرن ٹیومر کا انکشاف ہوا۔ ابتدائی تشخیص نے تجویز کیا کہ ماس ایک جاینٹ لیوومیوما (فبر وڈ) تھا۔ سرجری کے دوران اور بعد میں ممکنہ پیچیدگیوں سے نمٹنے کے لیے تمام ضروری احتیاطی تدابیر اور منصوبہ بندی کی گئی تھی، اور طریقہ کار بعد میں انجام دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر سوادینا بی موہتی، ڈاکٹر شالینی باگڑیا، ڈاکٹر اروا کامبلے، اور ڈاکٹر کاجل سالوی نے گائنیالوجی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کی گئی سرجری میں اہم کردار ادا کیا۔ اینستھیزیا کے ماہر ڈاکٹر چھاوی کی رہنمائی میں ڈاکٹر شریاش اور ڈاکٹر نیترا نے اینستھیزیا ٹیم کا انتظام کیا۔ مزید برآں، سرجیکل اسٹاف نرس نیلاکشی گورو اور ان کی ٹیم نے سرجری کے دوران اہم مدد فراہم کی۔ ٹیومر کے بڑے سائز اور خون کی نالیوں کے وسیع نیٹ ورک کی وجہ سے، سرجری انتہائی احتیاط کے ساتھ کی گئی۔ طریقہ کار کے دوران ہٹائے گئے 5.5 کلوگرام ٹیومر کو ہسٹو پیتھولوجیکل امتحان کے لیے بھیج دیا گیا ہے، اور حتمی رپورٹ کا انتظار ہے۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

گئوکشی کے الزام میں این سی پی (اجیت) لیڈر پر معاملہ درج

ہنگولی کے بسمت تعلقے میں ایک کھیت سے ۱۹ ر جانور برآمد ہوئے، سکل ہندو سماج کی جانب سے احتجاج

ہنگولی ضلع کے بسمت تعلقے میں واقع جاولہ کھندار بن شیوار میں ایک کھیت سے ۱۹ ر مویشیوں کے برآمد ہونے پر ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔ سکل ہندو سماج نے نہ صرف این سی پی (اجیت) کے نائب صدرِ بلدیہ کے خلاف گئوکشی کا معاملہ درج کروایا بلکہ جمعہ کے روز بسمت میں کاروباری بھی بند کروایا۔ اس موقع پر تحصیلدار کو مختلف مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت بھی پیش کی گئی۔ واضح رہے کہ بسمت تعلقہ کے جاولہ کھندار بن شیوار میں واقع ایک کھیت پر بسمت دیہی پولیس نے گزشتہ بدھ (۲۹ ر جولائی) کو چھاپہ مارا تھا جہاں سے ۱۹ ر مویشی برآمد ہوئے تھے۔ الزام ہے کہ انہیں ذبح کیلئے رکھا گیا تھا۔ اس معاملے میں جمعرات ۳۰ ر جولائی کو بسمت میونسپل کونسل کے این سی پی (اجیت) کے نائب صدرِ بلدیہ سید عمران علی کے خلاف معاملہ درج کیا گیا۔ پولیس کے مطابق جس مقام پر مویشی باندھے گئے تھے وہاں شدید کیچڑ اور بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ اس واقعے کے خلاف سخت احتجاج کیلئے سکل ہندو سماج کی جانب سے جمعہ ۳۱ ر جولائی کو بسمت بند کی اپیل کی گئی تھی، جسے بھرپور عوامی تائید حاصل ہوئی۔ بڑی تجارتی دکانوں کے ساتھ ساتھ پان اور چائے کی دکانوں کے مالکان نے بھی بند میں حصہ لیا۔ بعد ازاں ہندو سماج کی جانب سے سب ڈویژنل آفیسر (ایس ڈی او) کے دفتر تک ایک مارچ نکالا گیا، جس میں بڑی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔ اس موقع پر سب ڈویژنل آفیسر کے توسط سے ایک یادداشت پیش کی گئی، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اس مقدمے میں ہندو سماج کے مذہبی جذبات مجروح ہونے کے پیشِ نظر مزید متعلقہ دفعات شامل کی جائیں، ملزم کو مکوکا کے تحت فوری گرفتار کیا جائے، اور عوامی عہدے کے غلط استعمال اور سنگین نوعیت کے جرم کے باعث اسے فوری طور پر بلدیہ کے رکن کے عہدے کیلئے نااہل قرار دیا جائے۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی کی ریاستی عہدیدار پریتی جیسوال نے بھی سب ڈویژنل آفیسر کے دفتر کو ایک یادداشت پیش کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ بسمت دیہی پولیس تھانے میں درج مقدمے کی سیاسی دباؤ سے بالاتر ہو کر غیر جانبدارانہ اور جامع تحقیقات کی جائے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے سے وابستہ پورے نیٹ ورک، مویشیوں کی نقل و حمل کی زنجیر اور مالی لین دین کی بھی مکمل جانچ کی جائے۔ مہاراشٹر کے ضلع ہنگولی میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی - اجیت پوار گروپ) کے مقامی لیڈر اور بسمت بلدیہ کے نائب صدر سید عمران کے خلاف گئوکشی (گائے ذبح کرنے) کے الزام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ ہنگولی ضلع کے بسمت تعلقے میں واقع جاولہ کھندار بن شیوار کے ایک کھیت سے پولیس نے 19 مویشی (جانور) برآمد کیے ہیں۔ اس واقعے کے سامنے آنے کے بعد مقامی تنظیم سکل ہندو سماج کی جانب سے شدید مخالفت اور احتجاج کیا گیا۔ احتجاج کے طور پر جمعہ کے روز بسمت تعلقے میں تجارتی مراکز اور دکانیں بند کروائی گئیں۔ انتظامیہ کو یادداشت: مظاہرین نے مقامی تحصیلدار سے ملاقات کر کے ملزم کے خلاف سخت کارروائی کے لیے مختلف مطالبات پر مشتمل ایک یادداشت بھی پیش کی ہے۔

امریکہ کی آئی سی سی کے خلاف مہم نیتن یاہو کو بچانے کیلئے ہے: ٹرمپ

امریکہ کی آئی سی سی کے خلاف مہم نیتن یاہو کو بچانے کیلئے ہے، جبکہ مارکو روبیو نے دلیل دی کہ یہ کوشش امریکی اہلکاروں کو مستقبل میں آئی سی سی کے ممکنہ مقدمات سے بچانے کیلئے بھی ہے

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا ہے کہ واشنگٹن کی انٹرنیشنل کرمنل کورٹ (آئی سی سی) کے خلاف مہم بنیادی طور پر اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو اور دیگر اہلکاروں کو استغاثہ سے بچانے کے لیے ہے، جبکہ مارکو روبیو نے دلیل دی کہ یہ کوشش امریکی اہلکاروں کو مستقبل میں آئی سی سی کے ممکنہ مقدمات سے بچانے کے لیے بھی ہے۔ امریکی صدر نے اصرار کیا کہ وہ خود عدالت کی تحقیقات کا مرکز نہیں ہیں۔ واضح رہے کہ ٹرمپ نے یہ تبصرہ ۳۱/ جولائی کو کیمپ ڈیوڈ میں کابینہ اجلاس کے دوران کیا، جب سیکرٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے وزراء کو ہیگ میں قائم اس عدالت کو چھوڑنے کے لیے رکن ممالک کو راضی کرنے کی کوششوں کے بارے میں معلومات دی۔ بعد ازاں مارکو روبیو نے اعلان کیا کہ پانچ ممالک نے اس ماہ کے اوائل میں امریکہ کی زیر قیادت مہم کے بعد آئی سی سی سے علیحدگی کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ٹرمپ نے اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ انتظامیہ کے اقدامات کا مقصد ذاتی طور پر ان کی حفاظت کرنا ہے۔ ٹرمپ نے کہا، ”کوئی خبر نہیں ہے کہ وہ میرے پیچھے ہیں۔ یہ ہو سکتا ہے، لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہیے... وہ (روبیو) میرا دفاع کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ وہ بی بی (نیتن یاہو) اور دیگر لوگوں کا دفاع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔“ روبیو کے مطابق، آئی سی سی مہم صرف اسرائیلی وزیر اعظم کے بارے میں نہیں ہے۔ انہوں نے دلیل دی کہ امریکی فوجی اہلکار بھی مستقبل میں آئی سی سی میں استغاثہ کا سامنا کر سکتے ہیں۔ روبیو نے کہا کہ امریکی فوجی اہلکار فوجی کارروائیوں میں

شرکت کے برسوں بعد ممکنہ قانونی کارروائی کا سامنا کر سکتے ہیں، جس سے عدالت کے خلاف انتظامیہ کی مخالفت ایک وسیع تر قومی سلامتی کا مسئلہ بن جاتی ہے۔ ذہن نشین رہے کہ انٹرنیشنل کرمنل کورٹ (آئی سی سی)، جو ۲۰۰۲ء میں قائم ہوئی اور ہیگ میں واقع ہے، نسل کشی، جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے الزامات کی تحقیقات کرتی ہے۔ یہ اس وقت دائرہ اختیار استعمال کرتی ہے جب قومی حکام ایسے جرائم کی قانونی چارہ جوئی کرنے سے قاصر یا عدم دلچسپی کا مظاہرہ کریں۔ اگرچہ ریاستہائے متحدہ آئی سی سی کا رکن نہیں ہے، لیکن اگر مبینہ جرائم کسی آئی سی سی رکن ریاست کی سرزمین پر کیے گئے ہوں تو عدالت غیر رکن ریاستوں کے شہریوں پر بھی مقدمہ چلا سکتی ہے۔ دراصل ٹرمپ انتظامیہ نے دوبارہ عہدہ سنبھالنے کے بعد سے عدالت کے خلاف اپنی تنقید میں تیزی سے اضافہ کیا ہے۔ غزہ تنازع کے دوران مبینہ جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کے سلسلے میں آئی سی سی کی جانب سے نیتن یاہو کے گرفتاری وارنٹ جاری کرنے کے بعد مخالفت میں شدت آ گئی۔ جبکہ اس ماہ کے اوائل میں، روبیو نے عدالت پر حدود سے تجاوز کا الزام لگایا، اور کارکن گروپوں کی طرف سے تارکین وطن کی ملک بدری اور مشتبہ سمندری منشیات کے اسمگلروں کو نشانہ بنانے والی فوجی کارروائیوں پر امریکی اہلکاروں کے خلاف تحقیقات کے مطالبات کی طرف اشارہ کیا۔ مزید برآں عدالت کو کمزور کرنے کی اپنی حکمت عملی کے حصے کے طور پر، امریکی انتظامیہ نے کہا ہے کہ وہ رکن ممالک کو آئی سی سی سے دستبرداری کی ترغیب دے گی جبکہ عدالت کے عہدیداروں اور وابستہ تنظیموں پر سفری پابندیاں اور مالی پابندیاں عائد کرے گی۔ تاہم، ان امریکی اقدامات کو پہلے ہی آئی سی سی ججوں اور امریکی وکالت گروپوں کی جانب سے قانونی رکاوٹوں کا سامنا ہے، جن کا کہنا ہے کہ یہ پابندیاں آئینی آزادی اظہار کی حفاظت کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے واضح کیا ہے کہ واشنگٹن کی جانب سے بین الاقوامی فوجداری عدالت (آئی سی سی) کو کمزور کرنے یا ختم کرنے کی مہم بنیادی طور پر اسرائیلی وزیر اعظم بینجمن نیتن یاہو اور دیگر اتحادیوں کو قانونی کارروائی سے بچانے کے لیے ہے، نہ کہ ان کے اپنے تحفظ کے لیے۔ کیمپ ڈیوڈ میں کابینہ کے اجلاس کے دوران صدر ٹرمپ نے یہ ریمارکس اس وقت دیے جب امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو آئی سی سی کے خلاف امریکی مہم پر بریفنگ دے رہے تھے۔ ٹرمپ نے اس سے قبل واضح سوشل میڈیا پیغامات میں کہا تھا کہ نیتن یاہو کو امریکی سرزمین پر کسی بھی صورت گرفتار نہیں ہونے دیا جائے گا۔

چین کی کمیونسٹ پارٹی کی توسیع کی رفتار سست

ارکان کی بڑھتی عمر نیا چیلنج

بیجنگ: چین کی حکمران کمیونسٹ پارٹی کے ارکان کی تعداد میں اضافہ گزشتہ کم از کم پانچ برسوں کی سست ترین سطح پر پہنچ گیا ہے، جبکہ پارٹی کے اندر عمر رسیدہ ارکان کا تناسب بھی مسلسل بڑھ رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2025 کے اختتام تک کمیونسٹ پارٹی آف چائنا کے ارکان کی تعداد تقریباً 10 کروڑ 10 لاکھ تک پہنچ گئی، جو ایک سال پہلے کے مقابلے میں تقریباً ایک فیصد اضافہ ہے۔ 2021 میں پارٹی کی رکنیت میں 3.7 فیصد اضافہ ہوا تھا، جس کے بعد سے سالانہ شرح نمو مسلسل کم ہوتی گئی ہے۔ اعداد و شمار سے پارٹی کے اندر بڑھتی عمر کا رجحان بھی سامنے آیا ہے۔ پارٹی کے تقریباً 30 فیصد ارکان کی عمر 61 سال یا اس سے زیادہ ہو چکی ہے، جو گزشتہ کم از کم پانچ برسوں میں سب سے زیادہ تناسب ہے۔ 2024 میں 60 سال سے زیادہ عمر کے ارکان کا تناسب 29 فیصد سے کچھ کم تھا۔ حالیہ برسوں میں عمر رسیدہ ارکان کے تناسب میں مسلسل اضافے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چین کی مجموعی آبادی کی طرح حکمران جماعت کو بھی آبادیاتی تبدیلیوں کا سامنا ہے۔ چین خود بھی تیزی سے بڑھتی عمر کی آبادی اور کم شرح پیدائش کے مسئلے سے دوچار ہے۔ نوجوان آبادی میں کمی مستقبل میں افرادی قوت، اقتصادی ترقی اور سماجی بہبود کے نظام کے لیے اہم چیلنج تصور کی جا رہی ہے۔ تاہم کمیونسٹ پارٹی میں نوجوانوں کی موجودگی بھی نمایاں ہے۔ 2025 کے اختتام تک پارٹی میں 30 سال یا اس سے کم عمر کے ارکان کی تعداد ایک کروڑ 20 لاکھ سے زیادہ تھی۔ خواتین کی نمائندگی میں بھی اضافہ ہوا ہے اور پارٹی میں خواتین ارکان کی تعداد تقریباً تین کروڑ 20 لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ نسلی اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے ارکان کی تعداد بھی تقریباً 80 لاکھ بتائی گئی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی دنیا کی سب سے بڑی سیاسی تنظیموں میں شمار ہوتی ہے اور چین کے سیاسی، انتظامی، اقتصادی اور سماجی نظام میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ ملک بھر میں اس کی 50 لاکھ سے زیادہ بنیادی سطح کی تنظیمیں موجود ہیں۔ پارٹی کی رکنیت میں سست ہوتی ہوئی ترقی اور ارکان کی بڑھتی عمر ایسے وقت سامنے آئی ہے جب چین اپنی نوجوان نسل کو سیاسی نظام کے ساتھ زیادہ مضبوطی سے جوڑنے اور پارٹی کی تنظیمی بنیاد کو نئی نسل تک منتقل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق آنے والے برسوں میں کمیونسٹ پارٹی کے لیے اہم سوال صرف ارکان کی مجموعی تعداد بڑھانا نہیں ہوگا بلکہ نوجوان اور تعلیم یافتہ چینی شہریوں کو پارٹی کی جانب راغب کرنا اور نسلوں کے درمیان توازن برقرار رکھنا بھی اہم چیلنج بن سکتا ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بلوچ کارکن کی

مبینہ جبری گمشدگی پر پاکستان کو تنقید کا نشانہ بنایا

لندن: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے بلوچ طالب علم رہنما جیند بلوچ کی مبینہ جبری گمشدگی پر پاکستانی حکام کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے ان کی فوری بازیابی، مقام حراست ظاہر کرنے اور غیر مشروط رہائی کا مطالبہ کیا ہے۔ تنظیم کے مطابق 29 سالہ جیند بلوچ کو 24 جولائی کی رات کوئٹہ میں ان کے گھر سے مبینہ طور پر زبردستی لے جایا گیا تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کے مطابق، جیند بلوچ بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (BSO) کے چیئرمین ہیں اور بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ سرگرم عمل رہے ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ ان کی گمشدگی انسانی حقوق کے کارکنوں اور بلوچ سیاسی کارکنوں کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے تناظر میں انتہائی تشویشناک ہے۔ تنظیم نے پاکستانی حکام پر زور دیا کہ وہ جیند بلوچ کی قسمت اور موجودہ مقام سے متعلق فوری معلومات فراہم کریں، انہیں تشدد یا بدسلوکی سے تحفظ دیں، اور اگر ان پر کوئی قابل تعزیر جرم ثابت نہیں ہوتا تو انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔ ایمنسٹی نے اس واقعے کی آزادانہ، غیر جانبدارانہ اور مؤثر تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا کہ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں اور انسانی حقوق کے کارکنوں کو نشانہ بنانے کے الزامات پر طویل عرصے سے تشویش کا اظہار کیا جاتا رہا ہے، اور ایسے واقعات پر جوابدہی یقینی بنانا ناگزیر ہے۔ دوسری جانب پاکستانی حکام ماضی میں ایسے الزامات کی تردید کرتے رہے ہیں یا انہیں مسترد کرتے آئے ہیں۔

جلاوطن تبتی پارلیمان نے چین کے نسلی اتحاد قانون کے خلاف مہم تیز کی

دھرمشالہ: جلاوطن تبتی پارلیمان نے چین کے نئے ”نسلی اتحاد و ترقی قانون“ کے خلاف اپنی مہم مزید تیز کرتے ہوئے نئی دہلی میں بھارتی وزراء اور مختلف سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پارلیمان سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ وفد نے اس قانون پر شدید تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اسے تبتیوں اور دیگر نسلی اقلیتوں کے لیے تشویشناک قرار دیا۔ تبتی وفد کے مطابق، یہ قانون چین کو تبتیوں، ایغوروں، جنوبی منگولوں اور دیگر غیر ہان نسلی گروہوں کی زبان، مذہبی روایات، ثقافتی شناخت اور ورثے کو مزید محدود کرنے کے لیے قانونی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ وفد نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس قانون کے اثرات چین سے باہر مقیم تبتی برادری تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور اس کے ذریعے نگرانی، دباؤ اور سرحد پار جبر میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ تبتی نمائندوں نے بھارتی قانون سازوں سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے کو پارلیمان میں اٹھائیں، تبتی عوام کے ثقافتی اور مذہبی حقوق کی حمایت کریں، سرحد پار دباؤ کی مخالفت کریں اور مسئلہ تبت کے پرامن حل کے لیے بامعنی مذاکرات کی حمایت کریں۔ وفد نے اس قانون کے خلاف قراردادیں بھی پیش کیں اور تبت کے اندر عوام سے اظہار یکجہتی کیا۔ یہ قانون یکم جولائی 2026 سے نافذ العمل ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ اس کے ذریعے چین کی نسلی انضمام کی پالیسیوں کو قانونی شکل دی گئی ہے، جبکہ بیجنگ کا مؤقف ہے کہ اس کا مقصد قومی اتحاد اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینا ہے۔

کوئٹہ میں قابض پاکستانی فوج کے دو کیمپوں پر کنٹرول

کوئٹہ: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو جاری بیان میں کہا ہے کہ سرمچاروں نے ایک مربوط اور منظم حکمت عملی کے تحت کوئٹہ کے نواحی علاقے میں قابض پاکستانی فوج کی دو اہم اور مرکزی کیمپوں پر متوازی حملے کرتے ہوئے چودہ اہلکاروں کو موقع پر ہی ہلاک کر دیا اور دونوں کیمپوں پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا۔ اس کامیاب پیش قدمی کے بعد بی ایل اے کے سرمچاروں نے دشمن کے دونوں کیمپوں کو اپنے مکمل محاصرے میں لے کر وہاں قائم تمام تر اسلحہ خانوں کو اپنی تحویل میں لے لیا، اور وہاں موجود بھاری مقدار میں جدید عسکری اسلحہ، گولہ بارود، مواصلاتی آلات اور دیگر اہم عسکری سامان ضبط کر کے اپنے محفوظ مقام کی جانب منتقل کر دیا۔ ترجمان نے کہا کہ گزشتہ روز شام چھ بجے کے قریب بلوچ لبریشن آرمی کے سرمچاروں نے کوئٹہ شہر سے متصل دو اہم اور مقامات 'ولی تنگی' اور 'سپین کاریز' میں قائم قابض پاکستانی فوج کی اہم پوسٹوں پر بیک وقت اور شدید حملوں کا آغاز کیا۔ اس معرکے کے دوران بی ایل اے کے خصوصی دستے 'فتح اسکواڈ' نے پیش قدمی کرتے ہوئے قابض فوج کی پوزیشنز پر ضربیں لگا کر انہیں پسپائی پر مجبور کر دیا اور دیگر عسکری دستوں کو حتمی پیش قدمی کے لیے آپریشنل اور فیلڈ معاونت فراہم کی۔ سرمچاروں نے ولی تنگی کے محاذ پر دشمن کا گھیراؤ کر کے قابض فوج کے نو اہلکاروں کو ہلاک کر دیا اور پوسٹ پر مکمل کنٹرول حاصل کر لیا، جبکہ دریں اثناء سپین کاریز کے مقام پر دوسرے دستے نے پیش قدمی کرتے ہوئے قابض فوج کے پانچ اہلکاروں کو ہلاک کر کے دشمن کی تمام تر دفاعی لکیروں کو توڑا اور اس پوسٹ پر بھی اپنا کنٹرول قائم کر لیا۔ مزید کہا کہ اس معرکے میں بی ایل اے کے ہراول دستے 'فتح اسکواڈ' نے انتہائی اعلیٰ مہارت، نظم اور بے مثال جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے قابض فوج کو کاری ضربیں لگائیں اور اس پیچیدہ آپریشن کو کامیابی کے ساتھ اپنے منطقی انجام تک پہنچایا۔ اس آپریشن کے دوران بلوچ لبریشن آرمی کے دو جانباز سرمچار، سنگت میر عالم کیازئی عرف سلمان اور سنگت نور احمد سالانی عرف نوتک، مردانہ وار دشمن کا مقابلہ کرتے ہوئے جام شہادت نوش کر گئے۔

ایمنسٹی نے یورپی یونین سے

افغانستان میں زبردستی واپسی اور ملک بدری روکنے پر زور دیا

برسلز: ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یورپی یونین اور اس کے رکن ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ افغان شہریوں کی زبردستی افغانستان واپسی کی کوششوں کو روک دیں، اور خبردار کیا ہے کہ اس ملک کو فی الحال جبری واپسی کے لیے محفوظ تصور نہیں کیا جا سکتا۔ یورپی یونین کے کمشنر برائے داخلی امور اور مائیگریشن میگنس برنر اور یورپی یونین کے رکن ممالک کے وزرائے داخلہ کے نام ایک کھلے خط میں ایمنسٹی نے کہا کہ افغانوں کی دوبارہ واپسی پر طالبان حکام کے ساتھ تعاون بین الاقوامی پناہ گزینوں اور انسانی حقوق کے قانون کے تحت یورپی حکومتوں کی ذمہ داریوں سے متصادم ہو سکتا ہے، خاص طور پر نان ریفولمنٹ کے اصول، جس سے لوگوں کو ایسی جگہوں پر واپس جانے سے روکا جاتا ہے جہاں انہیں حقیقی نقصان کا سامنا ہو۔ ایمنسٹی نے کہا کہ اسے خاص طور پر یورپی یونین کی حکومتوں کی جانب سے افغانوں کی واپسی کے لیے طالبان کے ساتھ تکنیکی انتظامات قائم کرنے کی کوششوں پر تشویش ہے، جن میں مجرمانہ سزا کے حامل افراد یا سیکیورٹی کے لیے خطرہ سمجھے جانے والے افراد بھی شامل ہیں۔ تنظیم نے کہا کہ 2021 میں طالبان کے اقتدار پر قبضہ کرنے سے پہلے بھی افغانستان کو جبری واپسی کے لیے محفوظ مقام نہیں سمجھا جاتا تھا اور اس کے بعد سے حالات ابتر ہو چکے ہیں۔ اس نے بنیادی حقوق پر پابندیوں، من مانی حراست، تشدد اور ناروا سلوک، آزادی اظہار پر پابندیوں اور خواتین، لڑکیوں اور نسلی اور مذہبی اقلیتوں کو متاثر کرنے والی سنگین پابندیوں کا حوالہ دیا۔ حقوق گروپ نے افغانستان کے مسلسل انسانی بحران کی طرف بھی اشارہ کیا، جس میں غربت، خشک سالی، قدرتی آفات اور انسانی امداد میں کمی شامل ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ ایران اور پاکستان سے واپس آنے والے افغانوں کو پناہ، روزگار، صحت کی دیکھ بھال اور دیگر بنیادی خدمات تلاش کرنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جس

سے جبری واپسی سے منسلک خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ ایمنسٹی کی مداخلت 23 جون کو طالبان کے وفد کے برسلز کے دورے کے بعد ہے جو افغان شہریوں کی واپسی اور دوبارہ داخلے پر یورپی کمیشن کے حکام سے بات چیت کے لیے ہے۔ یہ بات چیت یورپی یونین کی بعض حکومتوں کی جانب سے مسترد شدہ پناہ گزینوں کی واپسی کی تعداد میں اضافے کے دباؤ کے درمیان ہوئی۔ تنظیم نے متنبہ کیا کہ ابتدائی طور پر جرائم کے مرتکب افراد پر توجہ مرکوز کرنے والے یا سیکورٹی کے لیے خطرہ سمجھے جانے والے باضابطہ تعاون کو قائم کرنا بالآخر دوسرے افغانوں کی واپسی کے لیے میکانزم تشکیل دے سکتا ہے جن کے تحفظ کے دعوے حل نہیں ہوئے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے یورپی یونین (EU) اور اس کے رکن ممالک پر زور دیا ہے کہ وہ افغان شہریوں کی زبردستی واپسی اور ملک بدری کے منصوبوں کو فوری طور پر روک دیں۔ تنظیم نے یورپی کمشنر برائے ہوم افیئرز اور یورپی وزرائے داخلہ کو بھیجے گئے ایک خط میں واضح کیا ہے کہ طالبان کے زیر اثر افغانستان کسی بھی صورت میں جبری واپسی کے لیے محفوظ ملک نہیں ہے۔

برطانوی ممبران پارلیمنٹ نے پی او جی کے میں مظاہرین پر فائرنگ کی پر تشویش کا اظہار کیا

لندن: برطانیہ کے 50 سے زائد ارکان پارلیمان نے پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں جاری احتجاج کے دوران مظاہرین پر مبینہ براہ راست فائرنگ، ہلاکتوں اور زخمیوں کی اطلاعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے برطانوی حکومت سے فوری سفارتی اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ارکان پارلیمان نے برطانوی وزیر خارجہ ڈیوڈ ملی بینڈ کو لکھے گئے ایک خط میں کہا کہ پرامن مظاہرین کے خلاف مبینہ طور پر براہ راست گولیاں چلائے جانے کی اطلاعات انتہائی تشویشناک ہیں اور صورتحال میں فوری کشیدگی کم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرین کے خلاف طاقت کے ضرورت سے زیادہ استعمال اور زندہ گولیوں کے استعمال کی اطلاعات نے پرامن احتجاج اور اجتماع کی آزادی سے متعلق سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ خط میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ برطانیہ میں مقیم کشمیری نژاد شہریوں کے اہل خانہ پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں رہتے ہیں، جس کے باعث حالیہ پیش رفت نے برطانوی کشمیری برادری میں شدید تشویش پیدا کر دی ہے۔

فرانس کا سابق پائلٹ چین کیلئے جاسوسی کے الزام میں زیر تفتیش

پیرس: فرانسیسی بحریہ کے ایک سابق پائلٹ پیری ہنری چوئٹ کو چین میں حساس فوجی معلومات فراہم کرنے کے الزام میں فرانس میں باضابطہ تفتیش کے تحت حراست میں لیا گیا تھا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق چوئٹ کو چین کے مفاد کے لیے انٹیلی جنس سرگرمیاں کرنے کے الزامات کا سامنا ہے۔ اس سے قبل اس نے ہوائی جہاز کے بحری جہاز چارلس ڈی گال سے سپر ایٹینڈرڈ کے ساتھ ساتھ رافیل ایم لڑاکا طیارے بھی اڑائے تھے۔ وہ مبینہ طور پر اس ماہ کے شروع میں پیرس میں ایک تفتیشی مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوا جب اس سے فرانس کی ملکی انٹیلی جنس ایجنسی ڈائریکٹوریٹ جنرل فار انٹرنل سیکیورٹی سے پوچھ گچھ کی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ حکام نے ان کی رہائش گاہ کی تلاشی بھی لی ہے۔ مئی 2025 میں، چوئٹ نے ایک بڑا تنازعہ کھڑا کر دیا جب آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی فضائیہ کے رافیل لڑاکا طیاروں کی کارکردگی پر سوال اٹھایا گیا۔ اس وقت، انہوں نے مبینہ طور پر چینی ساختہ J-10C اور JF-17 جیسے لڑاکا طیاروں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں ”رافیل کا قاتل“ کہا تھا۔ لی کینارڈ اینچائن اور میڈیا پارٹ کی رپورٹوں میں کہا گیا ہے کہ چوئٹ کو ان شبہات کا سامنا ہے کہ اس نے چین کو خفیہ معلومات فراہم کیں۔ اسے حراست میں لینے کے بعد رہا کر دیا گیا اور فی الحال اس معاملے میں تفتیش کا سامنا ہے۔ دوہری فرانسیسی-کینیڈین شہری چوئٹ کو چار بڑے الزامات کا سامنا ہے، جس میں ایک شخص کی طرف سے قومی دفاع کے راز افشا کرنا، فرانس کے بنیادی قومی مفادات سے متعلق معلومات اکٹھا کرنا، غیر ملکی طاقت کے ساتھ انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ ایک غیر ملکی طاقت کو معلومات فراہم کرنا شامل ہیں۔ اس نے تقریباً 2021 تک فرانسیسی بحریہ کی بحری ہوابازی میں خدمات انجام دیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے ستمبر 2018 اور اگست 2019 میں چین کے کم از کم دو غیر اعلانیہ دورے کیے ہیں، جب کہ وہ ابھی تک فرانسیسی بحریہ میں خدمات انجام دے رہے تھے۔ اس دوران اس نے مبینہ طور پر چینی فوجی پائلٹوں کے لیے تربیتی سیشن کا اہتمام کیا۔ اپنے خلاف تمام الزامات کی تردید کرتے ہوئے، چوٹ نے لی کینارڈ اینچائن کو بتایا کہ اس نے صرف ایک دو سیمینار منعقد کیے ہیں۔ انہوں نے یہاں تک دعویٰ کیا کہ چین کے دورے اچھے نہیں گئے۔ فرانسیسی بحریہ کے ایک سابق پائلٹ کو چین کے لیے جاسوسی کرنے اور قومی دفاعی راز افشا کرنے کے الزامات کے تحت باقاعدہ تفتیش کے دائرے میں لے آیا گیا ہے۔ پیرس کے پراسیکیوٹرز کے مطابق، اس سابق لڑاکا پائلٹ پر بیرونی طاقت کو حساس اور خفیہ معلومات فراہم کرنے کا شبہ ہے۔

ایمان مزاری نے سپریم کورٹ سے

سزا کے خلاف فوری سماعت کی درخواست دی

اسلام آباد: انسانی حقوق کی کارکن ایمان زینب مزاری حاضر نے جمعہ کو سپریم کورٹ میں درخواست دائر کی جس میں اپنی فوجداری اپیل کی جلد سماعت کی درخواست کی گئی۔ اس سے قبل، 21 جولائی کو، سپریم کورٹ نے کیس کی سماعت اس بنیاد پر ملتوی کر دی تھی کہ اسلام آباد ہائی کورٹ نے پہلے ہی 24 جولائی کو مرکزی اپیل میں سزا کی معطلی کے لیے اس کی درخواست طے کر دی تھی۔ اس کے بعد ہائی کورٹ نے محترمہ ایمان مزاری اور ان کے شوہر ہادی علی چٹھہ کی جانب سے دائر درخواستوں کو ناقابل سماعت قرار دے دیا۔ سینئر وکیل فیصل صدیقی کے توسط سے پیش کی گئی تازہ درخواست میں سپریم کورٹ سے درخواست کی گئی کہ وہ 24 جنوری 2026 کے ایڈیشنل سیشن جج اسلام آباد کے فیصلے کو معطل کرے، جس نے درخواست گزار کو 17 سال قید کی سزا سنائی تھی، جب تک کہ زیر التواء فوجداری اپیل کو نمٹا دیا جائے۔ درخواست میں یاد دلایا گیا کہ، 12 مئی 2026 کے اپنے حکم کے ذریعے، سپریم کورٹ نے اسلام آباد ہائی کورٹ کو ہدایت کی تھی کہ سزا کی معطلی کے لیے درخواست گزار کی درخواست پر جتنی جلدی ممکن ہو، ترجیحاً دو ہفتوں کے اندر فیصلہ کرے۔ اس حکم کے مطابق، سزا کی معطلی کی درخواست یکم جون کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے سماعت کے لیے مقرر کی گئی تھی۔ تاہم، کارروائی جاری نہیں رہ سکی کیونکہ اسپیشل پبلک پراسیکیوٹر نے درخواست گزار کے وکیل کی شدید مخالفت کے باوجود التوا کا مطالبہ کیا۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ ہائی کورٹ نے خود یکم جون کو مشاہدہ کیا کہ سپریم کورٹ نے پابند ہدایات جاری کی ہیں کہ اس معاملے کا ایک مخصوص وقت کے اندر فیصلہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ سزا کی معطلی کی درخواست کو 4 جون کی مختصر تاریخ تک ملتوی کر دیا گیا۔ 21 جولائی کو، سپریم کورٹ نے یہ بتانے کے بعد کہ معطلی کی

درخواست 24 جولائی کو اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے طے کی گئی تھی، اس معاملے کو ملتوی کر دیا، جبکہ درخواست گزار کو ضرورت پڑنے پر فوری سماعت کرنے کی اجازت دی۔ درخواست میں الزام لگایا گیا ہے کہ سپریم کورٹ کے 12 مئی کے حکم میں مقرر کردہ ٹائم لائن کو مزید کمزور کرنے کی کوشش میں، جواب دہندگان نے اسلام آباد ہائی کورٹ کے سامنے درخواست گزار کی معطلی کی درخواست کو برقرار رکھنے کو چیلنج کرتے ہوئے ایک غیر سنجیدہ درخواست دائر کی۔ اگرچہ درخواست کو اسی دن خارج کر دیا گیا تھا، اسلام آباد ہائی کورٹ نے اسی حکم کے ذریعے معطلی کی درخواست کی سماعت کے لیے کوئی تاریخ طے نہیں کی، مبینہ طور پر سپریم کورٹ کی طرف سے جاری کردہ پابند ہدایات کی خلاف ورزی ہے۔

عمران خان کی بہن نے بھارت میں احتجاج سے نمٹنے کے طریقے کی تعریف کی

پاکستانیوں کو بھارت سے سیکھنے کا مشورہ دیا

اسلام آباد۔ یکم اگست۔ ایم این این۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم عمران خان کی بہن نورین خان نیازی نے بھارت میں عوامی احتجاج سے نمٹنے کے حکومتی طریقہ کار کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کو اس معاملے میں بھارت سے سیکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے بھائی عمران خان کی رہائی کے لیے مسلسل آواز اٹھانے والی نورین خان نیازی نے پاکستان میں احتجاج کرنے والوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کا بھارت میں حالیہ طلبہ احتجاج کے دوران حکومتی ردعمل سے موازنہ کیا۔ نورین خان نیازی نے کہا کہ جب بھارت میں طلبہ اپنے مطالبات کے لیے سڑکوں پر نکلے تو حکومت نے ان کی بات سنی اور ضروری اقدامات کیے، جبکہ پاکستان میں احتجاج کا نتیجہ اکثر گرفتاریوں اور مقدمات کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ انہوں نے پاکستانی عوام کو مشورہ دیا کہ وہ عوامی احتجاج اور اس پر حکومت کے ردعمل کے حوالے سے بھارت کی مثال دیکھیں۔ نورین خان نیازی کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب پاکستان میں عمران خان کی قید اور ان کی رہائی کے مطالبے پر تحریک انصاف کے کارکنان اور ان کے اہل خانہ مختلف مواقع پر احتجاج کرتے رہے ہیں۔ عمران خان کی بہنیں بھی متعدد مرتبہ اڈیالہ جیل کے قریب احتجاج اور دھرنوں میں شریک ہو چکی ہیں۔ پاکستان میں احتجاجی مظاہروں سے نمٹنے کے لیے پولیس کارروائی، گرفتاریاں اور سیاسی کارکنوں کے خلاف مقدمات پر بھی بحث جاری ہے۔ عمران خان کے اہل خانہ اور تحریک انصاف کا کہنا ہے کہ پرامن احتجاج شہریوں کا آئینی حق ہے اور سیاسی اختلاف کا جواب طاقت کے استعمال سے نہیں دینا چاہیے۔ نورین خان نیازی کی

جانب سے بھارت کی مثال دینا اس لیے بھی توجہ کا مرکز بنا ہے کیونکہ دونوں پڑوسی ممالک کے تعلقات طویل عرصے سے کشیدہ رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں پاکستان کی ایک اہم سیاسی شخصیت کے خاندان کی جانب سے بھارت میں احتجاج سے نمٹنے کے طریقہ کار کو مثبت مثال کے طور پر پیش کرنا غیر معمولی قرار دیا جا رہا ہے۔ ان کے بیان نے بھارت اور پاکستان میں جمہوری احتجاج، شہری آزادیوں اور حکومتوں کے ردعمل کے درمیان فرق پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔

پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں بے چینی برسوں کی نظر اندازی کا نتیجہ قرار

اسلام آباد: پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر میں جاری احتجاجی تحریک کو ایک تجزیاتی مضمون میں برسوں سے جاری سیاسی، معاشی اور انتظامی نظر اندازی کا نتیجہ قرار دیا گیا ہے۔ مضمون کے مطابق حالیہ مظاہرے کسی ایک واقعے کا ردعمل نہیں بلکہ عوامی شکایات اور عدم اطمینان کے طویل سلسلے کا اظہار ہیں۔ تجزیے کے مطابق، عوام کی شکایات میں مہنگائی، بجلی کے بلند نرخ، بنیادی سہولیات کی کمی، محدود سیاسی نمائندگی اور مقامی وسائل کے استعمال سے متعلق مسائل شامل ہیں۔ ان دیرینہ مطالبات کے حل میں ناکامی نے عوامی غم و غصے کو مزید بڑھایا، جس کے نتیجے میں مختلف علاقوں میں احتجاجی مظاہرے شدت اختیار کر گئے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ احتجاجی مظاہروں کے دوران سکیورٹی کارروائیوں، گرفتاریاں، انٹرنیٹ بندش اور طاقت کے استعمال نے صورتحال کو مزید کشیدہ بنا دیا۔ تجزیے کے مطابق، صرف سکیورٹی اقدامات سے بحران حل ہونے کے بجائے عوامی بے چینی میں اضافہ ہوا ہے۔

امریکہ نے ایغور جبری مشقت کیلئے

مزید ۴۳ چینی فرموں کو بلیک لسٹ کیا

واشنگٹن ڈی سی: امریکہ نے چین میں اویغوروں اور دیگر اقلیتی گروہوں کے انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کی وجہ سے جمعہ کو 43 اضافی فرموں کی درآمدات پر پابندی لگا دی۔ جن اداروں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے ان میں ہنان ایہوا گروپ شامل ہے، جو چین کے کیپیسٹرز بنانے والے سب سے بڑے اداروں میں سے ایک ہے۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق، کاروباری اداروں کو اویغور جبری مشقت کی روک تھام کے قانون کی فہرست میں رکھا گیا ہے، جس میں ان مصنوعات کی درآمد پر پابندی عائد کی گئی ہے جس کی شناخت امریکہ نے سنکیانگ میں چین کی جاری نسل کشی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے طور پر کی ہے۔ فارماسیوٹیکل، دھاتیں، کپاس، کھانا پکانے اور لیتھیم کی پیداوار کی صنعتوں کی کمپنیاں حالیہ داخلوں میں شامل ہیں۔ اس تازہ اقدام سے فہرست میں شامل فرموں کی تعداد 144 سے بڑھ کر 187 ہو گئی ہے اور ٹرمپ انتظامیہ کے دوران پہلی بار کمپنیوں کو شامل کیا گیا ہے۔ فہرست میں شامل کاروباروں کے بارے میں سوچا جاتا ہے کہ وہ اپنی کان کنی، پیداوار یا مینوفیکچرنگ کے عمل میں جبری مشقت کا استعمال کرتے ہیں۔ چین پر امریکی ایوان نمائندگان کی سلیکٹ کمیٹی کے سربراہ کانگرس کے رکن جان مولینار نے ایک بیان میں کہا، ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے آج کا اقدام غلاموں کی مشقت سے تیار کردہ مصنوعات کے خلاف امریکہ کی معیشت کو مضبوط کرتا ہے اور چینی کمیونسٹ پارٹی کو یہ پیغام دیتا ہے کہ ہم اس کی نسل کشی اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر کوئی دوسرا راستہ نہیں دیکھیں گے۔ امریکی فیڈرل رجسٹر میں محکمہ ہوم لینڈ سیکیورٹی کی فائلنگ کے مطابق، ہنان آئیہوا گروپ کو اس فہرست میں شامل کیا گیا کیونکہ امریکہ کا خیال ہے کہ کمپنی سنکیانگ سے کیمیائی ورق اور دیگر مواد حاصل کرتی ہے۔ اپ ڈیٹ نے کئی دیگر فرموں کے ساتھ چاچا فوڈ کمپنی، ایک ایسا برانڈ جو اپنی مصنوعات کو تقریباً 50 ممالک اور خطوں میں بھیجنے کی تصدیق کی ہے۔ اس فہرست میں ہینان گوورونگ الیکٹرانک ٹیکنالوجی کمپنی، ٹیفینگ فارماسیوٹیکل کمپنی، تیانشان ایلومینیم گروپ، اور سنکیانگ تیان ہونگجی ٹیکنالوجی کمپنی کا نام بھی شامل ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

پیپر لیک تنازعہ: مخدوش سسٹم کے زخموں کا علاج تکنیک میں موجود نہیں

اعتماد کسی سافٹ ویئر کوڈ سے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بایومیٹرک تصدیق، انکرپٹیڈ سوال بینک، جیوفینسنگ، مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی نگرانی، بے ترتیب سوالات کی تیاری اور ڈیجیٹل آڈٹ ٹریل جیسے نظام معمول کی سطح کی دھاندلی کے امکانات کو کم کر سکتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی قدم اندرونی ملی بھگت کو ختم نہیں کر سکتا، جبکہ تقریباً ہر بڑے امتحان گھوٹالے کی جڑ یہی رہی ہے۔ سب سے ناقابل تسخیر حفاظتی نظام بھی آخرکار ایسے لوگوں پر منحصر ہوتا ہے، جن کے ہاتھ میں اس کی چابیاں ہوتی ہیں۔ سڑکوں پر اترے طلبا صرف لیک پروف سوالنامہ نہیں مانگ رہے تھے۔ ان کا مطالبہ کہیں زیادہ وسیع تھا۔ وہ زیادہ جواب دہی، کم مرکزیت، زیادہ شفافیت اور انفرادی ذمہ داری سے بچنے کے رجحان پر روک چاہتے تھے۔ حکومت کا ردعمل صرف ٹاسک فورس تک محدود نہیں رہا۔

ہرجندر

این ٹی اے کی ناکامیاں بہت زیادہ سنٹرلائزیشن کی ناکامیاں تھیں۔ جوابدہی کے بنیادی سوال کو مخاطب کیے بغیر سنٹرلائزڈ تکنیکی ڈھانچے کی جگہ دوسرا اسنٹرلائزڈ تکنیکی ڈھانچہ کھڑا کیا جائے تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ امتحان کے نظام کی مسلسل ناکامیوں کے لیے جوابدہی کے مطالبہ پر ملک بھر میں ہونے والی جین-زی تحریک پر وزیر اعظم نریندر مودی کا بہت دیر سے آیا پہلا ردعمل انتہائی مضحکہ خیز تھا یا چالاکی بھرا؟ 23 جولائی کی رات ٹھیک نصف شب سے 8 منٹ پہلے وزیر اعظم نے انسٹاگرام کا سہارا لیا۔ سیلفی کے انداز میں بنائی گئی ایک ویڈیو کے ذریعہ 'فرینڈز' کو بتایا کہ پیپر لیک روکنے کے لیے مزید سخت قانون لایا جائے گا۔ 3 دن بعد 26 جولائی (اتوار) کو وہ دوبارہ انسٹاگرام پر واپس آئے۔ اس بار اس اعلان کے ساتھ کہ انفوسس کے شریک بانی نندن نیلیکنی کی صدارت میں ایک اعلیٰ سطحی ٹاسک فورس تشکیل دی جا رہی ہے، جو 'امتحان سے متعلق اصلاحات' پر کام کرے گی۔

حکومت نے ان طلبا سے براہ راست بات چیت ضروری نہیں سمجھی، جو کئی دنوں سے سڑکوں پر احتجاج کر رہے تھے اور جن کے خدشات کے حل کے نام پر یہ اعلانات کیے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ حال ہی میں مقرر کیے گئے وزیر تعلیم کو بھی اس سلسلے میں کچھ کہنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ اس کی جگہ وزیر اعظم نے اس سوشل میڈیا پلیٹ فارم کو جین-زی سے بات چیت کے لیے منتخب کیا، جس نے ان کی تحریک کو رفتار دی تھی۔ یہ ڈیجیٹل نسل کو اسی کی زبان اور اسی کے پلیٹ فارم پر قابو میں کرنے کی حکمت عملی تھی، لیکن مسائل کے حل کی حکمت عملی نہیں۔ سب سے پہلے بات ٹاسک فورس کی۔ نندن نیلیکنی کی پہچان بنیادی طور پر آدھار پروجیکٹ کے معمار کے طور پر رہی ہے۔ 2010 میں شروع ہونے والے اس بایومیٹرک شناختی نظام نے انہیں ملک کے سب سے بااثر ٹیکنوکریٹس میں شامل کر دیا۔ وہیں آدھار کو لے کر رازداری، نگرانی اور ڈاٹا سیکورٹی پر سنجیدہ بحثیں بھی ہوئیں۔ یہ پروجیکٹ آج بھی تنازعات میں گھرا ہوا ہے اور خود حکومت بھی اب آدھار کو نہ تو شہریت کا حتمی ثبوت مانتی ہے اور نہ ہی شناخت کا۔ نیلیکنی کی ٹیم میں سابق انٹیلی جنس بیورو سربراہ تپن ڈیکا، سابق اسرو چیئرمین ایس۔ سومناتھ، وی۔ کامکوٹی، سابق ایجوکیشن سکریٹری انیتا کاروال اور سابق کوئلہ سکریٹری انل کمار جین شامل ہیں۔ یعنی بیوروکریٹس، تکنیکی ماہرین اور منتظمین۔ لیکن اس پوری ٹیم میں ممتاز ماہرین تعلیم، طویل تجربہ رکھنے والے اساتذہ، تعلیمی علوم کے ماہرین اور اعلیٰ تعلیم کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ امتحان سے متعلق اصلاحات کی کمیٹی میں خفیہ ایجنسی کے سابق سربراہ کا آخر کیا کردار ہو سکتا ہے؟ یہ ٹیم بتاتی ہے کہ حکومت کے لیے امتحان سے متعلق اصلاحات بنیادی طور پر ایک انتظامی اور تکنیکی مسئلہ ہے، نہ کہ کروڑوں طلبا کے مستقبل سے جڑا ادارہ جاتی بحران۔ تکنیکی ماہرین، بیوروکریٹس اور سابق پولیس افسران سے بھری ٹاسک فورس کاغذ پر ڈیجیٹل امتحانات کا ایک متاثر کن خاکہ ضرور تیار کر سکتی ہے۔ لیکن ہندوستان کے تعلیمی نظام کا بحران کوئی انجینئرنگ کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک ادارہ جاتی بحران ہے، ایسے نظام کا بحران ہے جسے انہی لوگوں کے خلاف تشکیل دیا گیا ہے، جن کے مفادات کا تحفظ کرنا اس کا مقصد ہونا چاہیے۔

اس بحران کی شروعات 'نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی' (این ٹی اے) کے قیام سے ہوئی۔ 2017 کے آخر میں مرکزی کابینہ سے منظوری ملنے کے بعد مئی 2018 میں این ٹی اے کا سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت ایک سوسائٹی کے طور پر اندراج کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ اسے پارلیمنٹ کے کسی قانون کے ذریعہ قائم نہیں کیا گیا۔ یہی اس کی سب سے اہم خصوصیت بھی تھی۔ یو جی سی جیسی قانونی حیثیت رکھنے والے اداروں یا یو پی ایس سی جیسے آئینی اداروں کے برعکس این ٹی اے ان ادارہ جاتی کنٹرول اور جوابدہی کے نظام سے بڑی حد تک آزاد ہے، جن کے تحت عوامی ادارے کام کرتے ہیں۔ وزارت تعلیم کے تحت رہتے ہوئے بھی یہ ایجنسی آزادانہ طور پر تقرریاں کرتی ہے اور اپنے کام کا ایک بڑا حصہ امتحان فیس کے ذریعہ حاصل کرتی ہے۔ این ٹی اے بنانے کے پیچھے دلیل یہ تھی کہ امتحانات کو تعلیمی اداروں سے الگ کر کے ایک ایسی ماہر ایجنسی کے حوالے کیا جائے، جو پورے ملک میں ٹیکنالوجی پر مبنی معیاری امتحانات منعقد کر سکے۔ ستم ظریفی یہ رہی کہ اس کے قیام کا پہلا بڑا نتیجہ امتحان کے انتظام کا وسیع پیمانے پر نجکاری بن گیا۔ محدود مستقل ڈھانچے کی وجہ سے این ٹی اے نے اپنے بیشتر کام پرائیویٹ تکنیکی کمپنیوں، سافٹ ویئر فروخت کنندگان اور تھرڈ پارٹی سروس فراہم کنندگان کو آؤٹ سورس کر دیے۔ اس کے نتائج سب کے سامنے ہیں۔ 2024 کے نیٹ پیپر لیک تنازعہ کے بعد حکومت نے سابق اسرو چیئرمین کے۔ رادھا کرشنن کی صدارت میں ایک ماہر کمیٹی تشکیل دی تھی۔ کمیٹی کی سب سے اہم سفارشات میں سے ایک یہ تھی کہ این ٹی اے کو اپنی آپریشنل صلاحیت خود تیار کرنی چاہیے، تاکہ پرائیویٹ ٹھیکیداروں پر انحصار کم ہو۔ لیکن اس پر کوئی سنجیدہ عمل نہیں ہوا۔ رپورٹ آہستہ آہستہ عوامی بحث سے غائب ہو گئی اور پھر اسے وزارت کی ویب سائٹ سے بھی ہٹا دیا گیا۔ ایسا ریکارڈ نئی ٹاسک فورس پر اعتماد پیدا نہیں کرتا۔ کمیٹی کتنی ہی ممتاز کیوں نہ ہو، اس کی ساکھ اس بات سے طے ہوتی ہے کہ حکومت اس کی مشکل اور غیر آرام دہ سفارشات پر عمل کرنے کی ہمت رکھتی ہے یا نہیں۔ اس دوران مسلسل ناکامیوں نے لوگوں کے اعتماد کو مسلسل کمزور کیا ہے۔ گزشتہ 8 برسوں میں متعدد بھرتی اور داخلہ امتحانات پیپر لیک، منسوخی یا بے ضابطگیوں کے الزامات سے متاثر ہوئے ہیں۔ ہر نیا تنازعہ اس تاثر کو مزید مضبوط کرتا ہے کہ پورا نظام ساختی طور پر ناقابل اعتماد اور اخلاقی طور پر غیر ذمہ دار بن چکا ہے۔

شروع ہی سے اپوزیشن کی حکومت والی کئی ریاستوں نے این ٹی اے اور نیٹ جیسے امتحانات کے ذریعہ بڑھتی مرکزیت کی مخالفت کی تھی۔ ان میں تمل ناڈو سب سے زیادہ آواز اٹھانے والی ریاست رہی۔ وزیر اعلیٰ ایم کے اسٹالن کی حکومت نے سابق جج جسٹس اے۔ کے۔ راجن کی صدارت میں ایک کمیٹی تشکیل دی تاکہ نیٹ کے سماجی اثرات کا مطالعہ کیا جا سکے۔ نتائج انتہائی اہم تھے۔ نیٹ نافذ ہونے سے پہلے تمل ناڈو کے سرکاری میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کرنے والے بیشتر طلبا ریاستی بورڈ سے آتے تھے۔ نیٹ نافذ ہونے کے بعد کامیاب امیدواروں میں سی بی ایس ای کے طلبا کی حصہ داری غیر متناسب طور پر بڑھ گئی۔ کمیٹی نے یہ بھی پایا کہ دیہی علاقوں اور سماجی طور پر محروم طبقات سے آنے والے طلبا کی تعداد میں نمایاں کمی آئی۔ اس رپورٹ نے اس سوال کو سامنے رکھا، جس کا حل صرف تکنیکی اصلاحات سے ممکن نہیں ہے، یعنی مواقع کی مساوات کا سوال۔ امتحانات صرف اہلیت کی پیمائش نہیں کرتے، وہ مواقع کی دوبارہ تقسیم بھی کرتے ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ موجودہ طلبا تحریک صرف پیپر لیک تک محدود نہیں ہے۔ طلبا اب داخلہ عمل کی بڑھتی مرکزیت، فیصلہ سازی کے غیر شفاف نظام، مہنگی کوچنگ انڈسٹری اور میرٹ و نمبروں کے درمیان بڑھتے فرق پر بھی سوال اٹھا رہے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ تکنیکی حل کی نئی پرتیں ان مسائل کو مزید سنگین بنا سکتی ہیں۔ مکمل طور پر مرکزی ڈیجیٹل امتحان سسٹم ہر چیز کو سرورز، سافٹ ویئر پلیٹ فارمز، منتظمین اور تکنیکی کمپنیوں کے ہاتھوں میں مرکوز کر دیتا ہے۔ ایسی صورت میں کسی ایک سطح کی غلطی یا نقب کروڑوں طلبا کے مستقبل کو متاثر کر سکتی ہے۔ این ٹی اے کی ناکامیاں بھی دراصل حد سے زیادہ سنٹرلائزیشن (مرکزیت) کی ہی ناکامیاں تھیں۔ اگر جوابدہی کے بنیادی سوال کو حل کیے بغیر ایک سنٹرلائزڈ تکنیکی ڈھانچے کی جگہ دوسرا اسنٹرلائزڈ تکنیکی ڈھانچہ کھڑا کر دیا جائے تو یہ بڑے دھماکے کو کچھ وقت کے لیے ٹالنے جیسا ہوگا۔ نئی ٹاسک فورس کے ارکان بھی اس تضاد سے پوری طرح بے خبر نہیں دکھائی دیتے۔ اس کے سب سے متنازعہ رکن آئی آئی ٹی مدراس کے ڈائریکٹر وی۔ کامکوٹی نے حال ہی میں کہا کہ پیپر لیک کا بحران بنیادی طور پر اعتماد کا بحران ہے۔ تنازعہ شروع ہونے کے بعد شاید یہی سب سے اہم تبصرہ ہے۔

اعتماد کسی سافٹ ویئر کوڈ سے پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بایومیٹرک تصدیق، انکرپٹیڈ سوال بینک، جیوفینسنگ، مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی نگرانی، بے ترتیب سوالات کی تیاری اور ڈیجیٹل آڈٹ ٹریل جیسے نظام معمول کی سطح کی دھاندلی کے امکانات کو کم کر سکتے ہیں، لیکن ان میں سے کوئی بھی قدم اندرونی ملی بھگت کو ختم نہیں کر سکتا، جبکہ تقریباً ہر بڑے امتحان گھوٹالے کی جڑ یہی رہی ہے۔ سب سے ناقابل تسخیر حفاظتی نظام بھی آخرکار ایسے لوگوں پر منحصر ہوتا ہے، جن کے ہاتھ میں اس کی چابیاں ہوتی ہیں۔ سڑکوں پر اترے طلبا صرف لیک پروف سوالنامہ نہیں مانگ رہے تھے۔ ان کا مطالبہ کہیں زیادہ وسیع تھا۔ وہ زیادہ جواب دہی، کم مرکزیت، زیادہ شفافیت اور انفرادی ذمہ داری سے بچنے کے رجحان پر روک چاہتے تھے۔ حکومت کا ردعمل صرف ٹاسک فورس تک محدود نہیں رہا۔ اس نے 'پبلک ایگزامینیشن (پریوینشن آف اَن فیئر مینز) ترمیمی بل، 2026' پیش کیا، جس میں امتحانات سے متعلق جرائم کے لیے مزید سخت سزا اور بھاری جرمانے کی گنجائش رکھی گئی۔ یہ بل پارلیمنٹ میں صوتی ووٹ سے منظور بھی ہو گیا، جس سے حکومت نے جرم کے تئیں 'سخت رویے' کا پیغام دینے کی کوشش کی۔ ہر کوئی جانتا ہے کہ سزا سخت کرنے سے ہی اگر جرائم ختم ہوتے تو معاشرہ کب کا جرائم سے پاک ہو چکا ہوتا۔ نئی ٹاسک فورس اور اس قانون دونوں کے پیچھے ایک جیسی سوچ دکھائی دیتی ہے، یعنی مسئلے کی جڑوں تک جانے کے بجائے اس کے نتائج کو سزا دینا۔ جبکہ طلبا کی لڑائی اس کے لیے نہیں تھی۔ وہ صرف قصورواروں کو سزا دینے کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے، وہ ایسا امتحان نظام چاہتے تھے جو شفاف ہو، جوابدہ ہو اور جس پر اعتماد کیا جا سکے۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

معاشرے کے لیے تعلیم یافتہ ہونا کتنا ضروری ہے

تعلیم اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ یہ وہ روشنی ہے جو انسان کو جہالت کے اندھیروں سے نکال کر علم، شعور، اخلاق اور ترقی کی راہوں پر گامزن کرتی ہے۔ کسی بھی قوم یا معاشرے کی تعمیر و ترقی کا انحصار اس کے تعلیم یافتہ افراد پر ہوتا ہے۔ اگر معاشرے کے افراد تعلیم یافتہ ہوں تو وہ نہ صرف اپنی ذاتی زندگی کو بہتر بناتے ہیں بلکہ پورے معاشرے کی فلاح و بہبود، امن، خوشحالی اور ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے دنیا کی ہر ترقی یافتہ قوم نے تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنایا ہے۔ تعلیم صرف پڑھنے اور لکھنے کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کی ذہنی، اخلاقی، سماجی اور روحانی تربیت کا ایک مکمل نظام ہے۔ تعلیم انسان کو سوچنے، سمجھنے، تحقیق کرنے، سوال کرنے اور مسائل کا حل تلاش کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ انسان صحیح اور غلط میں فرق کر سکتا ہے، اپنے حقوق اور فرائض سے واقف ہوتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا احترام کرنا جانتا ہے۔ یہی خوبیاں ایک مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی پہچان ہوتی ہیں۔ جہالت کسی بھی معاشرے کی سب سے بڑی دشمن ہے۔ جہاں جہالت ہوتی ہے وہاں غربت، بے روزگاری، جرائم، ناانصافی، تعصب، فرقہ واریت اور بدعنوانی جنم لیتی ہیں۔ اس کے برعکس تعلیم یافتہ معاشرے میں امن، انصاف، رواداری، بھائی چارہ اور خوشحالی فروغ پاتی ہے۔ تعلیم انسان کو نفرت کے بجائے محبت، تشدد کے بجائے برداشت اور خودغرضی کے بجائے خدمتِ خلق کا درس دیتی ہے۔ اسلام نے بھی تعلیم کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ قرآنِ مجید کی پہلی وحی کا آغاز ہی "اقرأ" یعنی "پڑھو" کے حکم سے ہوا۔ رسولِ اکرم ﷺ نے علم حاصل کرنے کو ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض قرار دیا۔ اسلامی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب مسلمانوں نے علم کو اپنایا تو وہ دنیا کی عظیم ترین قوم بن گئے اور سائنس، طب، ریاضی، فلکیات، فلسفہ اور دیگر علوم میں بے مثال خدمات انجام دیں۔ تعلیم یافتہ معاشرے میں اخلاقی اقدار مضبوط ہوتی ہیں۔ ایسے افراد سچائی، دیانت داری، انصاف، صبر، تحمل، احترام انسانیت اور قانون کی پابندی کو اپنی زندگی کا حصہ بناتے ہیں۔ وہ دوسروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرتے ہیں، اختلافِ رائے کو برداشت کرتے ہیں اور معاشرے میں امن قائم رکھنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس غیر تعلیم یافتہ معاشروں میں معمولی اختلافات بھی بڑے تنازعات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ تعلیم ملکی ترقی کی بنیاد بھی ہے۔ ایک تعلیم یافتہ قوم جدید صنعتیں قائم کرتی ہے، نئی ایجادات کرتی ہے، زراعت کو بہتر بناتی ہے، صحت کے نظام کو مضبوط کرتی ہے اور معاشی خوشحالی حاصل کرتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی کامیابی کا راز ان کے مضبوط تعلیمی نظام میں پوشیدہ ہے۔ وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ تعلیم، تحقیق اور جدید ٹیکنالوجی پر خرچ کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں وہ دنیا کی قیادت کرتے ہیں۔ معاشرے کی ترقی میں خواتین کی تعلیم بھی نہایت اہم ہے۔ ایک تعلیم یافتہ ماں نہ صرف اپنے بچوں کی بہترین تربیت کرتی ہے بلکہ انہیں اچھا شہری بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ اگر ایک مرد تعلیم حاصل کرتا ہے تو ایک فرد تعلیم یافتہ ہوتا ہے، لیکن اگر ایک عورت تعلیم حاصل کرتی ہے تو پوری نسل تعلیم یافتہ ہوتی ہے۔ آج کا دور سائنس، ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت کا دور ہے۔ ایسے زمانے میں تعلیم کے بغیر ترقی کا تصور ممکن نہیں۔ جدید تعلیم انسان کو نئے علوم، نئی مہارتوں اور جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کراتی ہے۔ اس سے نوجوان بہتر روزگار حاصل کرتے ہیں، خودکفیل بنتے ہیں اور ملک کی معیشت کو مضبوط بناتے ہیں۔ بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں اب بھی بہت سے بچے غربت، وسائل کی کمی، سماجی مسائل اور دیگر وجوہات کی بنا پر تعلیم سے محروم ہیں۔ یہ صورتحال نہ صرف ان بچوں کے مستقبل بلکہ پورے ملک کی ترقی کے لیے نقصان دہ ہے۔ حکومت، والدین، اساتذہ اور معاشرے کے تمام افراد کی ذمہ داری ہے کہ ہر بچے تک معیاری تعلیم پہنچائیں اور تعلیم کے فروغ کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ اساتذہ قوم کے معمار ہوتے ہیں۔ وہ اپنے علم، کردار اور محنت سے نئی نسل کی تربیت کرتے ہیں۔ ایک اچھا استاد صرف کتابیں نہیں پڑھاتا بلکہ اپنے شاگردوں میں اخلاق، دیانت، وطن سے محبت اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح والدین بھی بچوں کی تعلیم و تربیت میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ مختصراً، تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی، خوشحالی اور استحکام کی بنیاد ہے۔ ایک تعلیم یافتہ معاشرہ ہی امن، انصاف، ترقی، مساوات اور خوشحالی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ اگر ہم اپنے ملک کو ترقی یافتہ، مضبوط اور باوقار بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں تعلیم کو اپنی اولین ترجیح بنانا ہوگا، تعلیمی اداروں کو مضبوط کرنا ہوگا، اساتذہ کا احترام کرنا ہوگا اور ہر بچے کو بلا امتیاز معیاری تعلیم فراہم کرنی ہوگی۔

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۲/اگست۔۲۰۲۶

آنکھ مچولی کا کھیل کیوں؟

جنتر منتر احتجاج اور پھر پارلیمنٹ تک مارچ کے دوران پیش آنے والے واقعات اور حکومت کی کارروائیوں' بعد میں سی جے پی کے نمائندوں کے ساتھ معاہدہ اور مرکزی وزیر تعلیم کی حیثیت سے دھرمیندر پردھان کے استعفے کے بعد ایسا لگ رہا تھا کہ حالات معمول پر آ جائیں گے کیونکہ مرکزی وزراء جے پی نڈا اور جتیندر سنگھ نے طلباء اور احتجاجیوں کے خلاف کسی طرح کی قانونی کارروائی نہ کرنے اور جو مقدمات درج کئے گئے ہیں انہیں واپس لینے کا تیقن دیا تھا۔ سی جے پی کے نمائندوں نے مرکزی وزراء کی موجودگی میں پریس کانفرنس کے دوران اس تیقن کا اظہار بھی کیا تھا۔ اس کے بعد جنتر منتر پر احتجاج ختم ہو گیا اور طلباء و احتجاجی اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ اس کے باوجود ایسا لگتا ہے کہ مرکزی حکومت کی جانب سے آنکھ مچولی کا کھیل شروع کر دیا گیا ہے۔ کہیں طلباء کو گرفتار کیا جا رہا ہے' کہیں ان کے چہروں کی اسکیننگ کی جا رہی ہے تو کہیں طلباء اور نوجوانوں کی پروفائلنگ شروع کر دی گئی ہے۔ بہار میں سینکڑوں کارکنوں کو حراست میں لیا گیا۔ مقدمات درج کئے گئے۔ کچھ کو جیلوں میں بھیجا گیا۔ اتر پردیش میں پولیس نے جنتر منتر پر طلباء و احتجاجیوں کو کھانا کھلانے والے محمد جنید کو غیر قانونی طور پر حراست میں لے کر ان سے پوچھ تاچھ کی اور پھر انہیں چھوڑ دیا۔ دارالحکومت دہلی میں طلباء کے ہاسٹلس پر دھاوے کئے جا رہے ہیں۔ ان سے پوچھ تاچھ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سیاسی پارٹی کے دفتر پر پولیس نے دھاوا کرتے ہوئے ایک طلباء لیڈر کو حراست میں لینے کی کوشش کی۔ مغربی بنگال میں بھی حکومت کی جانب سے سات پشت یاد رکھنے جیسی سزائیں دینے کا اعلان کیا گیا۔ یہ سارا کچھ مرکزی وزراء کے تیقن کے باوجود ہو رہا ہے۔ بہار میں دباؤ کے بعد حکومت نے مقدمات سے دستبرداری کا اعلان کر دیا ہے۔ اسی طرح دہلی میں بھی اعلان کیا گیا ہے لیکن کہا جا رہا ہے کہ جن کے مجرمانہ پس منظر رہے ہیں ان کے خلاف کارروائی ضرور ہوگی۔ اس معاملے کو مشروط کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت کی جانب سے احتجاجیوں کے خلاف پیلٹ گن استعمال کرنے کے مسئلہ پر کوئی واضح جواب نہیں دیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن ارکان اور خاص طور پر کانگریس قائدین کی جانب سے لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ہی ایوانوں میں اس مسئلہ پر حکومت سے مسلسل سوال پوچھے جا رہے ہیں لیکن کوئی واضح جواب دینے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ ان کی وزارت سے متعلق سوال کے وقت بھی ایوان میں موجود نہیں رہے اور اپوزیشن قائدین کے بار بار سوال کرنے پر بی جے پی کے ارکان کی جانب سے شور شرابہ کیا گیا اور واضح جواب دہی سے گریز کیا گیا ہے۔ یہ سارا مسئلہ ایسا لگتا ہے کہ حکومت کو الجھا رہا ہے اور حکومت اس پر کوئی واضح موقف اختیار کرنے کی بجائے ٹال مٹول جیسی پالیسی اختیار کر رہی ہے۔ حکومت کو اس سارے معاملے کو سنجیدگی سے لینے کی ضرورت ہے۔ جس طرح سے ایوان میں اینٹی پیپر لیک بل پیش کیا گیا اور اس پر مباحث کروائے گئے اسی طرح سے سی جے پی کے احتجاج اور اس کے بعد کی کارروائیوں اور حکومت کے موقف پر واضح جواب دیا جانا چاہئے۔ یہ جواب دیا جانا بھی ضروری ہے کہ طلباء اور نوجوانوں کے خلاف پیلٹ گن استعمال کرنے کی اجازت آخر کس نے دی ہے۔ اس کی بنیاد کیا رہی ہے اور قوانین کے مطابق ساری کارروائی کی گئی ہے یا نہیں۔ صرف ٹال مٹول کی پالیسی اختیار کرنا مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ مرکزی سطح پر کوئی پالیسی اور ریاستوں میں الگ اقدامات حکومت کے موقف میں تضاد کو پیش کرتے ہیں کیونکہ جن ریاستوں کا تذکرہ کیا گیا ہے ان ریاستوں میں بھی مرکز کی طرح بی جے پی کی ہی حکومت ہے۔ اس کے باوجود موقف میں تضاد خود طلباء اور حکومت میں الجھن پیدا کرنے کا سبب بن رہا ہے۔ حکومت کو اس معاملے میں واضح اور سنجیدہ موقف اختیار کرنا چاہئے۔ آنکھ مچولی بند کرنی چاہئے اور طلباء و نوجوانوں کے ساتھ جو وعدے کئے گئے تھے ان کی تکمیل کی جانی چاہئے۔

جس طرح کبھی مولانا محمد علی جوہر سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کا مذہب کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان میں دوسرا مسلمان اور میں آخری مسلمان لیکن اگر کوئی مجھ سے میری وطنیت پوچھے گا تو میں کہوں گا کہ میں پہلا ہندوستانی، میں دوسرا ہندوستانی اور میں آخری ہندوستانی یہ میں نے اپنی حیثیت اسی دن واضح کردی تھی کہ میرے جینے کا طریقہ یہ ہوگا تاکہ سماج یہ جان لے کہ اگر انہیں میرے خیالات سے اتفاق ہو تو مجھے ووٹ دیں نہ ہو تو نہ دیں کیونکہ سب کو اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق دستور بھی دیتا ہے اور ہر شخص کا مذہب بھی دیتا ہے۔ ہمارا سماج بھی دیتا ہے، کوئی کسی سے بھی زبردستی نہیں کرتا۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں جو پہلی تقریر کی تھی، اس میں یہی کہا تھا کہ اگر کوئی نعرہ تکبیر اللہ اکبر اس لئے کہے کہ پڑوس میں سوتے ہوئے بچے اٹھ جائیں اور دہشت پھیل جائے تو میں کہوں گا کہ یہ اسلام کا نعرہ نہیں ہے لیکن کوئی ہر ہر مہادیو کا نعرہ لگائے گا دہشت پھیلانے کیلئے تو میں کہوں گا کہ یہ دھرم کا نعرہ نہیں ہے تو اس سوچ کو لے کر ہم نے سماج وادی پارٹی بنائی تھی

اعظم خاں کو ناکردہ گناہوں کی سزا کیوں؟۔۔

کپل سبل

ہندوستان کی سیاست کا نقشہ کچھ برسوں کے دوران تبدیل ہوچکا ہے۔ چاہے مرکزی حکومت ہو یا بی جے پی کی ریاستی حکومتیں ہوں ان کا مقصد ایک ہی رہتا ہے کہ کسی بھی طریقہ سے اور کچھ بھی ہوجائے انتخابات میں کامیابی حاصل کی جائے۔ کوئی بھی سازش استعمال کی جائے تاکہ الیکشن میں کامیابی حاصل کی جائے اور سب سے پہلے تو وہ اداروں پر قبضہ کرتے ہیں، میڈیا پر تو قبضہ کرچکے ہیں اور پھر وہ اپوزیشن کے خاص خاص لوگ ہیں۔ اپوزیشن کے ان پر مقدمات درج کرتے ہیں جو اکثر جھوٹے ہوتے ہیں تاکہ وہ عدالتوں میں جاتے رہے ہیں اپنی ضمانتیں کرواتے رہیں، ان کو جیلوں میں بند بھی کیا جاتا ہے اور دباؤ بھی ڈالا جاتا ہے کہ آپ اپنا رویہ بدلئے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ کہیں بھی ہوا اگر کانگریس کی ریاستی حکومتیں ہوں تو ان کے چیف منسٹرس کے خلاف کیس چلائے جاتے ہیں اور ریاستوں میں حکومتیں ہوتی ہیں تو جو اپوزیشن لیڈر ہیں یا اپوزیشن کے اہم قائدین ہیں ان کے خلاف جھوٹے کیس درج کئے جاتے ہیں اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ انتظامیہ اور تحقیقاتی ایجنسی، پولیس جو تحقیقات کرتی ہے وہ تحقیقاتی ایجنسیز انتظامیہ کے اشارے پر چلتی ہیں۔ جھوٹا کیس بنانا ہو تو بن جائے گا اور کیس اگر درج نہیں ہوتا ہو، اس کے باوجود پھر بھی درج ہوگا۔ ایف آئی آر ہوجائے گی اور پھر اس کی تحقیقات ہوگی جھوٹے بیان دے کر ایک چارج شیٹ بھی فائل ہوجائے گی تاکہ وہ لڑتا رہے۔ اتنی دیر میں تحت کی جو عدالتیں ہیں ہم نے دیکھا ہے کہ وہ خاطی قرار دے دیتی ہیں۔ راقم آپ کے اوپر چھوڑتا ہے لیکن ملک کی سیاست میں ایسی تبدیلی آئی ہے کہ جمہوریت کو بہت زیادہ خطرہ ہے۔ آج ہم اتر پردیش کی سیاست کے اہم کردار یوپی کی ایک اہم شخصیت اعظم خاں صاحب کی بات کرتے ہیں جہاں تک اعظم خاں کا سوال ہے۔ راقم کو پتہ چلا کہ وہ وکیل بھی رہے۔ 1974 میں علیگڑھ مسلم یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی اور زمانے طالب علمی سے ہی سیاست میں رہے اور اے ایم یو اسٹوڈنٹ یونین کے جنرل سکریٹری بھی تھے اور مجھے اس بات کا بھی پتہ نہیں تھا کہ ایمرجنسی میں اعظم خاں جیل بھی گئے۔ اعظم خاں نے بحیثیت وکیل مزدوروں کے حقوق، رکشہ والوں کے حقوق، بیڑی ورکرس کے حقوق ٹیکسٹائلز انڈسٹری کے مزدوری کی لڑائی لڑی اور پھر جب سیاست میں داخل ہوئے تو سماج وادی پارٹی کے بانی رہے۔ ملائم سنگھ یادو کے ساتھ مل کر سماج وادی پارٹی کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا۔ اس مرتبہ رام پور سے انتخابات میں کامیابی بھی حاصل کی، ان کی اہلیہ اور فرزند کو بھی اسمبلی انتخابات میں کامیابی کا اعزاز حاصل ہے۔ رام پور سے لوک سبھا کیلئے منتخب بھی ہوئے۔ ریاستی حکومت میں اہم وزیر بھی رہے، چار مرتبہ خود اعظم خاں کے مطابق جناب کی سیاسی عمر، ان کی عمر سے زیادہ ہے۔ 1980 سے لے کر 1992 تک کئی پارٹیاں بھی بدلی۔ پہلے جنتا پارٹی میں تھے، وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی تو چودھری چرن سنگھ صاحب کے ساتھ جا ملے، پھر جنتا دل میں گئے۔ اس بارے میں اعظم خاں مزید کہتے ہیں جہاں جہاں

ملائم سنگھ گئے وہ ان کے ساتھ گئے۔ اعظم خاں کے مطابق جب بیگم حضرت محل پارک میں تاریخی اجلاس ہوا جہاں سماج وادی پارٹی کے بننے کا اعلان ہوا تب اس کا دستور بھی میں نے ہی بنایا تھا اور ایسا انہوں نے بتایا کہ ان کی اپنی ذاتی حیثیت کیا ہوگی، پارٹی میں اور ہندوستان میں۔ جس طرح کبھی مولانا محمد علی جوہر سے یہ پوچھا گیا کہ آپ کا مذہب کیا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں پہلا مسلمان میں دوسرا مسلمان اور میں آخری مسلمان لیکن اگر کوئی مجھ سے میری وطنیت پوچھے گا تو میں کہوں گا کہ میں پہلا ہندوستانی، میں دوسرا ہندوستانی اور میں آخری ہندوستانی یہ میں نے اپنی حیثیت اسی دن واضح کردی تھی کہ میرے جینے کا طریقہ یہ ہوگا تاکہ سماج یہ جان لے کہ اگر انہیں میرے خیالات سے اتفاق ہو تو مجھے ووٹ دیں نہ ہو تو نہ دیں کیونکہ سب کو اپنے عقائد پر قائم رہنے کا حق دستور بھی دیتا ہے اور ہر شخص کا مذہب بھی دیتا ہے۔ ہمارا سماج بھی دیتا ہے، کوئی کسی سے بھی زبردستی نہیں کرتا۔ وہ مزید بتاتے ہیں کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں جو پہلی تقریر کی تھی، اس میں یہی کہا تھا کہ اگر کوئی نعرہ تکبیر اللہ اکبر اس لئے کہے کہ پڑوس میں سوتے ہوئے بچے اٹھ جائیں اور دہشت پھیل جائے تو میں کہوں گا کہ یہ اسلام کا نعرہ نہیں ہے لیکن کوئی ہر ہر مہادیو کا نعرہ لگائے گا دہشت پھیلانے کیلئے تو میں کہوں گا کہ یہ دھرم کا نعرہ نہیں ہے تو اس سوچ کو لے کر ہم نے سماج وادی پارٹی بنائی تھی۔ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کے بارے میں سوال پر اعظم خاں نے کچھ یوں بتایا،'' وہ دراصل ایسا ہوا کہ جب سماج وادی پارٹی کی پہلی حکومت بنی میں لیبر منسٹر بھی رہا، میں بیڑی مزدوروں کے ساتھ بھی بیٹھتا تھا، دراصل ہماری لڑائی جاگیردارانہ نظام کے خلاف تھی اور ہمارے یہاں مزدور تھے، بیڑی بناتے تھے یا رکشہ چلانے والے بہت زیادہ تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک موقع پر جب میں نے بیڑی مزدوروں کی ہڑتال کرائی تو 30 دن سے زیادہ ہڑتال چلنے کی وجہ سے بھوک مری پھیل گئی لیکن مالکین نے اجرت نہیں بڑھائی۔ میں نے جب ان سے درخواست کی کہ ایک پیسہ بڑھادیجئے تو مالکین نے کہا کہ ہم بڑھا تو دیتے لیکن ایک پیسہ بڑھانے سے مزدور کی ہمت بڑھ جائے گی''۔ اتفاق یوں ہوا کہ جب اگلا الیکشن ہوا حکومت بنی اور ان ہی مالکین سے 45 روپیہ اجرت میں بڑھائے تھے۔ اتر پردیش میں رکشوں کو بدل کر ہم حکومت کی طرف سے آٹو رکشا دیں گے یہ میرا کانسپٹ تھا۔ سارے اتر پردیش میں ہم نے رکشہ لے کر آٹو رکشا دیا تھا کیونکہ غربت کا ایک تیر چبھا ہوا تھا، میرے دل میں اسے نکالنے کی کوشش کی۔ ایک اور سوال کے جواب میں اعظم خاں کا کہنا تھا کہ وہ ایمرجنسی میں پونے دو سال تک جیل میں رہے، وہ کہتے ہیں وہ دراصل محمد یونس خاں صاحب افغان پٹھان تھے۔ میرے نام میں بڑوں نے خان کیوں لگا دیا تھا یہ تو نہیں معلوم لیکن وہ واقعی نسلی پٹھان تھے۔ اس سال کچھ ایسا ہوا کہ میں بھی رکن تھے، اے ایم خسرو وائس چانسلر ہوا کرتے تھے، میٹنگ ہو رہی تھی اور اس سال مسلمان طلبہ بڑی تعداد میں بڑی اچھی پرسنٹیج لے کر آئے تھے، میں چاہتا تھا کہ سیکشن بڑھادیئے جائیں۔ یونس خاں نے مخالفت کی۔ طلبہ نے سارا کیمپ گھیر رکھا تھا۔ ہزاروں طلبہ تھا، ڈر یہ تھا کہ تصادم نہ ہوجائے، میں نے کچھ مشورہ دیا۔ یونس خاں نے ہلکی بات کہی ظاہر ہے ہلکی بات کا بھاری جواب دینا تھا۔ وہ ناراض ہوگئے۔ اس وقت ایمرجنسی لگ گئی اور یونس خاں صاحب نے ہمیں گرفتار کروایا اور ایسی کوٹھری میں مجھے رکھوایا وہ کوٹھی میری نصیب کا حصہ بن گئی جس میں سندر ڈاکو رہتا تھا جسے بعد میں پھانسی ہوئی تھی۔ بڑی تکلیف وہ کوٹھری تھی، زمین کے اندر تھی، اس وقت اعظم خاں ایل ایل ایم فائنل ایئر کے طالب علم تھے۔ الزام ملک دشمنی کا تھا۔ ضمانت ملی تو میسا (MISA) کے تحت گرفتار کیا گیا اور ماں ملنے آئیں تو آئینہ میں مجھے اور انہیں دکھا دیا گیا اور اس مرتبہ بھی اسی طرح کی تکلیف ہوئی۔ سیتا پور جل میں مجھے بیوی اور بیٹے عبداللہ کو رکھا گیا۔ وہ کہتے ہیں۔ میں اور عبداللہ ایک چھوٹی سی کوٹھری میں رکھے گئے اور بیوی کو زنانہ بیرک میں بھیج دیا گیا لیکن ایک جیل میں تھے تو اطمینان تھا کہ محفوظ ہیں لیکن اس بار حکومت نے یہ طئے کیا کہ وہ تین ایک جگہ تھے تو مل لیا کرتے تھے، لاؤ دل کے ان ٹکڑوں کو بھی منتقل کردیا جائے تو بیوی کو وہیں روکا اور ہم لوگوں کو جیل سے باہر لایا گیا، وہ بھی نیند سے اٹھا کر۔

جب ہم دونوں گلے ملے، میں نے کہا کہ بیٹے زندگی رہے گی تو ملیں گے ورنہ اوپر ملیں گے۔ وہ رات بہت مشکل سے گزری۔ اعظم خاں کا یہ بھی کہنا تھا کہ سارے مقدمات فرضی ہیں۔ اس سوال پر کہ آخر آپ سے حکومت کی اس قدر دشمنی کیوں ہے؟ اعظم خاں کا جواب تھا کہ کچھ تو میرے اندر ہوگا لیکن ایک بات ہے کہ ان سارے مقدمات کے باوجود کمیشن خوری کا رشوت کا بے ایمانی کا ایک بھی داغ نہیں ہے۔ اس دامن پر ایک بھی مقدمہ نہیں ہے۔ حد تو یہ ہے کہ مرغی چوری مقدمہ میں 21 سال کی سزا، 36 لاکھ روپے جرمانہ، صرف ایک مقدمہ میں مجھے تو قدرت سے کئی لاکھ سال کی عمر لکھا کرلانی پڑے گی۔ جہاں تک آج کے سیاسی حالات کا سوال ہے، پہلے عوام ووٹ دیا کرتی تھی لیکن اب ایسا نہیں ہے حکومت چلانے والے ووٹ مانتے نہیں، ووٹ چھین لیتے ہیں۔ پورے محلہ بند کردیئے گئے، گھروں میں باہر سے قفل لگادیئے گئے۔ لاٹھی چارج ہوا داروغہ لوگ بندوق لے کر دوڑے، ایسے میں کون ووٹ ڈالنے نکلے گا۔ اب اس طرح ڈرایا جاتا ہے، دھمکایا جاتا ہے، میرا چھوٹا سا شادی گھر تھا وہ میرے بچوں کی روزی روٹی کا ذریعہ تھا۔ پولیس نے اسے بھی ویران کردیا۔ حد تو یہ ہے کہ میں گھر فروخت کرنا چاہتا ہوں تو کوئی مجھ سے گھر نہیں خرید رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ 19 سال بعد ایف آئی آر درج کی گئی۔ اتر پردیش کی سیاست کے اہم ستون اور سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما محمد اعظم خاں کے حوالے سے یہ سوال بھارت کے سیاسی اور سماجی حلقوں میں ایک طویل عرصے سے زیر بحث ہے۔ ان کے حامیوں اور ہمدردوں کا ماننا ہے کہ انہیں سیاسی انتقام کا نشانہ بنا کر ناکردہ گناہوں کی سزا دی جارہی ہے، جبکہ مخالفین اور حکومتی انتظامیہ کا موقف ہے کہ یہ کارروائیاں قانون کے دائرے میں رہ کر کی جارہی ہیں۔

نوجوان مسلم خواتین اور ارتداد کا بڑھتا ہوا مسئلہ

عبداللہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم، أما بعد! اگر آج مسلم معاشرے میں ارتداد کے بڑھتے ہوئے رجحان، بالخصوص مسلم لڑکیوں کے ایمان سے دور ہونے کے افسوس ناک واقعات کا سنجیدگی سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ یہ کسی ایک سبب کا نتیجہ نہیں، بلکہ دینی، تعلیمی، معاشرتی، اخلاقی اور فکری کمزوریوں کے مجموعے کا ثمرہ ہے۔ جب کسی قوم کی نئی نسل کی ایمانی و دینی تربیت کو نظر انداز کردیا جائے، دنیاوی کامیابی کو ہی اصل معیارِ زندگی سمجھ لیا جائے، اور دین کی تعلیم و اصلاح کو ثانوی حیثیت دے دی جائے، تو ایسے المناک نتائج سامنے آنا باعثِ تعجب نہیں رہتے۔ لہٰذا اس مسئلے کے مؤثر حل کے لیے ان بنیادی اسباب کو سمجھنا اور ان کا بروقت تدارک کرنا ناگزیر ہے، جنہوں نے ہماری نوجوان نسل، خصوصاً مسلم بچیوں، کو فکری اور اعتقادی کمزوری کی طرف دھکیلا ہے۔ ذیل میں ان اہم اسباب کا مختصر جائزہ پیش کیا جارہا ہے۔

پہلی وجہ: خواتین کی دینی تعلیم و تربیت میں شدید کمی: خواتین کی دینی تعلیم و تربیت میں کمی موجودہ دور کے بہت سے دینی اور سماجی مسائل کی بنیادی وجہ ہے۔ اسلام نے مرد و عورت دونوں پر دین کا علم حاصل کرنا ضروری قرار دیا ہے، کیونکہ عورت ایک خاندان کی معمار اور آئندہ نسلوں کی پہلی مربیہ ہوتی ہے۔ اگر اس کی دینی بنیاد مضبوط نہ ہو تو اس کے اثرات پورے خاندان پر مرتب ہوتے ہیں۔ بدقسمتی سے آج بہت سی بچیوں کو دنیاوی تعلیم تو دی جاتی ہے، مگر قرآنِ کریم، حدیث، فقہ، عقائد اور اسلامی اخلاق کی باقاعدہ تعلیم سے محروم رکھا جاتا ہے۔ نتیجتاً وہ اپنے دین، اسلامی شناخت اور ایمان کی اہمیت سے پوری طرح واقف نہیں ہو پاتیں۔ جب دینی شعور کمزور ہو تو فکری شبہات، جذباتی تعلقات، سوشل میڈیا کی گمراہ کن مہمات اور معاشرتی دباؤ انسان کو آسانی سے متاثر کر سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر گھر میں خواتین کی دینی تعلیم کا اہتمام کیا جائے، انہیں قرآن و سنت کی تعلیم دی جائے اور ان کی ایمانی و اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے، تاکہ وہ خود بھی دین پر ثابت قدم رہیں اور اپنی آنے والی نسلوں کی صحیح اسلامی تربیت کر سکیں۔ دوسری وجہ: والدین اور سرپرستوں کی غفلت: والدین اور سرپرستوں کی غفلت بھی نوجوان نسل کے دینی انحراف کی ایک اہم وجہ ہے۔ اسلام نے والدین کو اولاد کی صرف جسمانی یا دنیاوی ضروریات پوری کرنے کا نہیں، بلکہ ان کی دینی، اخلاقی اور فکری تربیت کا بھی ذمہ دار بنایا ہے۔ افسوس کہ آج بہت سے والدین اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم، جدید سہولیات اور بہتر مستقبل فراہم کرنے میں تو بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن ان کی نماز، قرآن سے تعلق، عقائد، اخلاق اور دینی ماحول پر مطلوبہ توجہ نہیں دیتے۔ اسی طرح بچوں کے دوستوں، مصروفیات اور سوشل میڈیا کے استعمال پر بھی مناسب نگرانی نہیں کی جاتی۔ اس غفلت کے باعث نوجوان مختلف فکری اور اخلاقی فتنوں کا آسان شکار بن جاتے ہیں۔ اگر والدین بچپن ہی سے اولاد میں دینی شعور، اسلامی اقدار اور اللہ تعالیٰ و رسولِ اکرم ﷺ کی

محبت پیدا کریں، ان کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھیں اور ان کی دینی رہنمائی کرتے رہیں تو بہت سے مسائل پیدا ہونے سے پہلے ہی ختم ہو سکتے ہیں۔ مضبوط خاندان ہی مضبوط اور باکردار معاشرے کی بنیاد ہوتا ہے۔ تیسری وجہ: مسلم تعلیمی اداروں کی کمی: مسلم تعلیمی اداروں کی کمی بھی نوجوانوں، خصوصاً مسلم بچیوں کے دینی شعور پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔ بہت سی طالبات اعلیٰ تعلیم کے لیے ایسے اداروں میں داخلہ لیتی ہیں جہاں اسلامی ماحول، دینی رہنمائی اور اخلاقی تربیت کا مناسب انتظام نہیں ہوتا۔ اگر گھر کی دینی بنیاد بھی کمزور ہو تو وہاں کا ماحول، مختلف نظریات اور غیر اسلامی طرزِ زندگی ان کی سوچ اور کردار پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ جدید تعلیم حاصل نہ کی جائے، بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی لازم ہو۔ ایسے تعلیمی اداروں کی ضرورت ہے جہاں جدید علوم کے ساتھ قرآن و سنت، اسلامی عقائد، اخلاق اور سیرتِ نبوی ﷺ کی تعلیم بھی دی جائے، تاکہ طلبہ و طالبات اپنی دینی شناخت برقرار رکھتے ہوئے معاشرے میں مؤثر کردار ادا کرسکیں۔ جب علم کے ساتھ ایمان، کردار اور دینی رہنمائی بھی موجود ہو تو انسان فکری گمراہی اور اخلاقی انحراف سے محفوظ رہتا ہے، اور یہی ایک متوازن اسلامی تعلیم کا اصل مقصد ہے۔ چوتھی وجہ: بے پردگی، غیر ضروری اختلاط اور آزادانہ میل جول: بے پردگی، غیر ضروری اختلاط اور غیر محرم افراد سے آزادانہ میل جول بھی معاشرتی اور دینی خرابیوں کا ایک اہم سبب ہے۔ اسلام نے مرد و عورت دونوں کو حیا، عفت اور پردے کی تعلیم دی ہے تاکہ معاشرہ اخلاقی پاکیزگی اور باہمی احترام پر قائم رہے۔ لیکن جب پردے کی حدود نظر انداز کی جائیں، غیر محرموں سے بے تکلف تعلقات کو معمول سمجھا جائے اور دوستی کو جدید طرزِ فکر کا نام دیا جائے تو جذباتی وابستگیاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ ایسے تعلقات اکثر وقتی جذبات پر قائم ہوتے ہیں اور بعض اوقات ایسے فیصلوں کا سبب بنتے ہیں جن سے دین، عزت اور مستقبل تینوں متاثر ہوتے ہیں۔ اسلام کا نظامِ پردہ عورت کو محدود کرنے کے لیے نہیں بلکہ اس کی عزت، وقار اور تحفظ کے لیے ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ نوجوان نسل کو حیا، عفت اور اسلامی آداب کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے، تاکہ وہ اپنی زندگی میں شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے پاکیزہ کردار اختیار کریں اور ہر اس راستے سے بچیں جو انہیں گناہ یا گمراہی کی طرف لے جاسکتا ہے۔ پانچویں وجہ: موبائل فون، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کا غیر محتاط استعمال: موجودہ دور میں موبائل فون، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ جہاں علم و معلومات کے اہم ذرائع ہیں، وہیں ان کا غیر محتاط استعمال بہت سے اخلاقی اور دینی مسائل کو بھی جنم دے رہا ہے۔ فیس بک، انسٹاگرام، واٹس ایپ، ٹیلیگرام اور دیگر پلیٹ فارموں کے ذریعے غیر ضروری روابط، نامحرم افراد سے گفتگو، جذباتی وابستگیاں اور گمراہ کن مواد تک آسان رسائی نوجوانوں کی فکر اور کردار پر گہرے اثرات مرتب کرتی ہے۔ خصوصاً جب دینی شعور کمزور ہو اور والدین کی نگرانی بھی نہ ہو تو انسان آسانی سے دھوکے، فریب اور فکری گمراہی کا شکار ہوسکتا ہے۔ سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی غلط معلومات، غیر اسلامی اقدار اور بے حیائی پر مبنی مواد نوجوان ذہنوں کو متاثر کرتا ہے اور انہیں آہستہ آہستہ دینی ماحول سے دور کردیتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کو صرف مفید مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے، غیر ضروری رابطوں سے اجتناب کیا جائے اور والدین بھی اولاد کی آن لائن سرگرمیوں پر مناسب نگرانی رکھیں، تاکہ جدید ٹیکنالوجی فائدے کا ذریعہ بنے، نقصان کا نہیں۔ چھٹی وجہ: فکری یلغار اور الحادی نظریات: موجودہ دور میں فکری یلغار اور الحادی نظریات نوجوان نسل کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکے ہیں۔ مختلف ذرائع، خصوصاً سوشل میڈیا، ویب سائٹس اور بعض تعلیمی حلقوں کے ذریعے دینِ اسلام پر اعتراضات، شکوک و شبہات اور مذہب بیزار افکار عام کیے جارہے ہیں۔ اگر کسی نوجوان کی دینی بنیاد مضبوط نہ ہو اور اسے عقائدِ اسلامیہ کی صحیح تعلیم حاصل نہ ہو تو وہ ان نظریات سے متاثر ہوسکتا ہے۔ بعض اوقات نوجوانوں کے ذہن میں پیدا ہونے والے سوالات کے بروقت اور مدلل جوابات نہیں ملتے، جس کی وجہ سے وہ ذہنی انتشار اور فکری الجھن کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اس صورتِ حال کا مؤثر حل یہ ہے کہ نوجوانوں کو قرآن و سنت کی روشنی میں مضبوط عقائد کی تعلیم دی جائے، انہیں اہلِ علم کی صحبت میسر ہو اور ان کے علمی سوالات کا حکمت اور دلیل کے ساتھ جواب دیا جائے۔ جب ایمان علم اور یقین کی بنیاد پر مضبوط ہوگا تو کوئی بھی گمراہ کن نظریہ انہیں اپنے دین سے دور نہیں کرسکے گا۔ ساتویں وجہ: دینی دعوت اور اصلاحی محنت میں کمزوری: دینی دعوت اور اصلاحی محنت میں کمزوری بھی دینی شعور کے زوال کا ایک اہم سبب ہے۔ جس معاشرے میں قرآن و سنت کی تعلیم، اصلاحی مجالس اور دعوتِ دین کا سلسلہ کمزور پڑ جائے، وہاں آہستہ آہستہ دینی اقدار بھی ماند پڑنے لگتی ہیں۔ خصوصاً خواتین تک منظم دینی تعلیم، قرآن فہمی، سیرتِ نبوی ﷺ کے دروس اور اصلاحی پروگرام مناسب انداز میں نہ پہنچنے کی وجہ سے، بہت سی بنیادی دینی معلومات ان تک نہیں پہنچ پاتیں۔ نتیجتاً وہ مختلف فکری، اخلاقی اور سماجی فتنوں کا آسان ہدف بن جاتی ہیں۔ اسلام صرف عبادات کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہر مسلمان کو اپنی استطاعت کے مطابق نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے روکنے کی بھی تلقین کرتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر محلے، مسجد اور تعلیمی ادارے میں خواتین کیلئے باقاعدہ دینی حلقے، تربیتی نشستیں اور اصلاحی پروگرام منعقد کیے جائیں۔ جب دعوت و اصلاح کا ماحول مضبوط ہوگا، اہلِ علم سے تعلق قائم ہوگا اور دینی شعور عام ہوگا تو افراد، خاندان اور پورا معاشرہ دینی و اخلاقی استحکام کی طرف گامزن ہوگا، اور بہت سے فتنوں کا راستہ خود بخود بند ہوجائے گا۔

یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ ہر ارتداد یا دین سے دوری کے واقعے کی وجہ یکساں نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معاشی مشکلات، خاندانی تنازعات، گھریلو ناچاقی، جذباتی استحصال، نفسیاتی دباؤ یا دیگر سماجی عوامل بھی کسی فرد کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لیے ہر واقعے کو تحقیق، انصاف اور ذمہ داری کے ساتھ سمجھنا ضروری ہے، نہ کہ محض عمومی مفروضوں یا جذباتی ردِعمل کی بنیاد پر۔ اسلام بھی ہر معاملے میں عدل، حکمت اور حقیقت پسندی کی تعلیم دیتا ہے۔

غزل

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے
تم نے ٹھہرائی اگر غیر کے گھر جانے کی
تو ارادے یہاں کچھ اور ٹھہر جائیں گے
خالی اے چارہ گرو ہوں گے بہت مرہم داں
پر مرے زخم نہیں ایسے کہ بھر جائیں گے
پہنچیں گے رہ گزر یار تلک کیوں کر ہم
پہلے جب تک نہ دو عالم سے گزر جائیں گے
شعلۂ آہ کو بجلی کی طرح چمکاؤں
پر مجھے ڈر ہے کہ وہ دیکھ کے ڈر جائیں گے
ہم نہیں وہ جو کریں خون کا دعویٰ تجھ پر
بلکہ پوچھے گا خدا بھی تو مکر جائیں گے
آگ دوزخ کی بھی ہو جائے گی پانی پانی
جب یہ عاصی عرق شرم سے تر جائیں گے
نہیں پائے گا نشاں کوئی ہمارا ہرگز
ہم جہاں سے روش تیر نظر جائیں گے
سامنے چشم گہر بار کے کہہ دو دریا
چڑھ کے گر آئے تو نظروں سے اتر جائیں گے

شیخ ابراھیم ذوق

ممبرا میں ڈاکٹر وصی الحق وصی صاحب کا شاندار استقبال

ڈاکٹر عبداللہ فیصل

ممبئی: قطر سے تشریف لائے ڈاکٹر وصی الحق وصی صاحب کا ممبرا کوسہ میں شاندار استقبال کیا گیا اور ان

کے دیوان خواب منزل اور کورونا کے موضوع پر لکھے گئے افسانوی مجموعے 'ٹوٹتی سانسوں کے درمیان' کا اجرا بھی عمل میں آیا ڈاکٹر وصی الحق وصی صاحب کئی کتابوں کے مصنف، فکشن نگار اور صاحب دیوان شاعر ہیں، انہوں نے قطر جانے سے پہلے ممبئی کی فلمی دنیا میں قدم رکھا، فلموں میں قسمت آزمائی کی، کچھ حد تک کامیابی بھی ملی لیکن ان کو قطر میں بہترین ملازمت مل گئی اور وہ عروس البلاد ممبئی سے دور چلے گئے۔ کم و بیش انہوں نے تین سو نغمے لکھے جن میں کچھ رومانٹک ہیں اور کچھ کلاسیکل بھی۔ ڈاکٹر وصی کی ممبئی آمد پر تنظیم والدین کی طرف سے شاہین اکیڈمی، ممبرا میں ایک شعری نشست رکھی گئی جو انتہائی کامیاب رہی۔ اس نشست میں عالمی شہرت یافتہ اردو شعر و ادب کی دو مایہ ناز شخصیات (عرفان جعفری، عبید اعظم اعظمی) نے بھی شرکت کی اور پورے ماحول کو گل و گلزار بنادیا۔ نظامت کے فرائض مشہور ناظم مشاعرہ سلیم رشک نے انجام دیئے جب کہ عرفان جعفری صاحب نے کرسی صدارت کو زینت بخشی اور عبید اعظم اعظمی صاحب مہمان خصوصی کی نشست پر جلوہ افروز رہے۔ محفل کا آغاز شعیب ندوی صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور بارگاہ رسالت میں نعت شریف کا نذرانہ اردو کے مشہور شاعر ایاز بستوی نے پیش کیا۔ مہمان صاحب اعزاز شاعر ڈاکٹر وصی الحق وصی صاحب نے انتہائی بلیغ و جامع اشعار پیش کئے۔ وصی الحق وصی اہلِ علم میں شمار ہوتے ہیں جو نہ صرف ذوقِ سلیم سے آراستہ و پیراستہ ہیں بلکہ اردو کے شائستہ فکر شاعر اور مؤثر و مایہ ناز نثر نگار بھی ہیں۔ ان کا کلام نہ صرف معیاری ہے بلکہ حسنِ بیان، بلندئ پرواز، لطافتِ احساس اور فنی جمالیات کا ایسا مرقع ہے جو قاری اور سامع دونوں کے دلوں پر دیرپا اثر چھوڑتا ہے، اسی وجہ سے محفل کا ہر لمحہ سامعین کے لیے ایک یادگار بن گیا۔ ممتاز ادیب و شاعر عرفان جعفری صاحب نے وصی صاحب کے دیوان کی اشاعت پر کہا کہ اس زمانے میں ایسا معیاری اور ضخیم دیوان مرتب کردینا اپنے آپ میں ایک مثال ہے یہ کام شعر و سخن کا ایک دیوانہ ہی کرسکتا ہے۔ یقیناً یہ علم و ادب سے ان کے قلبی لگاؤ ہی کا مظہر ہے ان کے ادبی ذوق کو سراہتے ہوئے انھوں نے ان کی ادبی خدمات کو اردو ادب کا قیمتی سرمایہ قرار دیا۔ اس موقعے پر سلیم رشک، ایاز بستوی، جگاڑ دیوبندی اور دیگر شعراء نے اپنے کلام پیش کئے جگاڑ صاحب نے مزاحیہ اشعار پیش کرکے محفل کو قہقہہ زار بنادیا، جب کہ سلیم رشک صاحب کی شاندار نظامت نے پروگرام میں چار چاند لگادیے تنظیم والدین کے ذمہ داروں نے ڈاکٹر وصی صاحب کو توصیفی سند عطا کی اور دیگر مہمانوں کے ساتھ ان کی شال پوشی بھی کی۔ مبارکباد کے مستحق ہیں تنظیم والدین کوسہ، ممبرا کے تمام اراکین و ذمہ داران: محترم شعیب ندوی، سید زاہد علی، نعمان اختر، اکرم خان، آصف جمال شیخ جمال، شمیم خان، جنھوں نے پروگرام کو کامیاب بنانے میں کافی جد و جہد کی اور یہ نشست انتہائی کامیاب رہی۔

آسام کے سیلاب: آخر کب تک؟

ترقی، ٹیکنالوجی اور انسانی زندگی کا سوال

غلام مزمل عطا اشرفی

ہر سال جب برسات کا موسم آتا ہے تو ہندوستان کے شمال مشرقی علاقوں، خصوصاً آسام، کی ایک ہی تصویر سامنے آتی ہے: بپھرتے دریا، ڈوبتے ہوئے گاؤں، ٹوٹتے ہوئے گھر، بے گھر ہوتے لاکھوں افراد، مرے ہوئے مویشی، تباہ کھیت، بند اسکول اور امداد کے منتظر انسان۔ چند دن میڈیا میں یہ خبریں چلتی ہیں، کچھ تصویریں سوشل میڈیا پر وائرل ہوتی ہیں، چند امدادی اعلانات ہوتے ہیں، اور پھر سب کچھ معمول پر آجاتا ہے۔ لیکن آسام کے عوام کے لیے یہ کوئی وقتی خبر نہیں، بلکہ ہر سال دہرایا جانے والا ایک دردناک المیہ ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر کب تک؟ کیا اکیسویں صدی کی سائنسی اور تکنیکی ترقی کے باوجود ایک ایسا مستقل نظام نہیں بنایا جاسکتا جس سے لاکھوں لوگوں کو ہر سال اس اذیت سے بچایا جاسکے؟ کیا ترقی صرف بڑے شہروں، صنعتی مراکز اور شاہراہوں تک محدود ہے؟ کیا دیہی اور دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے شہری اس ملک کے برابر کے شہری نہیں؟ آسام کا جغرافیہ اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ برہم پتر جیسے عظیم دریا، پہاڑی علاقوں سے آنے والے تیز بہاؤ، شدید بارشیں اور مٹی کا کٹاؤ اس مسئلے کو پیچیدہ بناتے ہیں۔ لیکن دنیا میں ایسے کئی ممالک ہیں جنہوں نے اس سے کہیں زیادہ مشکل قدرتی حالات کے باوجود جدید منصوبہ بندی، آبی نظم و نسق، مضبوط انفراسٹرکچر، ابتدائی انتباہی نظام، مصنوعی ذہانت، سیٹلائٹ نگرانی اور سائنسی تحقیق کے ذریعے اپنی آبادی کو بڑی حد تک محفوظ بنایا ہے۔ اگر دنیا کے مختلف ممالک سیلاب کے خطرات کو کم کرسکتے ہیں تو ہندوستان جیسے وسیع وسائل، مضبوط سائنسی اداروں اور جدید خلائی ٹیکنالوجی رکھنے والے ملک میں بھی اس سمت میں زیادہ مؤثر اور طویل المدتی اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ اصل ضرورت صرف امدادی پیکجوں کی نہیں بلکہ مستقل منصوبہ بندی کی ہے۔ ہر سال سیلاب کے بعد راشن تقسیم کرنا، عارضی کیمپ لگانا اور معاوضے کا اعلان کرنا مسئلے کا مکمل حل نہیں۔ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب لوگوں کے گھر ڈوبنے ہی نہ پائیں، کھیت تباہ نہ ہوں، بچوں کی تعلیم متاثر نہ ہو اور خاندان ہر سال نئی زندگی شروع کرنے پر مجبور نہ ہوں۔ اس کے لیے سب سے پہلے دریاؤں کے جامع انتظام کی ضرورت ہے۔ دریا کے بہاؤ، کناروں کے کٹاؤ، گاد (سلٹ) کے جمع ہونے اور پانی کے اخراج کے نظام پر مسلسل سائنسی تحقیق ہونی چاہیے۔ جدید ڈریجنگ، مضبوط حفاظتی بند، قدرتی آبی گزرگاہوں کی بحالی، سیلابی میدانوں کی منصوبہ بند ترقی اور ماحول دوست جنگلات کاری ایسے اقدامات ہیں جو طویل مدت میں نمایاں فرق پیدا کرسکتے ہیں۔ اسی طرح جدید ٹیکنالوجی کو بھی بھرپور استعمال میں لانا ہوگا۔ مصنوعی ذہانت، سیٹلائٹ تصاویر، ڈرون سرویلنس، خودکار موسمی مراکز اور ریئل ٹائم ڈیٹا کے ذریعے سیلاب کی پیش گوئی زیادہ مؤثر بنائی جاسکتی ہے تاکہ لوگوں کو بروقت محفوظ مقامات پر منتقل کیا جاسکے۔ آج موبائل فون تقریباً ہر ہاتھ میں موجود ہے، اس لیے خطرے کے فوری پیغامات اور رہنمائی بھی عوام تک تیزی سے پہنچائی جاسکتی ہے۔ دوسری اہم ضرورت یہ ہے کہ آسام کے متاثرہ علاقوں میں ایسے مکانات، اسکول، اسپتال اور بنیادی ڈھانچے تعمیر کیے جائیں جو سیلابی حالات کو برداشت کرسکیں۔ دنیا کے کئی علاقوں میں بلند بنیادوں پر تعمیرات، محفوظ پناہ گاہیں اور پانی برداشت کرنے والے انفراسٹرکچر کامیابی سے استعمال ہورہے ہیں۔ ایسی مثالوں سے سیکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ زرعی شعبہ بھی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ ہر سال کسانوں کی محنت پانی میں بہہ جاتی ہے۔ اگر سیلاب برداشت کرنے والی فصلوں، بہتر فصل بیمہ، جدید زرعی تحقیق اور بروقت مالی معاونت کا مضبوط نظام قائم کیا جائے تو لاکھوں خاندان معاشی تباہی سے بچ سکتے ہیں۔

بھارت اور روانڈا نے دوطرفہ تجارت کو وسعت دینے

اور کاروبار سے کاروباری مشغولیت کو مضبوط بنانے کا عہد کیا

نئی دہلی: ہندوستان۔روانڈا مشترکہ تجارتی کمیٹی کا پہلا اجلاس 30 اور 31 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہوا۔ ہندوستانی وفد کی قیادت جوائنٹ سکریٹری، محکمہ تجارت، جناب امیت کمار نے کی، جب کہ روانڈا کے وفد کی قیادت ڈائریکٹر جنرل، ایشیا، بحرالکاہل اور مشرقِ وسطیٰ کے امور، وزارت خارجہ، بین الاقوامی تعاون اور وزارتِ خارجہ کے اے وائی آرگائیر نے کی۔ افتتاحی خطاب کرتے ہوئے، ایڈیشنل سکریٹری، محکمہ تجارت، جناب یشویر سنگھ نے کہا کہ افتتاحی اجلاس دوطرفہ تجارت کا جائزہ لینے، تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے، دوطرفہ سرمایہ کاری کو بڑھانے اور لاجسٹک رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے ایک مستقل، منظم اور متواتر اعلیٰ طریقہ کار قائم کرتا ہے۔ دونوں اطراف نے اشیاء اور خدمات میں دوطرفہ تجارت کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا۔ روانڈا کو ہندوستان کی بنیادی برآمدات میں دوائیوں کی فارمولیشنز اور بائیولوجیکل، دو اور تین پہیوں والی گاڑیاں، صنعتی اور برقی مشینری، تیل کا کھانا، اور لوہے اور اسٹیل کی مصنوعات شامل ہیں، جب کہ روانڈا کی ہندوستان کو برآمدات میں سیسہ، مسالے، ضروری تیل، تانبا، قیمتی اور نیم قیمتی پتھر، پراسیس شدہ زرعی معدنیات شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے، کاروبار سے کاروباری مشغولیت کو آسان بنانے اور مارکیٹ تک رسائی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے ٹھوس کوششیں کرنے پر اتفاق

کیا۔ ہندوستان نے بھاری انجینئرنگ سامان، دواسازی اور طبی آلات، بہتر پیٹرولیم مصنوعات، ٹیکسٹائل، سمندری مصنوعات، پلاسٹک، کھیلوں کے سامان اور کھلونے، جواہرات اور زیورات اور سائنسی آلات کی برآمدات کو بڑھانے کی صلاحیت کو اجاگر کیا۔ یہ نوٹ کیا گیا کہ ہندوستان روانڈا کا دواسازی کی درآمد کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، جو ملک کی دواسازی کی درآمدات کا تقریباً 24.5 فیصد ہے۔ روانڈا نے مرچیں، میکادامیا، فرانسیسی پھلیاں، ایوکاڈو، ضروری تیل، چائے، کافی، دیگر باغبانی مصنوعات، معدنیات اور قیمتی پتھروں کو ہندوستان کو ترجیحی برآمدات کے طور پر شناخت کیا۔ دونوں فریقوں نے بیورو آف انڈین اسٹینڈرڈز اور روانڈا اسٹینڈرڈز بورڈ کے درمیان صلاحیت کی تعمیر سمیت معیارات کی ہم آہنگی پر تعاون پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ دونوں فریقوں نے سیکٹرل تعاون کے لیے کئی ترجیحی شعبوں کی نشاندہی کی۔ اہم معدنیات میں، ہندوستان نے روانڈا کے ٹن، ٹنگسٹن اور ٹینٹلم وسائل پر تعاون کو مضبوط بنانے میں دلچسپی ظاہر کی، بشمول جیولوجیکل سروے آف انڈیا اور روانڈا کی کانوں، پٹرولیم اور گیس بورڈ کے درمیان ادارہ جاتی تعاون۔ دواسازی اور صحت کی دیکھ بھال میں، دونوں فریقوں نے نوٹ کیا کہ دونوں ممالک کے صحت کے حکام کے درمیان مفاہمت کی یادداشت دستخط کے لیے حتمی شکل دینے کے ایک اعلیٰ درجے کے مرحلے میں ہے۔ ہندوستان نے ہندوستانی فارماکوپیا کو تسلیم کرنے اور روایتی ادویات میں تعاون بڑھانے کی تجویز بھی پیش کی۔ نئی دہلی میں منعقدہ پہلی بھارت-روانڈا مشترکہ تجارتی کمیٹی کے اجلاس کے دوران دونوں ممالک نے دوطرفہ تجارت کو وسعت دینے، تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے اور کاروبار سے کاروباری (B2B) روابط کو مضبوط کرنے کا پختہ عزم کا اظہار کیا ہے۔ وزارتِ تجارت وصنعت کے مطابق، "دونوں فریقین نے دوطرفہ تجارتی ٹوکری کو متنوع بنانے، کاروباری برادریوں کے مابین روابط کو آسان بنانے اور مارکیٹ تک رسائی کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مشترکہ کوششیں کرنے پر اتفاق کیا۔ 30 اور 31 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والے اس افتتاحی اجلاس نے دونوں ممالک کے مابین تجارتی تعلقات کی نگرانی کے لیے ایک مستقل اور منظم اعلیٰ ترین نظام تشکیل دیا ہے۔

جاپانی کمپنی این ٹی ٹی ڈیٹا نے بھارت میں

نیا ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم متعارف کرادیا

نئی دہلی: جاپان کی بڑی ٹیکنالوجی کمپنی این ٹی ٹی ڈیٹا نے بھارت میں اپنے نئے ڈیجیٹل پیمنٹ پلیٹ فارم ADAPTIS کو متعارف کراتے ہوئے ملک کی تیزی سے پھیلتی ہوئی ڈیجیٹل ادائیگیوں کی مارکیٹ میں اپنی موجودگی مزید مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیا پلیٹ فارم کاروباری اداروں اور تاجروں کو مختلف اقسام کی ادائیگیوں کے لیے ایک مربوط نظام فراہم کرتا ہے۔ اس کے ذریعے دکانوں پر ہونے والی ادائیگیوں، ای کامرس، بڑے کاروباری اداروں اور دیگر ڈیجیٹل ادائیگی کی خدمات کو ایک ہی نظام کے تحت لانے کی کوشش کی گئی ہے۔ این ٹی ٹی ڈیٹا بھارت میں پہلے ہی ادائیگیوں سے متعلق مختلف خدمات فراہم کر رہی ہے۔ کمپنی اب اپنے مختلف پیمنٹ سلوشنز کو ADAPTIS برانڈ کے تحت یکجا کرتے ہوئے بھارتی مارکیٹ میں کاروبار کو مزید وسعت دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ بھارت دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی ڈیجیٹل ادائیگی مارکیٹوں میں شامل ہے۔ یو پی آئی کی غیر معمولی کامیابی کے بعد چھوٹے تاجروں سے لے کر بڑے کاروباری اداروں تک ڈیجیٹل ادائیگیوں کا استعمال تیزی سے بڑھا ہے، جس کے باعث عالمی پیمنٹ اور ٹیکنالوجی کمپنیوں کی دلچسپی بھی بھارتی مارکیٹ میں بڑھی ہے۔ ADAPTIS کے تحت آن لائن اور آف لائن ادائیگیوں کے ساتھ مختلف کاروباری ضروریات کے مطابق پیمنٹ سلوشنز فراہم کیے جائیں گے۔ کمپنی کا مقصد تاجروں کو محفوظ، تیز رفتار اور آسان ادائیگی کا ایسا نظام مہیا کرنا ہے جسے مختلف کاروباری ماڈلز کے مطابق استعمال کیا جا سکے۔ این ٹی ٹی ڈیٹا بھارت کو اپنی عالمی پیمنٹ حکمت عملی کا ایک اہم حصہ بنا رہی ہے۔ کمپنی بھارت کے یو پی آئی نظام کو دوسرے ایشیائی ممالک کے تیز رفتار ادائیگی نظاموں کے ساتھ جوڑنے کے امکانات پر بھی کام کر رہی ہے تاکہ سرحد پار ادائیگیوں کو آسان بنایا جا سکے۔ کمپنی اس سے قبل جاپان میں بھارتی یو پی آئی کی قبولیت بڑھانے کے لیے بھی اقدامات کر چکی ہے، جس کا مقصد جاپان جانے والے بھارتی سیاحوں اور کاروباری مسافروں کو یو پی آئی کے ذریعے ادائیگی کی سہولت فراہم کرنا ہے۔ این ٹی ٹی ڈیٹا کی جانب سے بھارت میں نئے پلیٹ فارم کا آغاز ایسے وقت میں ہوا ہے جب ملک نہ صرف دنیا کی بڑی ڈیجیٹل پیمنٹ مارکیٹوں میں شامل ہو چکا ہے بلکہ بھارتی ادائیگی ٹیکنالوجی کو دوسرے ممالک تک پہنچانے کی کوششیں بھی تیز ہو رہی ہیں۔ نئے پلیٹ فارم سے توقع کی جا رہی ہے کہ این ٹی ٹی ڈیٹا کو بھارت کے تیزی سے بڑھتے ہوئے فن ٹیک اور ڈیجیٹل کامرس شعبے میں اپنی موجودگی مزید مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

جموں وکشمیر کی تاریخی زرعی اصلاحات مستقبل کی کلید: عمر عبداللہ

جموں وکشمیر نے ملک میں کہیں بھی زرعی اصلاحات کا سب سے زیادہ دوررس پروگرام شروع کیا۔

بنگلورو: جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے ہفتہ کو IIMBue 2026 میں ایک کلیدی خطاب کیا، جہاں انہوں نے مرکز کے زیر انتظام علاقے کی تاریخی زرعی اصلاحات پر غور کیا اور زبردست اثر کے ذریعے اس کے مستقبل کی اقتصادی ترقی کے لیے ایک وژن کا خاکہ پیش کیا۔ صنعت کے رہنماؤں اور آئی آئی ایم بنگلور کے سابق طلباء کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، وزیر اعلیٰ نے کئی دہائیوں قبل شروع کی گئی زمینی اصلاحات کی اہمیت

پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ آزادی کے تقریباً تین دہائیوں کے بعد، جموں وکشمیر نے ملک میں کہیں بھی زرعی اصلاحات کا سب سے زیادہ دوررس پروگرام شروع کیا۔ جو تیار زمین کا مالک بن گیا، اس کے کسی ایک علاقے میں نہیں، بلکہ پورے جموں وکشمیر اور اس کے درمیان کے اضلاع میں۔ اصلاحات کو مراحل میں بیان کیا گیا تھا اور ان کی بالغ شکل میں پہنچ گئی تھی۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان اصلاحات کا مقصد ملکیت کو وسیع کرنا اور پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔ مقصد سیدھا تھا: ملکیت کو وسیع کرنا، مراعات کو مضبوط کرنا، پیداواری صلاحیت کو بہتر بنانا، اور جہاں کام تھا وہاں انعامات دے کر ایک مستحکم دیہی معیشت کی تعمیر کرنا۔ ان کی اہمیت زراعت سے بھی آگے بڑھی ہے۔ ادارے مراعات طے کرتے ہیں۔ اس طرح کی ادارہ جاتی تبدیلیوں کے نفسیاتی اور پیشہ ورانہ اثرات پر بات کرتے ہوئے، سی ایم نے نوٹ کیا، لوگ سرمایہ کاری کرنے سے پہلے، بچے کو تعلیم دینے سے پہلے، کوئی خطرہ مول لینے سے پہلے، اور نہ کرنے کا فیصلہ کرنے سے پہلے انہیں پڑھتے ہیں۔ یہ ایک حساب ہے جو آپ پیشہ ورانہ طور پر بناتے ہیں۔ غریب معیشت میں ہر گھرانہ اسے ہر وقت خاموشی سے بناتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ زمینداروں میں تبدیلی اب تک زمینداروں تک پہنچ گئی ہے۔ ڈیجیٹل دور اور تکنیکی انقلابات کے بارے میں، عبداللہ نے کہا کہ اگرچہ ٹیکنالوجی جسمانی قربت کی ضرورت کو کم کرتی ہے، جموں وکشمیر کی ترقی پالیسی کے انتخاب کا معاملہ ہے۔ ہر تکنیکی انقلاب نے تقابلی فائدے کے ذرائع کو تبدیل کر دیا ہے۔ یہ بہت زیادہ قیمتی کام کے لیے جسمانی قربت کی اہمیت کو کمزور کر دیتا ہے۔ اسے کمزور کرتا ہے، لیکن اسے ختم نہیں کرتا۔ چاہے وہ کمزوری جموں وکشمیر جیسے مقام تک پہنچ جائے، یہ ٹیکنالوجی کی ملکیت نہیں ہے۔ یہ بنیادی ڈھانچے، اداروں اور ریاستوں کو مضبوط بنانے سے پہلے ایک انتخاب ہے۔

ملک کے نوجوان ذاتی خواہشات کو قومی مفاد کے تابع کریں: اجیت ڈوبھال

اگر قوم کی خدمت ہمارے لیے ضروری ہے، اور قوم کو طاقتور بنانا ناگزیر ہے، تو باقی تمام خواہشات ثانوی ہو جاتی ہیں، ضروری اور مطلوبہ اہداف موجود ہیں

پونے: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوبھال نے ہفتہ کے روز ہندوستان کے نوجوانوں سے ملک کی تعمیر کے لئے خود کو پوری طرح وقف کرنے کی پرجوش اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ملک کی تاریخ میں موقع کی ایک نادر کھڑکی کھل گئی ہے جسے پھسلنے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے۔ پونے میں لوک مانیا تلک نیشنل ایوارڈ کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے، ڈوبھال نے اس بات پر زور دیا کہ آزادی کی اصل روح ذمہ داری میں ہے اور یہ کہ ذاتی یا تنگ مفادات کو قوم کے اولین مفاد کے تابع ہونا چاہیے۔ آج کے نوجوانوں کو اپنے آپ کو پوری طرح قوم کے لیے وقف کر دینا چاہیے۔ انہیں یہ عزم کرنا چاہیے کہ وہ ہمیشہ قومی مفاد میں کام کریں گے، ذاتی یا تنگ مفادات کو پس پشت ڈال کر ان چیزوں کا انتظار کرنا چاہیے۔ اب، ترجیح قوم کی تعمیر ہے، ہمارے ملک کی تاریخ میں ایک نادر موقع آیا ہے، اور ہم اسے ضائع ہونے کے متحمل نہیں ہو سکتے، مجھے یقین ہے کہ ہم اس مشن میں کامیاب ہوں گے اور تاریخ میں ایک نیا باب رقم کریں گے۔ این ایس اے نے نوٹ کیا کہ نوجوان نسل اس آزادی کی نوعیت کی غلط تشریح کر سکتی ہے جس سے وہ آج لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ خاص طور پر ہمارے نوجوان۔ وہ سوچ سکتے ہیں کہ ہندوستان ہمیشہ جیسا آج ہے۔ وہ محسوس کر سکتے ہیں کہ آج ہم جس آزادی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں وہ صرف جو چاہیں کرنے کے بارے میں ہے۔ لیکن آزادی یہ نہیں تھی۔ یہ ان لوگوں نے حاصل کی تھی جنہوں نے اس کے لیے اپنی جانیں قربان کیں۔ انہوں نے نوجوانوں میں ایک نیا شعور بیدار کرنے کے لیے لوک مانیہ تلک کی قیادت کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ موجودہ نسل کے لیے تلک کے مشہور نعرے کو جدید بناتے ہوئے، ڈوبھال نے ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے ایک نیا اعلان تجویز کیا۔ "اگر وہ [تلک] اب یہاں ہوتے تو وہ ہمیں کون سا نیا نعرہ یا اعلان دیتے؟ شاید وہ کہتے [ہندوستان کو مضبوط اور ترقی یافتہ بنانا میرا پیدائشی حق ہے، اور میں اسے کروں گا۔ مجھے اس قوم کو طاقتور بنانا ہے، میں اپنی آخری سانس تک اس کے لیے جو کچھ کر سکتا ہوں، کروں گا۔ ڈوبھال نے "وید تجزیہ" کے اسٹریٹجک فریم ورک کی مزید وضاحت کی - جو اہم، ضروری اور مطلوبہ ہے اس کی نشاندہی کرنا - نوجوانوں کی فیصلہ سازی میں رہنمائی کرنے کے لیے۔ اگر قوم کی خدمت ہمارے لیے ضروری ہے، اور قوم کو طاقتور بنانا ناگزیر ہے، تو باقی تمام خواہشات ثانوی ہو جاتی ہیں، ضروری اور مطلوبہ اہداف موجود ہیں اور وہ فطری طور پر غلط نہیں ہیں۔ لیکن اگر وہ قومی مفاد سے متصادم ہوں تو ہمیں کوئی ایسا راستہ نہیں اختیار کرنا چاہیے جس سے ہماری قوم کو نقصان پہنچے، چاہے وہ ذاتی مفاد یا اس کے مفادات سے بالاتر ہو، اگر یہ ہمارے مخصوص گروہ، برادری، قومی مفادات میں نہیں ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے 'سورنا آندھرا' کے لیے

18,000 کروڑ روپئے کے پروجیکٹوں کا آغاز کیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتہ کے روز اعلان کیا کہ تقریباً 18,000 کروڑ روپے کے بڑے بنیادی ڈھانچے کے اقدامات کا رول آؤٹ، افتتاح اور سنگ بنیاد رکھنا آندھرا پردیش کی تیز رفتار ترقی کی علامت ہے۔ بھوگاپورم میں الوری سیتارام راجو بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے، پی ایم نے کہا، "تقریباً 18,000 کروڑ روپے کے ترقیاتی پروجیکٹوں کا آغاز کیا گیا، افتتاح کیا گیا اور یہاں ان کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ یہ ترقیاتی کام اس تیز رفتاری کی علامت ہیں جس سے آندھرا پردیش آج ترقی کر رہا ہے۔ مزید برآں، پی ایم مودی نے بڑے بنیادی ڈھانچے اور ترقیاتی اقدامات کے رول آؤٹ کو ایک خوشحال "سوارنا آندھرا" کے ہدف کو حاصل کرنے کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج آندھرا پردیش کی ترقی کے لیے اور سورنا آندھرا کے وژن کے لیے ایک بہت اہم دن ہے۔ میں آج ایک مقدس مہینے کے دوران ایسے مبارک موقع پر شمالی آندھرا کی اس مقدس سرزمین پر آ کر خوش قسمت محسوس کر رہا ہوں۔ سب سے پہلے، میں بھگوان سری وراہا لکشمی نرسمہا سوامی کے قدموں میں جھکتا ہوں۔ انہوں نے الوری سیتارام راجو بین الاقوامی ہوائی اڈے کے افتتاح کے ساتھ ساتھ قبائلی خواتین کے دھیمسا رقص کے لیے عالمی ریکارڈ قائم کرنے کے لیے جدید بنیادی ڈھانچے کی ترقی کے لیے آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ این چندرابابو نائیڈو کی مزید تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ یہ چندرابابو کی خاصیت ہے کہ انہوں نے دونوں پہلوؤں کو اپنایا ہے۔ ایک طرف، ہوائی اڈے کی تعمیر، ایک ایسی سہولت جو آسمان تک پہنچتی ہے، اور دوسری طرف، ہماری قبائلی بہنوں کے ذریعہ دھیمسا رقص کا عالمی ریکارڈ قائم کرنا۔ میں خاص طور پر چندرابابو کے اس وژن کی تعریف کرتا ہوں۔

نبی کا ذکر وارفتگی، ذکر الٰہی و حرارت ایمانی کا موجب!

قاضی پیٹ آندھرا پردیش میں ۴۳ واں کل ہند نعتیہ مشاعرہ حضرت ممتاز علی شاہ المجاہدی ولآمریؒ سے ممتاز دانشوروں کا خطاب

حیدرآباد۔ 1 / اگست (پریس نوٹ) قاضی پیٹ ضلع کڑپہ آندھرا پردیش میں درگاہ حضرت ممتاز علی شاہ المجاہدی ولآمریؒ کے ۴۳ ویں سالانہ عرس شریف کے موقع پر حضرت محمد منعم علی شاہ الممتازیہ چشتی القادری قبلہ کی زیر نگرانی طرحی کل ہند نعتیہ مشاعرے کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت حضرت سید شاہ حسینی بادشاہ شہ میری دامت برکاتہم نے فرمائی مشاعرے میں مقامی شعراء کے علاوہ حیدرآباد، بنگلور اور رائیلسیما کے شعرائے کرام نے شرکت فرمائی اور اپنے طرحی نعتیہ کلام سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ نگران مشاعرہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں حب نبوی اور اطاعت الٰہی کے ضمن میں حاصل ہونے والے فیوض و برکات و نوازش خداوندی کا مژدہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ نعت کی محفلوں کا انعقاد باعث اجر و ثواب ہوتا ہے۔ ("بسا ہے آنکھ میں جلوہ نبی کا") طرح دی گئی تھی جس پر شعرائے کرام نے کھل کر گرہ لگائی اور خوب صورت و معنی خیز اشعار لکھ کر سنایا۔ مشاعرے کی نظامت کے فرائض شہر کڑپہ کے جواں سال شاعر جناب محبوب یوسف زئی نے انجام دیئے۔ ابتدا میں جناب ستار فیضی نے خطبہ استقبالیہ دیا اور مشاعرے کے انعقاد کی غرض و غایت کے علاوہ سیرت نبوی پر روشنی ڈالی۔ جناب نذیر احمد سابق صدر ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کڑپہ آندھرا پردیش نے اپنی خوبصورت آواز میں نعت شریف کا نذرانہ پیش کیا جس کے ساتھ ہی مشاعرے کا باقاعدہ آغاز ہوگیا۔ مشاعرے میں حیدرآباد سے مہمان شعرائے کرام نجیب احمد نجیب، بنگلور سے غفران امجد و جمیل بناری کے علاوہ رائے چوٹی سے ڈاکٹر ہاشم طلیق، امام ساقی، پرودٹور سے روشن ضمیر، گرم کنڈہ سے نقی اللہ نقی، تقی اللہ تقی، ماہر جمالی، تروپتی سے مغل امجد علی، کڑپہ سے ستار فیضی، خلیل خاں خلیل، عطا اللہ خان اختر، حاجی اسماعیل سید، غوث باشاہ، بزرگ شاعر غوث خان عارف، غوث دانش چنوری، غیاث شارق اور جناب محمود شاہد ڈائرکٹر وسیلہ اردو ٹی وی و مدیر افسانہ نما نے شریک مشاعرہ ہو کر اپنی وابستگی کا ثبوت دیا۔ کویت میں مقیم شاعر جناب سعید نظر کا مرسلہ کلام جناب محبوب یوسف زئی نے سنایا۔ اس موقع پر ممبئی کی ممتاز شاعرہ الاکا شر اور عالمی شہرت یافتہ صوفی سنگر کھنک جوشی اپنے والدین کے ہمراہ موجود رہ کر زیارت سے مشرف ہوئیں اور شعرائے کرام کو بھرپور داد و تحسین سے نوازا۔ رات دیر گئے یہ نورانی محفل داعی محفل کے شکریہ پر اختتام پذیر ہوئی۔ مشاعرے میں سامعین کی قابل لحاظ تعداد نے شرکت فرمائی اور شعرائے کرام کو داد و تحسین سے نوازا۔

بھارت میں کسانوں کیلئے بڑی مالی مدد

مودی حکومت نے پی ایم کسان اسکیم کے لیے 3.16 لاکھ کروڑ روپے کی منظوری دے دی

نئی دہلی: مرکزی کابینہ نے کسانوں کو براہ راست مالی مدد فراہم کرنے والی پردھان منتری کسان سمان ندھی (پی ایم کسان) اسکیم کو مالی سال 2031 تک جاری رکھنے کے لیے 3.16 لاکھ کروڑ روپے کی منظوری دے دی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں ہونے والے کابینہ اجلاس میں اس فیصلے کی منظوری دی گئی۔ اسکیم کو مالی سال 2027 سے مالی سال 2031 تک توسیع دی گئی ہے۔ حکومت کے مطابق اس اقدام کا مقصد دیہی آمدنی کو سہارا دینا، زرعی سرمایہ کاری کو فروغ دینا اور کسانوں کی نقدی ضروریات پوری کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔ اس سے کسانوں کا غیر رسمی ذرائع سے قرض لینے پر انحصار کم کرنے میں بھی مدد ملنے کی توقع ہے۔ پی ایم کسان اسکیم کے تحت اہل زمین رکھنے والے کسان خاندانوں کو سالانہ 6 ہزار روپے کی مالی مدد فراہم کی جاتی ہے۔ یہ رقم دو دو ہزار روپے کی تین مساوی قسطوں میں براہ راست مستحق کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کی جاتی ہے۔ 2019 میں شروع ہونے والی اس اسکیم کے تحت اب تک 23 قسطوں کے ذریعے کسانوں میں 4.47 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم تقسیم کی جا چکی ہے۔ تازہ ترین قسط سے 9 کروڑ 49 لاکھ سے زیادہ کسانوں کو فائدہ پہنچا، جبکہ اس قسط کے تحت مجموعی طور پر تقریباً 18,984 کروڑ روپے براہ راست کسانوں کے بینک کھاتوں میں منتقل کیے گئے۔ خواتین کسان بھی اس اسکیم سے بڑے پیمانے پر مستفید ہوئی ہیں۔ اب تک خواتین کسانوں کو پی ایم کسان کے تحت 1.06 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی رقم فراہم کی جا چکی ہے اور اسکیم سے فائدہ اٹھانے والوں میں تقریباً ہر چار میں سے ایک مستفید خاتون ہے۔ پی ایم کسان اسکیم کو مالی سال 2031 تک جاری رکھنے کا فیصلہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب حکومت دیہی معیشت کو مضبوط بنانے، کسانوں کی آمدنی میں استحکام لانے اور زرعی شعبے میں سرمایہ کاری بڑھانے پر توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ براہ راست بینک منتقلی کے ذریعے مالی امداد فراہم کرنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ سرکاری مدد کسی درمیانی نظام کے بغیر براہ راست مستحق کسانوں تک پہنچ سکے۔

بھارت میں آئرن اور کی پیداوار میں زبردست اضافہ

جنوبی افریقہ کے لیے نئے تجارتی مواقع

نئی دہلی: بھارت کے بنیادی ڈھانچے اور صنعتی شعبے میں تیز رفتار توسیع کے ساتھ آئرن اور کی پیداوار میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے، جس سے جنوبی افریقہ کے کان کنی اور معدنیات کے شعبے کے لیے نئے تجارتی اور سرمایہ کاری کے مواقع پیدا ہونے کی توقع ہے۔ جون 2026 میں بھارت کے بنیادی انفراسٹرکچر شعبوں کی مجموعی پیداوار میں سالانہ بنیاد پر 5 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جو گزشتہ پانچ ماہ کی سب سے تیز ماہانہ ترقی ہے۔ اپریل سے جون کی سہ ماہی کے دوران مجموعی شرح نمو 3.6 فیصد رہی۔ بھارت نے اپنے بنیادی انفراسٹرکچر انڈیکس کو بھی جدید بنایا ہے اور اس میں آئرن اور کو شامل کرتے ہوئے مختلف شعبوں کے وزن میں تبدیلی کی ہے تاکہ انڈیکس ملک کی موجودہ اقتصادی اور صنعتی ساخت کی بہتر عکاسی کر سکے۔ اعداد و شمار کے مطابق جون میں بھارت کی آئرن اور پیداوار میں سالانہ بنیاد پر 43.9 فیصد کا نمایاں اضافہ ہوا۔ اس سے قبل مئی میں اس شعبے میں 19 فیصد ترقی ریکارڈ کی گئی تھی۔ دیگر اہم بنیادی شعبوں نے بھی مضبوط کارکردگی دکھائی۔ سیمنٹ اور بجلی کی پیداوار میں 8.9 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اسٹیل کی پیداوار 6.4 فیصد بڑھی۔ کوئلے کے شعبے نے بھی گزشتہ ماہ کی کمی کے بعد واپسی کرتے ہوئے 4.1 فیصد ترقی ریکارڈ کی۔ دوسری جانب خام تیل، قدرتی گیس، ریفائنری مصنوعات اور کھاد کی پیداوار میں 3.3 فیصد سے 4.7 فیصد تک کمی دیکھی گئی۔ آئرن اور کی پیداوار میں تیز اضافہ بھارت میں اسٹیل سازی، تعمیرات اور بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ملک اپنی اسٹیل پیداواری صلاحیت میں مسلسل اضافہ کر رہا ہے تاکہ سڑکوں، ریلوے، رہائش، شہری انفراسٹرکچر اور دیگر تعمیراتی منصوبوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات پوری کی جا سکیں۔ بھارت کی صنعتی توسیع جنوبی افریقہ کے لیے بھی اہم مواقع پیدا کر سکتی ہے۔ جنوبی افریقہ اعلیٰ معیار کے معدنی وسائل رکھنے والے بڑے ممالک میں شامل ہے اور بھارت کے ساتھ آئرن اور کوئلے سمیت مختلف معدنی شعبوں میں تجارت کے امکانات موجود ہیں۔

بھارت کی نجی خلائی کمپنی کا سیٹلائٹ بیٹری پیک پہلی بار کامیابی سے خلا میں آزمودہ قرار

حیدرآباد: بھارتی خلائی ٹیکنالوجی اسٹارٹ اپ ٹیک می ٹو اسپیس نے ایک اہم سنگ میل عبور کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اس کا مقامی طور پر تیار کردہ PowerBank-50 سیٹلائٹ بیٹری پیک نجی بھارتی مداری مشن پر کامیابی سے استعمال ہونے والا ملک کا پہلا تجارتی، آف دی شیلف سیٹلائٹ بیٹری سسٹم بن گیا ہے۔ کمپنی کے مطابق، یہ بیٹری پیک سکائی روٹ ایروسپیس کے وکرم۔ 1 راکٹ کے ذریعے خلا میں بھیجا گیا، جہاں اس نے کامیاب کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے "فلائٹ ہیریٹیج" کا درجہ حاصل کیا، جو کسی بھی خلائی ہارڈ ویئر کی عملی اور قابل اعتماد کارکردگی کا اہم معیار سمجھا جاتا ہے۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ اس پیش رفت سے بھارت کی درآمدی خلائی پرزوں پر انحصار کم کرنے میں مدد ملے گی اور مقامی طور پر تیار کردہ خلائی ٹیکنالوجی کو فروغ ملے گا۔ اس کامیابی کو بھارتی نجی خلائی شعبے کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے، جو مستقبل میں مقامی خلائی ہارڈ ویئر کی تیاری اور تجارتی استعمال کی راہ ہموار کرے گی۔

مدارس میں تعلیم وتدریس کا معیار مزید بہتر بنانا ہوگا تعلیمی نصاب عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق تیار ہو!

ملی تعلیمی ٹرسٹ کے زیرِ اہتمام جامعۃ الطیبات، حبیب گڑھ میں طالبات کے تعلیمی نظام اور نصابِ تعلیم سے متعلق ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا

سہارنپور: ملی تعلیمی ٹرسٹ کے زیر اہتمام جامعۃ الطیبات، حبیب گڑھ میں طالبات کے تعلیمی نظام اور نصابِ تعلیم سے متعلق ایک اہم مشاورتی اجلاس منعقد ہوا، جس کی صدارت آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے چیئرمین اور جامعۃ الطیبات کے ناظم، جانشینِ فقیہ الاسلام حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے فرمائی اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں طالبات کے نصابِ تعلیم کو موجودہ دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ، جامع اور مؤثر بنانے، تدریسی معیار میں بہتری لانے اور مدارسِ نسواں کے درمیان باہمی تعاون کو مضبوط کرنے جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا اپنے صدارتی خطاب میں حضرت مولانا محمد یعقوب بلند شہری نے کہا کہ طالبات کے مدارس کے ذمہ داران کو باہمی رابطہ برقرار رکھتے ہوئے نصابِ تعلیم اور تدریسی نظام پر مسلسل مشاورت کرنی چاہئے، تاکہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق تعلیمی نظام کو مزید بہتر بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ معیاری تعلیم وتربیت کیلئے مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ اپنی بچیوں کی دینی، اخلاقی اور عصری تعلیم پر فراخ دلی سے خرچ کریں اور انہیں بہترین تعلیمی ماحول فراہم کریں۔ انہوں نے دینی علوم کے ساتھ عصری علوم کے حصول کی اہمیت پر بھی زور دیا جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات، گنگوہ کے مہتمم مولانا محمد اقبال صاحب نے طالبات کی اردو تحریر وتقریر کو مضبوط بنانے اور قرآنِ کریم کی تعلیم میں مزید معیار پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر مدرسہ میں ماہر قاری کا تقرر ہونا چاہیے تاکہ طالبات قرآنِ کریم کو صحیح مخارج اور تجوید کے ساتھ پڑھ سکیں، اور صرف معلمات پر اکتفا نہ کیا جائے جامعہ سمیہ، کیلاش پور کے شیخ الحدیث مولانا محمد طیب ندوی صاحب نے تجویز پیش کی کہ طالبات کے نصابِ تعلیم کو سہل، متوازن اور مفید بنایا جائے، غیر ضروری اور زائد کتابوں کو نصاب سے خارج کیا جائے اور مشاورتی اجلاس میں ہونے والے فیصلوں پر عملی طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے مولانا محمد اقبال اور مولانا محمد قاسم لوہاروی جامعہ فلاح دارین بلاسپور مظفرنگر نے اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے کہا کہ اردو کے ساتھ فارسی زبان کو بھی نصابِ تعلیم میں شامل کیا جائے، کیونکہ فارسی کی تعلیم اردو زبان وادب کو بہتر انداز میں سمجھنے میں معاون ثابت ہوتی ہے اجلاس میں شریک دیگر علماء کرام نے بھی اپنے قیمتی تاثرات اور تجاویز پیش کرتے ہوئے طالبات کی دینی وعصری تعلیم کے فروغ، تدریسی معیار کی بہتری اور مدارس کے درمیان باہمی تعاون کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اجلاس میں مولانا محمد عثمان قاسمی (جامعہ رحمانیہ، نانکہ گندیوڑا)، مولانا محمد شاہد مظاہری (نعمت پور)، مفتی محمد شعیب مظاہری (مدرسہ کنز العلوم، ٹڈولی)، مفتی محمد صادق مظاہری، قاری محمد یامین (ناظم، مدرسہ ذکر القرآن، حبیب گڑھ)، مولانا محمد سعود الظفر مظاہری، مولانا محمد ذاکر مظاہری، مفتی محمد زکریا مظاہری، مولانا محمد سلیمان مظاہری، مولانا مسعود الظفر مظاہری، قاری شاجہاں مظاہری، قاری عبد السجان رحمانی، قاری محمد نعمان رحمانی چوک سہارنپور اور دیگر علماء وذمہ داران نے شرکت کی!۔

وزیر اعظم مودی پر مظلومی کا کارڈ کھیلنے کا لگایا کانگریس نے الزام

نئی دہلی: کانگریس نے ہفتہ، یکم اگست کو کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی یہ کہہ کر شکار کا کارڈ کھیل رہے ہیں کہ انہوں نے ان نوجوانوں کو معاف کر دیا ہے جنہوں نے ان کے ساتھ بدسلوکی کی ہے اور طلباء مظاہرین پر ہونے والی "بربریت" اور این ای ای ٹی پیپر لیک کی وجہ سے انہیں جو صدمہ پہنچا ہے اس کے لئے ان سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم کے "انسٹا گرام سبھا"، جسے اس نے "سب سے زیادہ خود پسندی" کا عمل قرار دیا ہے، کسی کو بیوقوف نہیں بنا رہے ہیں۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جیرام رمیش نے ایکس پوسٹ میں کہا، "کل رات دیر گئے، انتہائی خود پسندی کے ایک عمل میں، وزیر اعظم نے کہا کہ انہوں نے ہمارے نوجوانوں کو معاف کر دیا۔ یہ قوم اور ہمارے نوجوانوں کی توہین ہے، جو ان کی حکومت کے تحت برداشت کر چکے ہیں اور وہ ان سے معافی کا جائز مطالبہ کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم کی انسٹا گرام سبھا کسی کو بے وقوف نہیں بنا رہی ہیں۔" جمعہ کی رات پوسٹ کردہ ایک انسٹا گرام ویڈیو میں، مودی نے کہا کہ اس سے انہیں تکلیف ہوئی کہ ان کی آنجہانی والدہ کو بھی جنتر منتر پر "غلیظ گالیوں" کا نشانہ بنایا گیا اور افسوس کا اظہار کیا کہ "ہماری بیٹیوں" نے ایسی زبان استعمال کی ہے، یہاں تک کہ انہوں نے "گمراہ بچوں" کو معاف کرنے کا مطالبہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ معاشرے میں پھیلی پریشانی کو سمجھ سکتے ہیں لیکن اس بات پر زور دیا کہ یہ نوجوانوں کو گلے لگانے اور انہیں صحیح راستے پر چلنے کا وقت ہے۔ اپنی پوسٹ میں، رمیش نے کہا، "خود ساختہ غیر حیاتیاتی وزیر اعظم کو شکار کا کارڈ کھیلنے میں مزہ آتا ہے۔" "وائل وٹریول استعمال کرتا ہے' کانگریس لیڈر نے یہ بھی کہا کہ مودی اپنے پیشروؤں اور سیاسی مخالفین کے خلاف "ویل وٹریول" کا استعمال کرتے ہیں۔ "وہ ان کو بدنام کرنے کے لیے اکثر جھوٹ بولتے ہیں، نہ صرف اپنی عوامی تقریروں میں بلکہ خود پارلیمنٹ میں۔ وہ پارلیمنٹ میں اور باہر بدتمیزی کرنے والوں کی فوج اتارتا ہے اور انہیں مکمل تحفظ فراہم کرتا ہے۔ "پوری قوم چاہتی ہے کہ وزیر اعظم اپنے پیپر لیک ہونے والے این ٹی اے کے ذریعے لاکھوں نوجوانوں کو پہنچنے والے صدمے کے لیے معافی مانگیں اور ان کی وزارت داخلہ کی طرف سے طلبہ مظاہرین پر بربریت کی منظوری دیں۔" پوری قوم انتظار کر رہی ہے کہ وزیر اعظم رام مندر ٹرسٹ کی طرف سے 'چندا چوری استھا ڈھوکا' کے لیے معافی مانگیں، ایک اسٹیبلشمنٹ جس کا اعلان انہوں نے 5 فروری 2020 کو لوک سبھا میں کیا تھا۔ پوری قوم اب بھی 8 نومبر 2016 کی ان کی تغلقی نوٹ بندی کے لیے ان کے معافی کی توقع کر رہی ہے، جس نے لاکھوں کروڑوں ایم ایس اور ایم ایس کی زندگی کو تباہ کیا۔ فہرست لامتناہی ہے،" کانگریس لیڈر نے کہا۔

۱۵ رسالہ لڑکی کی معافی پر کنگنا رناوت کا ردِ عمل، کہا اپنی بیٹیوں کا تحفظ کریں

کنگنا رناوت نے "گٹر جنریشن" والے متنازع بیان کے چند روز بعد ۱۵ رسالہ لڑکی کی حمایت کرتے ہوئے اس کے خلاف کارروائی پر تشویش کا اظہار کیا

کنگنا رناوت نے "گٹر جنریشن" والے متنازع بیان کے چند روز بعد ۱۵ رسالہ لڑکی کی حمایت کرتے ہوئے اس کے خلاف کارروائی پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے والدین سے اپنی بیٹیوں کے تحفظ اور معاشرتی خود احتسابی کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ سوشل میڈیا پر ہونے والی ایک تلخ بحث کے دوران نئی نسل کو "گٹر جنریشن" قرار دے کر تنازع کھڑا کرنے کے چند دن بعد اداکارہ اور بی جے پی کی رکنِ پارلیمنٹ کنگنا رناوت نے مختلف مؤقف اختیار کیا ہے۔ انہوں نے حال ہی میں ایک ایسی ۱۵ رسالہ لڑکی کی حمایت کی ہے جس کے خلاف وزیر اعظم نریندر مودی کے بارے میں مبینہ طور پر نازیبا زبان استعمال کرنے پر مقدمہ درج کیا گیا تھا، تاہم، بعد میں اس نے معذرت بھی کر لی۔ اس واقعے پر ردِعمل دیتے ہوئے کنگنا نے انسٹاگرام پر لڑکی کی حمایت کی اور لوگوں سے اپنی بیٹیوں کے تحفظ اور خود احتسابی کی اپیل کی۔ کنگنا رناوت نے انسٹاگرام اسٹوری پر ہاتھ جوڑ کر معذرت کرتی ایک لڑکی کا اسکرین شاٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا: "یہ بمشکل ۱۵ رسال کی ہے۔ یہ خود کہہ رہی ہے کہ اس نے اپنی پوری زندگی میں کبھی مودی جی کے خلاف کچھ پوسٹ نہیں کیا، لیکن اس دن اس کے دوست اسے وہاں لے گئے اور لوگوں نے اسے گالیاں دینے پر اکسایا۔ آیئے اپنے بچوں کو انتہا پسند فیمنازم اور شیطانی بائیں بازو کی سوچ سے بچائیں، ہمیں اپنے بچوں کا تحفظ کرنا ہوگا۔" انہوں نے مزید لکھا: "خود غور کریں، ایک بھی اسکارف یا برقع پہننے والی خاتون نے ایسا بھونڈا مظاہرہ نہیں کیا۔ بطور ایک برادری ہم کہیں نہ کہیں ناکام ہو رہے ہیں۔ ہمیں خود احتسابی کرنی ہوگی اور اپنی بیٹیوں کی حفاظت کرنی ہوگی۔" یہ لڑکی رچیکا شرما بتائی جا رہی ہے، جس کے خلاف نئی دہلی کے جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف مبینہ طور پر نازیبا الفاظ استعمال کرنے پر ایف آئی آر درج کی گئی تھی۔ واقعہ بڑھنے کے بعد مختلف رپورٹس کے مطابق رچیکا کی والدہ نے اس سیلون کے مالک کو، جہاں وہ کام کرتی تھیں، بتایا کہ پولیس حکام کو معذرت نامہ پہلے ہی جمع کرا دیا گیا ہے۔ متعدد میڈیا رپورٹس اور ایف آئی آر کے ریکارڈ کے مطابق رچیکا کم عمر نہیں بلکہ ۲۵ رسال کی ہیں۔ تاہم، معذرتی ویڈیو میں وہ کہتی ہیں: "میں احتجاج کے دوران کچھ لوگوں کے بہکاوے میں آ گئی اور وزیر اعظم کے بارے میں بہت غلط باتیں کہیں۔ میری عمر صرف ۱۵ رسال ہے۔ جو کچھ میں نے کیا وہ ناقابلِ معافی ہے۔ میں نے بہت بری باتیں کہیں۔ میں پورے ملک سے معافی مانگتی ہوں۔ مجھے اپنے آپ پر بہت شرمندگی ہے، میں خود اپنی طرف دیکھ بھی نہیں سکتی۔ براہِ کرم مجھے معاف کر دیں۔" کنگنا رناوت لوک سبھا میں ہماچل پردیش کے منڈی حلقے سے رکنِ پارلیمنٹ ہیں اور ہندی فلموں کی معروف اداکارہ بھی ہیں۔ سیاسی مصروفیات کے باوجود وہ حال ہی میں سیاسی ڈرامہ فلم "ایمرجنسی" اور نئی ریلیز ہونے والی فلم "بھارت بھاگیہ ودھاتا" میں نظر آئیں۔ چند روز قبل کنگنا نے جنریشن زیڈ کے مظاہرین کو "گٹر جنریشن" قرار دے کر شدید بحث چھیڑ دی تھی، تاہم بعد میں انہوں نے اپنے بیان کی وضاحت کرتے ہوئے نوجوانوں کی کوششوں کو سراہا اور معاشرے میں ان کے مثبت کردار کی تعریف کی۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کی رکنِ پارلیمنٹ اور اداکارہ کنگنا رناوت نے نئی دہلی میں احتجاج کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے والی 15 سالہ لڑکی (روچیکا سنگھ) کی معافی کی ویڈیو سامنے آنے کے بعد اس کی حمایت کی ہے اور والدین سے اپنی بیٹیوں کو انتہا پسندانہ نظریات سے بچانے کی اپیل کی ہے۔ کنگنا رناوت نے اپنے انسٹاگرام اکاؤنٹ پر معافی مانگتی ہوئی لڑکی کا اسکرین شاٹ شیئر کیا اور معاشرے نیز والدین کے لیے اہم پیغامات جاری کیے۔ کنگنا نے لکھا کہ لڑکی کی عمر بمشکل 15 سال ہے اور وہ خود تسلیم کر رہی ہے کہ اس نے کبھی پی ایم مودی کے خلاف کچھ پوسٹ نہیں کیا تھا۔

بھارت اور لیسوتھو نے دوطرفہ تعلقات اور تعاون کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا

نئی دہلی: بھارت اور لیسوتھو نے اپنے دوطرفہ تعلقات کا ایک جامع جائزہ لیا، جس میں ترقیاتی شراکت داری، صلاحیت کی تعمیر، انسانی امداد اور ڈیزاسٹر ریلیف (ایچ اے ڈی آر) پر خصوصی زور دیا گیا۔ وزارت خارجہ کے مطابق یہ بات چیت مشترکہ دوطرفہ کمیشن برائے تعاون کے 6ویں اجلاس کے دوران ہوئی، جو کہ 30 جولائی کو قومی دارالحکومت میں بلائی گئی تھی۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ ہندوستان اور لیسوتھو کے درمیان مشترکہ دوطرفہ کمیشن برائے تعاون کی 6ویں میٹنگ 30 جولائی 2026 کو نئی دہلی میں ہوئی تھی۔ سیشن کے دوران، دونوں فریقوں نے ترقیاتی تعاون، صلاحیت سازی کے اقدامات، ایچ اے ڈی آر کی کوششوں، اور بین الاقوامی اداروں میں مشترکہ حکمت عملیوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے، دوطرفہ مصروفیات کا تفصیلی جائزہ لیا۔ لیسوتھو کی وزارت خارجہ اور بین الاقوامی تعلقات کی طرف سے جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، دونوں وفود نے اپنے دیرینہ سفارتی تعلقات کا اعادہ کیا اور فعال تعاون کو وسعت دینے کے عزم کا اعادہ کیا۔ بیان میں کہا گیا کہ جے بی سی سی دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لینے، کلیدی شعبوں میں تعاون کو آگے بڑھانے، اور دونوں بہنوں کے درمیان باہمی طور پر فائدہ مند شراکت داری کے نئے مواقع کی نشاندہی کرنے کا بنیادی ادارہ جاتی طریقہ کار ہے۔ مارچ 2004 میں دستخط شدہ دوطرفہ معاہدے کے تحت تشکیل دیا گیا، جے بی سی سی نے مارچ 2009 میں نئی دہلی میں اپنا افتتاحی اجلاس منعقد کیا۔

جولائی میں یو پی آئی لین دین میں ۲۲ رفیصد اضافہ

مالیات 29.88 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی

نئی دہلی: یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی) کے لین دین کا حجم جولائی میں 22 فیصد (سال بہ سال) بڑھ کر 66.23 بلین ہو گیا، جبکہ یو پی آئی لین دین کی مالیت گزشتہ ماہ 19 فیصد بڑھ کر 29.88 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی۔ نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اوسطاً، UPI نے جولائی میں روزانہ تقریباً 763 ملین لین دین پر کارروائی کی، جس میں روزانہ کی اوسط لین دین کی قیمت تقریباً 383,96 کروڑ روپے ہے۔ جون میں، UPI لین دین کا حجم 23 فیصد (سال بہ سال) بڑھ کر 72.22 بلین ہو گیا، جبکہ UPI لین دین کی قیمت 20 فیصد بڑھ کر 92.28 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ اوسطاً، یو پی آئی نے جون میں روزانہ تقریباً 757 ملین لین دین پر کارروائی کی، جس میں یومیہ لین دین کی اوسط قدر تقریباً 405,96 کروڑ روپے ہے۔ حکومت کے مطابق، گزشتہ پانچ مالی سالوں میں لین دین کا حجم مسلسل بڑھ رہا ہے۔ وزیر مملکت برائے خزانہ پنکج چودھری نے گزشتہ ماہ لوک سبھا میں ایک تحریری جواب میں کہا کہ یو پی آئی نے مالی سال 222021 میں 16.84 لاکھ کروڑ روپے کے 61.595,4 کروڑ لین دین پر کارروائی کی، اس کے بعد مالی سال 2022-23 میں 8,371.44 کروڑ لین دین کی جس کی مالیت 139.15 لاکھ کروڑ روپے تھی۔ مالی سال 2023-24 میں، لین دین کا حجم بڑھ کر 13,112.95 کروڑ ہو گیا جس کی مالیت 199.95 لاکھ کروڑ روپے تھی، جب کہ مالی سال 2024-25 میں 260.56 لاکھ کروڑ روپے کے 18,586.60 کروڑ کے لین دین ہوئے۔ وزیر نے کہا کہ این پی سی آئی انٹرنیشنل پیمنٹس لمیٹڈ (این آئی پی ایل)، اپریل 2020 میں قائم ہونے والی این پی سی آئی کی ایک مکمل ملکیتی ذیلی کمپنی، یو پی آئی جیسے پلیٹ فارم کو تعینات کرنے کے لیے غیر ملکی اداروں کے ساتھ شراکت داری کے ذریعے ہندوستان کے ڈیجیٹل ادائیگی کے ماحولیاتی نظام کو عالمی سطح پر بڑھا رہی ہے۔ یہ شراکتیں ہندوستانی سیاحوں اور ہندوستانی تارکین وطن کو بغیر کسی رکاوٹ کے سرحد پار ادائیگی کرنے کے قابل بناتی ہیں جبکہ شراکت دار ممالک کو یو پی آئی جیسا ریئل ٹائم ادائیگی کے نظام اور روپے کی طرح گھریلو کارڈ ادائیگی کے بنیادی ڈھانچے کو تیار کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔ یو پی آئی اب آٹھ سے زیادہ ممالک میں لائیو ہے، بشمول متحدہ عرب امارات، سنگاپور، فرانس، ماریشس، اور سری لنکا، جس سے ہندوستان کی عالمی فن ٹیک موجودگی مضبوط ہو رہی ہے۔

بھارت اور چین نے چھ سال کے

وقفے کے بعد سرحدی تجارت دوبارہ شروع کی

نئی دہلی: ہندوستان اور چین نے مشرقی سکم میں تاریخی نتھولا پاس کے ذریعے سرحدی تجارت دوبارہ شروع کر دی ہے، چھ سال کی معطلی کے بعد قدیم سلک روٹ کی ایک اہم شاخ کو دوبارہ کھول دیا ہے۔ تجارتی راہداری 1 اگست 2026 کو دوبارہ فعال ہو گئی، 2020 میں کووڈ-19 وبائی امراض اور سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کی وجہ سے رک گئی تھی۔ دوبارہ کھولنے کو دونوں ممالک کے درمیان اعتماد سازی کے ایک اہم اقدام کے طور پر دیکھا جا رہا ہے کیونکہ وہ دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے کی سمت کام کر رہے ہیں۔ این ڈی ٹی وی کی رپورٹ کے مطابق، یہ اقدام سفارتی مصروفیات کے سلسلے کے بعد کیا گیا ہے، جس میں حالیہ اعلیٰ سطحی بات چیت بھی شامل ہے جس کا مقصد محدود اقتصادی اور ثقافتی تبادلوں کو بحال کرنا ہے۔ نتھولا کے ذریعے تجارت پہلی بار 6 جولائی 2006 کو دوبارہ کھولی گئی، جو 1962 کی بھارت-چین جنگ کے بعد چار دہائیوں سے زیادہ بند رہنے کے بعد تھی۔ یہ کوریڈور مشرقی سکم میں ہندوستان کے شیرتھانگ ٹریڈ مارٹ کو تبت میں چین کے رنچینگنگ ٹریڈ مارٹ سے جوڑتا ہے، جس سے رجسٹرڈ تاجروں کو موجودہ دوطرفہ معاہدوں کے تحت مقامی طور پر تیار کردہ منظور شدہ سامان کا تبادلہ کرنے کی اجازت ملتی ہے۔ موسمی تجارت کی کھڑکی عام طور پر تقریباً چھ ماہ تک چلتی ہے، سخت ضابطوں کے تحت سرگرمیاں انجام دی جاتی ہیں۔ تاجروں کو پیر سے جمعرات تک کام کرنے کی اجازت ہے، روزانہ کی تجارت کی حد اور اشیاء کی حکومت سے منظور شدہ فہرست کے ساتھ۔ بھارت نے برآمد کے لیے متعدد اشیاء کی نشاندہی کی ہے، جن میں روایتی مصنوعات جیسے اون اور یاک کی دم شامل ہیں، جبکہ منظور شدہ اشیائے صرف تبت کی جانب سے درآمد کی جاتی ہیں۔ این ڈی ٹی وی کے مطابق، حکام نے ابھی تک محدود تعداد میں تجارتی پاسوں کی منظوری دی ہے، موسمی حد کے باوجود جو کہ 400 تک اجازت دیتا ہے۔ موجودہ معاہدہ بھارت کو 36 اشیا برآمد کرنے کی اجازت دیتا ہے، جن میں زرعی آلات، پراسیسڈ فوڈز، اور مسالوں سے لے کر ہینڈلوم ٹیکسٹائل، گارمنٹس، برتن اور روایتی مذہبی اشیاء شامل ہیں۔ سخت ہمالیائی سردیوں اور طویل بندش سے نقصان اٹھانے کے بعد، نتھولا انٹیگریٹڈ چیک پوسٹ پر بنیادی ڈھانچہ بحال کر کے دوبارہ کام میں لگا دیا گیا ہے۔

ایپل کیلئے بھارت دنیا کی بہترین مارکیٹوں میں شامل

جون سہ ماہی میں ریکارڈ کاروبار ہوا

نئی دہلی۔: ٹیکنالوجی کمپنی ایپل نے بھارت میں جون سہ ماہی کے دوران ریکارڈ کاروبار کیا ہے، جبکہ کمپنی کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ٹم کک نے بھارت کو دنیا میں ایپل کی بہترین کارکردگی دکھانے والی مارکیٹوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔ کمپنی کے مالی نتائج کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ٹم کک نے کہا کہ ایپل نے بھارت سمیت امریکہ، مین لینڈ چین، جاپان، جنوب مشرقی ایشیا، لاطینی امریکہ اور مغربی یورپ میں جون سہ ماہی کے دوران آمدنی کے نئے ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ ایپل نے بیشتر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں بھی دوہرے ہندسے کی شرح سے ترقی ریکارڈ کی۔ بھارت میں کمپنی کی کارکردگی خاص طور پر نمایاں رہی، جہاں آئی فون کے ساتھ ساتھ میک کمپیوٹرز کی فروخت میں بھی مضبوط اضافہ دیکھا گیا۔ ایپل کے چیف فنانشل آفیسر کیون پاریکھ کے مطابق عالمی سطح پر میک کاروبار سے کمپنی کی آمدنی 10.4 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 29 فیصد زیادہ ہے۔ اس ترقی میں میک بک نیو اور میک بک پرو کی فروخت نے اہم کردار ادا کیا۔ بھارت میں میک کی فروخت میں دوہرے ہندسے کی مضبوط ترقی ریکارڈ کی گئی۔ ملک ان مارکیٹوں میں بھی شامل رہا جہاں پہلی مرتبہ میک خریدنے والے صارفین اور پرانے آلات کو اپ گریڈ کرنے والے صارفین کے اعتبار سے کمپنی نے اپنی اب تک کی بہترین سہ ماہی دیکھی۔ بھارت میں ایپل کی مسلسل بڑھتی ہوئی فروخت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ ملک کمپنی کے لیے صرف ایک اہم مینوفیکچرنگ مرکز ہی نہیں بلکہ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی صارف مارکیٹ بھی بن رہا ہے۔ ایپل بھارت میں اپنے پریمیم مصنوعات کے پورٹ فولیو اور کاروباری موجودگی کو مسلسل وسعت دے رہا ہے۔ بھارتی مارکیٹ میں میک بک نیو کو ملنے والے مضبوط ردِعمل کے ساتھ آئی فون 17 سیریز کی طلب بھی برقرار رہی، حالانکہ آئی فون کی سپلائی میں بعض رکاوٹیں موجود تھیں۔ توقع ظاہر کی جا رہی ہے کہ کیلنڈر سال 2026 کے دوران بھارت میں ایپل کی مصنوعات کی فروخت کے حجم میں سنگل ڈیجٹ جبکہ مجموعی مالیت کے لحاظ سے دوہرے ہندسے کی شرح سے اضافہ ہو سکتا ہے۔ ایپل کی تازہ کارکردگی عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے لیے بھارت کی بڑھتی ہوئی اہمیت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ بڑی آبادی، بڑھتی ہوئی قوت خرید اور پریمیم الیکٹرانک مصنوعات کی طلب میں اضافے کے باعث بھارت عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کے لیے ایک اہم صارف اور پیداواری مرکز کے طور پر ابھر رہا ہے۔

سمندری منتھن، ہندوستان کو تیل اور گیس کی درآمدات پر طویل مدتی انحصار کم کرنے میں مدد کرے گا: وزارت

نئی دہلی: بہتر ڈیٹا، رسک شیئرنگ، مشترکہ انفراسٹرکچر اور گھریلو مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں کے ذریعے ایک مضبوط سمندری ایکسپلوریشن ایکو سسٹم تشکیل دے کر، سمندر منتھن اسکیم ہندوستان کو گہرے پانی کی تلاش اور پیداوار میں قومی صلاحیت پیدا کرنے، ہماری توانائی-سیکیورٹی لچک کو مضبوط بنانے، اور پیٹرول پر ہماری وزارت کے طویل انحصار کو کم کرنے کے قابل بنائے گی۔ ہندوستان خام تیل کا دنیا کا تیسرا سب سے بڑا صارف ہے، جس کا سالانہ درآمدی بل تقریباً 144 بلین ڈالر (تقریباً 13 لاکھ روپے) ہے۔ جیسا کہ حالیہ جغرافیائی سیاسی پیش رفت نے یہ ظاہر کیا ہے کہ توانائی کے وسائل تک محفوظ اور بلا تعطل رسائی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کے لیے اسٹریٹجک اہمیت کی حامل ہے۔ وزارت نے ایک بیان میں کہا کہ آنے والی دہائیوں میں ہندوستان کی توانائی کی طلب میں مسلسل اضافے کی توقع کے ساتھ، درآمدات پر انحصار کو کم کرنے، توانائی کی لچک کو مضبوط بنانے اور ملک کی طویل مدتی اقتصادی ترقی کو محفوظ بنانے کے لیے تیل اور گیس کی گھریلو پیداوار میں اضافہ ضروری ہے۔ مرکزی کابینہ نے جمعہ کو سمودر منتھن قومی سمندری تلاش کی اسکیم کو منظوری دی جس میں مالی سال 2030-31 تک عمل آوری کے لیے 84,084 کروڑ روپے کی منظوری دی گئی ہے۔ یہ ہندوستان کا اب تک کا سب سے زیادہ بلند حوصلہ جاتی آف شور ایکسپلوریشن مشن ہے۔ یہ منظوری ہندوستان کے ہائیڈروکاربن کی تلاش اور پیداوار کے شعبے کو مضبوط کرنے کے لیے وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں شروع کی گئی تبدیلی کی اصلاحات کے سلسلے کے اختتام کی نشاندہی کرتی ہے۔ سمندر منتھن پالیسی کو عملی شکل دے کر اور توانائی کی سلامتی اور آتمنیر بھر بھارت کی طرف ہندوستان کے سفر میں ایک نیا باب کھول کر ان اصلاحات پر استوار ہے۔ 2014 سے، حکومت نے گزشتہ چند سالوں میں ساختی اصلاحات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے تاکہ ہائیڈروکاربن کی تلاش اور پیداوار کے لیے ایک قابل عمل ماحولیاتی نظام بنایا جا سکے۔

ایف آئی آر درج ہونے کے بعد

روچیکا کے دفاع میں کاکروچ جنتا پارٹی آئی

ابھیجیت ڈپکے نے سوال کیا کہ کیا اس ملک میں دو مختلف قانون ہیں، ایک نوجوانوں کے لیے اور دوسرا بی جے پی اور اس کے وزراء کے لیے۔

کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) کے بانی ابھیجیت ڈپکے نے جمعہ 31 جولائی کو وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف "قابل اعتراض" تبصرہ کرنے پر 25 سالہ روچیکا سنگھ کے خلاف ایف آئی آر پر تنقید کی۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) آئی ٹی سیل کے خلاف بھی ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ "اگر آپ گستاخیاں استعمال کرنے کا مقدمہ درج کر رہے ہیں، تو بی جے پی آئی ٹی سیل کے خلاف مقدمہ کب درج کیا جائے گا جو آن لائن لڑکیوں کے خلاف بدسلوکی کا استعمال کر رہا ہے؟ انہوں نے کبھی بھی خواتین کی عزت نہیں کی اور فخر کے ساتھ اپنے بائیو میں لکھا 'پی ایم مودی کے بعد'۔ ایسے لوگوں نے لڑکوں کو گاندی گاندی گلیا دی تھی (ایسے لوگ لڑکیوں پر غلیظ گالیاں دیتے ہیں)،" ڈپل نے ایک ویڈیو پیغام میں کہا۔ انہوں نے 2023 میں لوک سبھا میں رکن پارلیمنٹ دانش علی کے خلاف بی جے پی کے رکن پارلیمنٹ رمیش بدھوری کے ریمارکس کو کھینچتے ہوئے کہا کہ یہ مسئلہ صرف بی جے پی آئی ٹی سیل کا نہیں ہے۔ "بات بس بی جے پی آئی ٹی سیل تک نہیں ہے، انکے ممبر پارلیمنٹ رمیش بدوری جی ان کے ساتھی رکن پارلیمنٹ کے لیے سب کو یاد ہے۔ ان کے ایم پی رمیش بدھوری نے ایک ساتھی ایم پی کے خلاف استعمال کیا تھا یوگی آدتیہ ناتھ نے بھی اے این آئی کے کیمرہ پرسن کو گالی دی تھی)۔' کیا اس ملک میں دو قانون ہیں؟' ڈپکے نے سوال کیا کہ کیا اس ملک میں دو مختلف قانون ہیں، ایک نوجوانوں کے لیے اور دوسرا بی جے پی اور اس کے وزراء کے لیے۔ "اور گالی دینا کوئی اپرادھ نہیں ہے (اور گالی گلوچ کا استعمال کوئی جرم نہیں ہے)،" انہوں نے کہا، انہوں نے مزید کہا کہ گالی گلوچ کا استعمال کرنے والا افرد فطری طور پر "برا شخص" ہو سکتا ہے، لیکن ان سے کہا جا سکتا ہے کہ گالیوں کا استعمال نہ کریں۔ "کیوں مقدمہ درج کیا جا رہا ہے؟" انہوں نے کہا۔ چیف جسٹس کے بانی نے کہا کہ اگر گالی گلوچ کے لیے مقدمات درج ہونے لگے تو زیادہ تر ایف آئی آر بی جے پی آئی ٹی سیل اور بی جے پی کے وزراء کے خلاف درج کی جائیں گی۔ "اگر بدسلوکی کی وجہ سے مقدمات درج کیے جا رہے ہیں، تو زیادہ تر مقدمات بی جے پی آئی ٹی سیل کے خلاف ہوں گے کیونکہ انہوں نے خواتین کو گندی، غلیظ گالیاں دی ہیں اور بی جے پی کے ان وزراء کے خلاف جنہوں نے پارلیمنٹ کے اندر بھی کئی سالوں تک ایسی بری گالیاں دیں۔" چیف جسٹس کے ترجمان کا کہنا ہے کہ قانونی امداد پہلے ہی جاری ہے۔ دریں اثنا، سی جے پی کی ترجمان رتنا سنگھ نے کہا ہے کہ چند وکلاء پہلے ہی کیس کی دیکھ بھال کر رہے ہیں، اور انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ 25 سالہ کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں کی جائے گی۔ سنگھ نے کہا کہ وہ سرکاری تصدیق کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا، "جہاں تک دائیں بازو کے غنڈوں/ پولیس افراد کو ہراساں کرنے کا تعلق ہے، براہ کرم ایسی ویڈیوز یا دیگر شواہد شیئر کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں جو ان کی شناخت میں مدد کر سکیں،" انہوں نے کہا۔ "یہ حکام کو فوری اور مناسب کارروائی کرنے کے قابل بنائے گا۔" طنزیہ تنظیم کے قومی ترجمان کے طور پر خدمات انجام دینے والے سورو داس نے روچیکا سنگھ کے خلاف ایف آئی آر کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ "مجرمانہ مشینری کا غلط استعمال" ہے اور اسے "ناقابل قبول" قرار دیا ہے۔ داس نے کہا، "لوک سبھا کے 50 فیصد ارکان کے خلاف مجرمانہ مقدمات ہیں، بی جے پی کے 100 کے قریب ارکان پارلیمنٹ،" داس نے کہا۔ "پولیس اپنی توانائی ان کی طرف مرکوز کر سکتی ہے، 25 سالہ نوجوان کی طرف نہیں! نوجوان کو ہراساں کرنا فوری طور پر بند ہونا چاہیے!"

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ: حق کی راہ میں استقامت کا درس

کرڑ کرڑ ڈوما کورٹ کی مسجد میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے تحت درسِ قرآن کا انعقاد

کرڑ کرڑ ڈوما کورٹ کی مسجد میں جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے زیرِ اہتمام درسِ قرآن کا انعقاد کیا گیا، جس میں امیرِ مقامی جناب فلاح الدین فلاحی صاحب نے سورۂ مریم کی آیات کی روشنی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واقعے پر تفصیلی درس دیا۔ اس موقع پر تقریباً 30 سے 40 افراد نے شرکت کی اور قرآن مجید کے پیغام کو سمجھنے اور اس سے رہنمائی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ درس کے دوران فلاح الدین فلاحی صاحب نے بتایا کہ گزشتہ ہفتے سورۂ مریم کے واقعات کے ذریعے حاصل ہونے والی عبرت اور رہنمائی پر گفتگو کی گئی تھی، جبکہ اس ہفتے سورۂ مریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر روشنی ڈالی گئی۔ انہوں نے آیتِ مبارکہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا کی تشریح کرتے ہوئے کہا کہ سورۂ مریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کرنے میں بڑی حکمت اور تسلی کا پہلو موجود ہے۔ انہوں نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں جب لوگ اسلام قبول کر رہے تھے تو انہیں اپنے ہی گھر والوں کی مخالفت کا سامنا تھا۔ کسی کو بیٹا ہونے کی وجہ سے، کسی کو شوہر یا والد ہونے کی وجہ سے اپنے اہلِ خانہ سے دور ہونا پڑ رہا تھا اور بعض اہلِ ایمان کو اپنے گھروں سے نکالا جا رہا تھا۔ ایسے حالات میں قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ پیش کر کے اہلِ ایمان کو تسلی دی کہ اللہ کی راہ میں گھر سے نکالا جانا کوئی ناکامی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بڑی بھلائی اور مستقبل کی سربلندی کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ان کے والد نے بھی ان کی مخالفت کی اور انہیں گھر سے نکل جانے کے لیے کہا، لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حق کا دامن نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں گھر سے نکلنے کے بعد نہ صرف نبوت سے سرفراز فرمایا بلکہ انہیں حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت یعقوب علیہ السلام جیسی عظیم اولاد عطا فرمائی اور دونوں کو بھی نبوت سے نوازا۔ اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا گھر سے نکالا جانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے عزت، قبولیت اور سربلندی کا ذریعہ بن گیا۔ فلاح الدین فلاحی صاحب نے مزید کہا کہ اہلِ مکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی نسبت پر فخر کرتے تھے اور انہیں اپنا بزرگ مانتے تھے۔ اس لیے قرآن نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بیان کر کے انہیں یہ سمجھایا کہ جس ابراہیم علیہ السلام کو تم اپنا پیشوا مانتے ہو، انہوں نے بھی توحید اور حق کی خاطر اپنے گھر اور اپنے ماحول کی مخالفت برداشت کی تھی۔ لہٰذا حق کی راہ میں مشکلات اور اپنوں کی مخالفت سے گھبرانے کے بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی استقامت سے سبق حاصل کرنا چاہیے۔ درسِ قرآن میں جماعت اسلامی ہند جگت پوری کے رکنِ جماعت جناب محمد اسلم صاحب اور امیدوار رکن جناب حفظ الرحمن صاحب، جو مسجد کے امام بھی ہیں، سمیت دیگر افراد موجود تھے۔ پروگرام میں تقریباً 30 سے 40 افراد نے شرکت کی۔ درس کے اختتام پر شرکاء نے قرآن مجید کی تعلیمات کو سمجھنے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی توحید، استقامت اور حق پر ثابت قدمی سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD.** at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

باکسنگ رنگ میں اتریں بھارت کی بیٹیاں، ترنگا لہرایا!

ساکشی، پریتی اور جیسمین نے ملک کو دلائے سونے کے تمغے

گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 میں آج کا دن بھارت کے لیے 'سپر سنڈے' ثابت ہوا۔ بھارتی کھلاڑیوں نے محض تین گھنٹوں کے اندر سات تمغے جیت کر میڈل ٹیبل میں اپنی پوزیشن انتہائی مضبوط کر لی۔ گلاسگو میں جاری کامن ویلتھ گیمز 2026 (CWG 2026) میں ہفتہ، یکم اگست 2026، بھارت کے کھیلوں کی تاریخ کے یادگار ترین دنوں میں شامل ہو گیا۔ بھارتی کھلاڑیوں

نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے محض تین گھنٹوں کے اندر ملک کی جھولی میں سات تمغے (سونے، چاندی اور کانسی) ڈال دیے۔ اس شاندار کامیابی کے بعد میڈل ٹیبل میں بھارت کی پوزیشن مزید مضبوط ہو گئی۔ ہفتے کے روز بھارت کی سب سے بڑی کامیابی باکسنگ رنگ میں سامنے آئی، جہاں بھارتی باکسرز نے اپنے بہترین کھیل سے حریفوں کو شکست دے دی۔ باکسنگ مقابلوں میں ہریانہ کی اسٹار باکسر ساکشی چودھری نے خواتین کے 51 کلوگرام وزن کے زمرے کے فائنل میں شاندار تکنیک اور جارحانہ کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ ساکشی کی یہ کامیابی کامن ویلتھ گیمز 2026 میں بھارت کا مجموعی طور پر 32واں تمغہ تھی۔ فائنل مقابلے میں ساکشی نے آغاز ہی سے اپنی برتری برقرار رکھی اور اپنے درست پنچز کے ذریعے حریف باکسر کو واپسی کا کوئی موقع نہیں دیا۔ ان کی اس تاریخی کامیابی پر پورے ملک، بالخصوص ان کی آبائی ریاست ہریانہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ساکشی کے علاوہ بھارت کی دیگر خواتین باکسرز نے بھی رنگ میں اپنی برتری ثابت کی۔ پریتی پوار: خواتین کے 54 کلوگرام وزن کے فائنل میں پریتی نے بہترین حکمت عملی اور مضبوط دفاعی کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے بھارت کے لیے ایک اور طلائی تمغہ جیت لیا۔ جیسمین لمبوریا: خواتین کے 57 کلوگرام وزن کے زمرے میں جیسمین لمبوریا نے اپنی لمبی پہنچ اور طاقتور پنچز کی بدولت حریف کو شکست دے کر بھارت کی جھولی میں ایک اور طلائی تمغہ ڈال دیا۔ ان تینوں خواتین باکسرز کی شاندار کارکردگی نے ایک بار پھر ثابت کر دیا کہ عالمی باکسنگ کے میدان میں بھارتی خواتین کا غلبہ مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ جادومنی ماندینگبام نے بھی منوایا اپنی صلاحیت کا لوہا۔

کامن ویلتھ گیمز ۲۰۲۶ر میں صرف ۳۰ رمنٹ میں بھارت کی جھولی میں دو گولڈ میڈل

پریتی پوار کے بعد جیسمین لمبوریا نے بھی جیتا گولڈ

نئی دہلی: دوسری جانب خواتین کے 57 کلوگرام زمرے کے فائنل میں جیسمین لمبوریا نے شمالی آئرلینڈ کی مائیکیلا والش کو 5-0 سے شکست دے کر بھارت کے لیے ایک اور طلائی تمغہ حاصل کیا۔ پہلے راؤنڈ میں مقابلہ سخت رہا اور فیصلہ 3-2 سے جیسمین کے حق میں آیا، تاہم دوسرے راؤنڈ میں انہوں نے زبردست واپسی کرتے ہوئے مکمل برتری قائم کر لی۔ تیسرے راؤنڈ میں بھی جیسمین نے 4-1 سے کامیابی حاصل کر کے گولڈ میڈل اپنے نام کر لیا۔ کامن ویلتھ گیمز 2026 میں ہفتہ کا دن بھارتی خواتین باکسنگ ٹیم کے لیے انتہائی یادگار ثابت ہوا۔ صرف 30 منٹ کے اندر بھارت نے خواتین کی باکسنگ میں دو طلائی تمغے اپنے نام کر لیے۔ پہلے پریتی پوار نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے خواتین کے 54 کلوگرام زمرے میں طلائی تمغہ جیتا، جبکہ اس کے فوراً بعد جیسمین لمبوریا نے 57 کلوگرام کیٹیگری میں فتح حاصل کر کے بھارت کو ایک اور گولڈ میڈل دلا دیا۔ ایس ای سی ہال-5 میں ہونے والے پہلے فائنل مقابلے میں پریتی پوار نے کینیڈا کی اسکارلٹ ساوانا ڈیلگاڈو کو یکطرفہ مقابلے میں 5-0 سے شکست دے کر طلائی تمغہ اپنے نام کیا۔ پہلے راؤنڈ میں پانچوں ججوں نے پریتی کے حق میں 10،10 پوائنٹس دیے۔ دوسرے راؤنڈ میں بھی بھارتی باکسر نے اپنی برتری برقرار رکھی اور تمام ججوں سے مکمل نمبر حاصل کیے۔ دوسرے راؤنڈ تک پریتی پوار اپنے حریف پر مکمل طور پر حاوی دکھائی دیں۔ ان کے طاقتور پنچ مسلسل ہدف پر لگ رہے تھے، جبکہ ڈیلگاڈو موثر حملے کرنے میں ناکام رہیں۔ تیسرے اور آخری راؤنڈ میں پریتی نے حکمت عملی کے تحت اپنے حریف کو تھکانے کی کوشش کی اور ایک مرتبہ پھر شاندار کھیل پیش کرتے ہوئے پانچوں ججوں سے مکمل نمبر حاصل کر لیے، جس کے ساتھ ہی ان کی طلائی کامیابی یقینی ہو گئی۔ پریتی پوار نے پورے ٹورنامنٹ میں زبردست کارکردگی دکھائی۔ انہوں نے پری کوارٹر فائنل میں ملاوی کی ڈیبورا متینجے کو ریفری اسٹاپ کانٹیسٹ (RSC) کے ذریعے شکست دی۔ اس کے بعد کوارٹر فائنل میں شمالی آئرلینڈ کی نکول کلائیڈ کو 5-0 سے ہرایا اور سیمی فائنل میں زیمبیا کی کیتھرین مواپے کے خلاف بھی 5-0 کی کامیابی حاصل کی۔ فائنل میں بھی انہوں نے یکطرفہ انداز میں فتح سمیٹ کر گولڈ میڈل جیت لیا۔ دوسری جانب خواتین کے 57 کلوگرام زمرے کے فائنل میں جیسمین لمبوریا نے شمالی آئرلینڈ کی مائیکیلا والش کو 5-0 سے شکست دے کر بھارت کے لیے ایک اور طلائی تمغہ حاصل کیا۔ پہلے راؤنڈ میں مقابلہ سخت رہا اور فیصلہ 3-2 سے جیسمین کے حق میں آیا، تاہم دوسرے راؤنڈ میں انہوں نے زبردست واپسی کرتے ہوئے مکمل برتری قائم کر لی۔ تیسرے راؤنڈ میں بھی جیسمین نے 4-1 سے کامیابی حاصل کر کے گولڈ میڈل اپنے نام کر لیا۔ جیسمین لمبوریا نے فائنل تک پہنچنے کے سفر میں بھی شاندار کھیل پیش کیا۔ انہوں نے کوارٹر فائنل میں انگلینڈ کی ایلس گلن کو 4-1 سے شکست دی، جبکہ سیمی فائنل میں لیسوتھو کی راپیلینگ ماسیلیلا کو 5-0 سے ہراتے ہوئے فائنل میں جگہ بنائی۔ بھارتی خواتین باکسرز کی ان مسلسل کامیابیوں کے بعد کامن ویلتھ گیمز 2026 میں بھارت کے طلائی تمغوں کی تعداد 7 ہو گئی ہے، جبکہ ملک کے کھاتے میں 12 چاندی اور 6 کانسی کے تمغے بھی شامل ہیں۔ اس طرح بھارت مجموعی طور پر 25 تمغوں کے ساتھ میڈل ٹیبل میں چھٹے مقام پر پہنچ گیا ہے، اور آئندہ مقابلوں میں مزید تمغوں کی امیدیں روشن ہو گئی ہیں۔ گلاسگو کامن ویلتھ گیمز 2026 میں بھارت نے جودو (Judo) اور باکسنگ (Boxing) کے مقابلوں میں صرف 30 منٹ کے وقفے کے دوران دو گولڈ میڈل جیت کر شاندار تاریخ رقم کی ہے۔ کامن ویلتھ گیمز کے نویں دن، جودو کے مقابلوں میں بھارت نے محض 30 منٹ کے اندر دو طلائی تمغے اپنے نام کیے۔ انہوں نے خواتین کے زمرے میں شاندار کارکردگی دکھاتے ہوئے بھارت کے لیے کامن ویلتھ گیمز کی تاریخ کا پہلا جودو گولڈ میڈل جیتا۔ اسمیتا کی فتح کے چند ہی منٹ بعد، ہرش سنگھ نے مردوں کے 60 کلوگرام فائنل میں آسٹریلیا کے جوشوا کاٹز کو شکست دے کر دوسرا گولڈ میڈل جیتا اور وہ سی ڈبلیو جی تاریخ میں گولڈ جیتنے والے پہلے بھارتی مرد جودو کھلاڑی بن گئے۔

پاکستانی کپتان فاطمہ ثنا کو ہندوستان کی جمائمہ روڈریگز نے لگایا گلے، ویڈیو وائرل

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی کشیدگی کے باوجود انگلینڈ کی فرنچائز لیگ 'دی ہنڈریڈ ۲۰۲۶ء' میں کھیل دوستی اور اسپورٹس مین اسپرٹ کی خوبصورت مثال پیش کرتا نظر آیا

ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی کشیدگی کے باوجود انگلینڈ کی فرنچائز لیگ 'دی ہنڈریڈ ۲۰۲۶ء' میں کھیل دوستی اور اسپورٹس مین اسپرٹ کی خوبصورت مثال پیش کرتا نظر آیا۔ میچ کے بعد ہندوستانی بلے باز جمائمہ روڈریگز اور پاکستانی کپتان فاطمہ ثنا کا مصافحہ اور گلے ملنا سوشل میڈیا پر وائرل ہو گیا۔ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی کشیدگی حال ہی میں کرکٹ کے میدان پر بھی نظر آئی ہے۔ مردوں اور خواتین کی کرکٹ دونوں نے میچ سے پہلے اور میچ کے بعد کے میچوں کے دوران ہاتھ نہ ملانے کی پالیسی اپنائی ہے۔ اس دوران ہندوستان کی اسٹار بلے باز جمائمہ روڈریگز اور پاکستان ویمن کرکٹ ٹیم کی کپتان فاطمہ ثنا میچ کے بعد گلے لگتی نظر آئیں۔ اس کے علاوہ انہیں مصافحہ کرتے بھی دیکھا گیا۔ میچ کے بعد کے اس لمحے کو کیمرے میں قید کر لیا گیا، اور ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔ دراصل، 'دی ہنڈریڈ ۲۰۲۶ء' میں ایسا دیکھنے کو ملا۔ سدرن بریو نے 'دی ہنڈریڈ ۲۰۲۶ء' میں برمنگھم فینکس کو ۱۲؍ رن سے شکست دی۔ میچ ختم ہوتے ہی جمائمہ روڈریگز اور پاکستانی کپتان فاطمہ ثنا نے مصافحہ کیا اور مبارکباد کا تبادلہ کیا۔ دونوں پھر اپنے اپنے ساتھیوں میں شامل ہو گئے۔ ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو گیا۔ حالیہ مہینوں میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سیاسی کشیدگی کے باعث دونوں ممالک کے کھلاڑیوں کے درمیان ہونے والی ہر ملاقات پر کڑی نظر رکھی جاتی ہے۔ نتیجتاً، جمائمہ اور فاطمہ کے درمیان یہ دوستانہ اشارہ میچ کے بعد سب سے زیادہ زیر بحث موضوع بن گیا۔ شائقین نے اسے ایک ایسی تصویر قرار دیا جو کھیلوں کو سیاست سے بالاتر رکھتی ہے۔ جمائمہ روڈریگز نے میچ میں شاندار بلے بازی کرتے ہوئے ۱۸؍ گیندوں پر ناقابل شکست ۲۸؍ رنز بنائے۔ اس سے پہلے مایا بسیر (۴۵) اور لیزیل لی (۴۳) نے سدرن بریو کو مضبوط آغاز فراہم کیا تھا۔ جمائمہ نے آخری اوورز میں تیز رنز جوڑے تاکہ ٹیم کو مضبوط ٹوٹل تک پہنچایا جا سکے۔ انہوں نے سیزن کی ٹیم کی دوسری جیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہوئے میدان میں ایک کیچ بھی لیا۔ جمائمہ روڈریگز اس سیزن میں شاندار فارم میں ہیں۔ اس سے قبل اس نے ایم آئی لندن کے خلاف ایک رن سے جیت کر پلیئر آف دی میچ کا ایوارڈ جیتا تھا۔ اب تک کے چار میچوں میں جمائمہ نے ۵۳؍ کی اوسط اور ۱۳۴٫۱۷؍ کے اسٹرائیک ریٹ سے ۱۰۶؍ رنز بنائے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر خود کو دی ہنڈریڈ جیسی تیز رفتار لیگ میں سب سے قابل اعتماد بلے بازوں میں سے ایک ثابت کیا ہے۔ دی ہنڈریڈ میں پاکستانی کپتان فاطمہ ثنا کا ڈیبیو کوئی یادگار نہیں رہا۔ انہوں نے ۱۵؍ گیندوں میں ۳۳؍ رنز دیئے اور کوئی وکٹ لینے میں ناکام رہیں۔ وہ بھی ۵؍ رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہیں تاہم، برمنگھم فینکس کو شکست سے نہ بچا سکیں۔

وراٹ کوہلی میرے کریئر کے مشکل ترین بلے باز رہے ہیں: محمد عامر

بہترین کھیل پیش کرنے اور میچ کا رخ بدلنے کی صلاحیت ہی وراٹ کوہلی کو موجودہ دور کے دیگر بلے بازوں سے ممتاز بناتی ہے

پاکستان کے تجربہ کار فاسٹ بولر محمد عامر نے ہندوستانی اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی کو اپنے کریئر کا مشکل ترین حریف قرار دیتے ہوئے ان کی غیر معمولی مستقل مزاجی اور بڑے مقابلوں میں شاندار کارکردگی کی بھرپور تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ دباؤ میں بہترین کھیل پیش کرنے اور میچ کا رخ بدلنے کی صلاحیت ہی وراٹ کوہلی کو موجودہ دور کے دیگر بلے بازوں سے ممتاز بناتی ہے۔ پاکستان کے تجربہ کار فاسٹ بولر محمد عامر نے ہندوستان کے اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی کو اپنے کریئر کا مشکل ترین حریف قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ موجودہ دور میں ان کی مستقل مزاجی، دباؤ میں کارکردگی اور میچ ختم کرنے کی صلاحیت انہیں دیگر بلے بازوں سے ممتاز بناتی ہے۔ کرکٹ میگزین وسڈن سے گفتگو کرتے ہوئے محمد عامر نے کہا کہ وہ کئی مواقع پر اس بات کا اظہار کر چکے ہیں کہ موجودہ نسل میں وراٹ کوہلی وہ بلے باز ہیں جن کے خلاف گیند بازی کرنا انہیں سب سے زیادہ مشکل محسوس ہوا۔ انہوں نے کہا کہ وراٹ کوہلی ہمیشہ بڑے مقابلوں میں اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ وہ جدید کرکٹ کے عظیم ترین بلے بازوں میں شمار ہوتے ہیں۔ محمد عامر نے سابق آسٹریلوی کپتان رکی پونٹنگ اور آل راؤنڈر شین واٹسن کو بھی اپنے سخت ترین حریفوں میں شامل کیا، تاہم ان کے مطابق موجودہ دور کے کھلاڑیوں میں ویرات کوہلی سب سے نمایاں ہیں۔ واضح رہے کہ محمد عامر اور وراٹ کوہلی کے درمیان بین الاقوامی کرکٹ میں کئی یادگار مقابلے دیکھنے کو ملے۔ عامر نے ۲۰۱۷ء کی آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے فائنل میں کوہلی کو جلد آؤٹ کیا تھا، جبکہ کوہلی نے بھی پاکستان کے خلاف متعدد اہم اننگز کھیل کر ہندوستانی ٹیم کو یادگار کامیابیاں دلائی ہیں۔ پاکستان کے مایہ ناز فاسٹ بولر محمد عامر نے بھارتی اسٹار بیٹر ویرات کوہلی کو اپنے کرکٹ کیریئر کا سب سے مشکل ترین بلے باز قرار دیا ہے۔ وزڈن (Wisden) سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کوہلی کی زبردست تعریف کی۔

دے دے پیار دے کی شوٹنگ سے پہلے جیا پردا پوری رات نہ سو سکیں

اداکارہ نے برسوں بعد سنایا دلچسپ قصہ

نئی دہلی: جیا پردا نے ڈانس ریئلٹی شو "انڈیاز بیسٹ ڈانسر" میں بطور مہمان شرکت کے دوران بتایا کہ گانے کی شوٹنگ سے ایک رات پہلے وہ مسلسل پریشان رہیں۔ ان کے مطابق فلم کے ہدایت کار پرکاش مہرا نے انہیں بتایا تھا کہ اس گانے میں ان کا کردار "مینا" روایتی لباس کے بجائے جدید (ماڈرن) انداز میں نظر آئے گا۔ بالی ووڈ کی معروف اداکارہ جیا پردا نے اپنی سپرہٹ فلم "شرابی" کے مشہور گانے "دے دے پیار دے" کی شوٹنگ سے جڑا ایک دلچسپ واقعہ شیئر کرتے ہوئے بتایا کہ اس گانے کی عکس بندی سے ایک رات پہلے وہ شدید گھبراہٹ کے باعث بالکل سو نہیں سکیں۔ 80 کی دہائی میں "سرگم"، "کوہرام" اور "شرابی" جیسی کامیاب فلموں سے شہرت حاصل کرنے والی جیا پردا نہ صرف اپنی بہترین اداکاری بلکہ دلکش رقص کے لیے بھی جانی جاتی ہیں۔ فلم "شرابی" کا گانا "دے دے پیار دے" آج بھی پارٹیوں اور شادیوں میں بے حد مقبول ہے، تاہم اس گانے کے پیچھے موجود دباؤ اور محنت کے بارے میں خود اداکارہ نے برسوں بعد انکشاف کیا ہے۔ جیا پردا نے ڈانس ریئلٹی شو "انڈیاز بیسٹ ڈانسر" میں بطور مہمان شرکت کے دوران بتایا کہ گانے کی شوٹنگ سے ایک رات پہلے وہ مسلسل پریشان رہیں۔ ان کے مطابق فلم کے ہدایت کار پرکاش مہرا نے انہیں بتایا تھا کہ اس گانے میں ان کا کردار "مینا" روایتی لباس کے بجائے جدید (ماڈرن) انداز میں نظر آئے گا۔ اداکارہ نے کہا، "اس وقت تک میری شناخت زیادہ تر ساڑھی اور روایتی بھارتی لباس پہننے والی ہیروئن کی تھی۔ جب مجھے بتایا گیا کہ اس گانے میں جدید اور گلیمرس انداز اپنانا ہوگا تو میں بہت گھبرا گئی۔" جیا پردا نے مزید بتایا کہ انہیں مسلسل یہ فکر ستاتی رہی کہ آیا وہ جدید لباس میں خود کو پُراعتماد انداز میں پیش کر سکیں گی یا نہیں۔ انہوں نے کہا، "میں پوری رات اسی سوچ میں جاگتی رہی کہ ماڈرن لباس میں کیسی لگوں گی۔ روایتی لباس میں اداکاری میرے لیے آسان تھی، لیکن اس وقت جدید لباس میں اتنی توانائی کے ساتھ پرفارم کرنا میرے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ اگر میں اس انداز میں خود کو بہتر طریقے سے پیش نہ کر سکی تو میری کارکردگی متاثر ہو جائے گی۔" انہوں نے بتایا کہ گانے کی تیز رفتار دھن اور امیتابھ بچن جیسے بڑے اداکار کے ساتھ اسکرین شیئر کرنے کا دباؤ بھی ان کی پریشانی کی ایک بڑی وجہ تھا۔ جیا پردا نے کہا، "میں رات بھر یہی سوچتی رہی، پھر آخرکار شوٹنگ کا دن آیا۔ فلم میں امیتابھ بچن نے ایک شرابی شخص کا کردار ادا کیا تھا، جو نشے کی حالت میں اپنی بیوی مینا کو پوری رات تلاش کرتا ہے، اور اسی صورتحال پر 'دے دے پیار دے' گانا فلمایا گیا تھا۔

سلمان خان کا سنجے دت کے نام جذباتی پیغام، مانیتا اور ترشالا نے بھی دیا ردِعمل

سلمان خان جلد ہی حب الوطنی پر مبنی ایکشن ڈرامہ فلم ماترِ بھومی: مے وار ریسٹ اِن پیس میں نظر آئیں گے، جس کا ابتدائی نام بیٹل آف گلوان تھا

ممبئی: سلمان خان جلد ہی حب الوطنی پر مبنی ایکشن ڈرامہ فلم ماترِ بھومی: مے وار ریسٹ اِن پیس میں نظر آئیں گے، جس کا ابتدائی نام بیٹل آف گلوان تھا۔ اس فلم میں وہ ایک فوجی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ بالی ووڈ اداکار سلمان خان نے اپنے قریبی دوست اور سینئر اداکار سنجے دت کے ساتھ گزارے گئے یادگار لمحات کو تازہ کرتے ہوئے سوشل میڈیا پر ایک خصوصی پوسٹ شیئر کی، جس پر سنجے دت کی اہلیہ مانیتا دت اور بیٹی ترشالا دت نے بھی ردِعمل ظاہر کیا۔ سلمان خان نے انسٹاگرام پر سنجے دت کے ساتھ چند تصاویر شیئر کیں، جن میں دونوں ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ تصاویر کے ساتھ سلمان نے لکھا، "ہم سب کے بابا، سنجو بابا، اب اپنے بچوں کے بھی بابا ہیں۔ میرے بڑے بھائی سنجے دت، سبھی بھگوان اس شخص کو ہمیشہ خوش رکھیں۔ آئی لو یو بابا۔ سلمان خان کی اس پوسٹ کو مداحوں کی جانب سے خوب پسند کیا جا رہا ہے۔ سنجے دت اور ان کی بڑی بیٹی ترشالا دت نے بھی مختلف ایموجیز کے ذریعے اس پوسٹ پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ سلمان خان اور سنجے دت کی دوستی بالی ووڈ میں ایک مثالی رفاقت سمجھی جاتی ہے۔ دونوں گزشتہ تین دہائیوں سے ایک دوسرے کے قریبی دوست ہیں۔ دونوں نے 1991 میں ریلیز ہونے والی فلم ساجن میں ایک ساتھ کام کیا تھا۔ اس کے علاوہ دونوں نے مقبول ٹیلی ویژن شو بگ باس کے پانچویں سیزن کی مشترکہ میزبانی بھی کی تھی۔ سلمان خان متعدد انٹرویوز میں کہہ چکے ہیں کہ وہ سنجے دت کو اپنا بڑا بھائی اور اپنی زندگی میں رہنمائی کرنے والی شخصیت مانتے ہیں۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً دونوں کے درمیان اختلافات کی افواہیں سامنے آتی رہی ہیں، لیکن دونوں نے ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے احترام اور محبت کا اظہار کیا ہے۔ سلمان خان جلد ہی حب الوطنی پر مبنی ایکشن ڈرامہ فلم ماترِ بھومی: مے وار ریسٹ اِن پیس میں نظر آئیں گے، جس کا ابتدائی نام بیٹل آف گلوان تھا۔ اس فلم میں وہ ایک فوجی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ فلم کی ہدایت کاری اپوروا لاکھیا کر رہے ہیں، جبکہ اس کے پروڈیوسر بھی سلمان خان ہیں۔ فلم میں ان کے ساتھ اداکارہ چترانگدا سنگھ مرکزی کردار میں دکھائی دیں گی۔ یہ فلم 2020 میں گلوان وادی میں بھارت اور چین کے درمیان ہونے والی جھڑپ سے متاثر ایک جنگی ڈرامہ ہے۔ ابتدا میں اس کا عنوان بیٹل آف گلوان رکھا گیا تھا، لیکن بعد میں اسے تبدیل کر کے ماترِ بھومی: مے وار ریسٹ اِن پیس کر دیا گیا۔ فلم رواں سال سینما گھروں میں ریلیز ہوگی، اگرچہ اس کی حتمی تاریخ کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا ہے۔

مرنال ٹھاکر کی سالگرہ، ڈینٹسٹ بننے کا دباؤ، کرائم رپورٹر بننے کا خواب قسمت نے بنایا فلمی ستارہ

تعلیم کے دوران انہیں ایک ٹی وی سیریل میں کام کرنے کی پیشکش ہوئی۔ ابتدا میں ان کے اہلِ خانہ اس فیصلے کے حق میں نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ وہ پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں

نئی دہلی: تعلیم کے دوران انہیں ایک ٹی وی سیریل میں کام کرنے کی پیشکش ہوئی۔ ابتدا میں ان کے اہلِ خانہ اس فیصلے کے حق میں نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ وہ پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں، لیکن مرنال نے انہیں قائل کیا اور اداکاری کی دنیا میں قدم رکھ دیا۔ انہوں نے 2012 میں ٹی وی سیریل "مجھ سے کچھ کہتی...... یہ خاموشیاں" سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا، جس کے بعد وہ "ارجن" میں بھی نظر آئیں۔ انہیں حقیقی شہرت زی ٹی وی کے مقبول ڈرامے "کمکم بھاگیہ" میں بلبل اروڑا کے کردار سے ملی، بالی ووڈ اور جنوبی ہند کی فلموں کی معروف اداکارہ مرنال ٹھاکر آج اپنا یوم پیدائش منا رہی ہیں۔ اپنی خوبصورتی، شاندار اداکاری اور منفرد کرداروں کی بدولت کروڑوں مداحوں کے دلوں پر راج کرنے والی مرنال کا فلمی دنیا میں آنا ان کا پہلا خواب نہیں تھا۔ وہ دراصل ٹیلی ویژن پر نظر آنا چاہتی تھیں، مگر ایک اداکارہ کے طور پر نہیں بلکہ کرائم رپورٹر بن کر۔ تاہم قسمت نے انہیں ایسی راہ دکھائی کہ وہ ٹی وی سے ہوتے ہوئے بالی ووڈ اور جنوبی ہند کی فلمی صنعت کی نمایاں اداکاراؤں میں شامل ہو گئیں۔ مرنال ٹھاکر یکم اگست 1992 کو مہاراشٹر کے ضلع دھولے میں ایک مراٹھی خاندان میں پیدا ہوئیں۔ ان کی ابتدائی تعلیم بھی مہاراشٹر میں ہی مکمل ہوئی۔ ان کے والد کی خواہش تھی کہ وہ ڈینٹسٹ بنیں، لیکن مرنال کی دلچسپی صحافت اور خبروں کی دنیا میں تھی۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے بتایا تھا کہ وہ کرائم رپورٹر بننے کا خواب دیکھتی تھیں، اسی لیے انہوں نے ماس میڈیا کی تعلیم کا انتخاب کیا، مگر کالج کے دنوں میں ان کی زندگی نے اچانک نیا رخ اختیار کر لیا۔ تعلیم کے دوران انہیں ایک ٹی وی سیریل میں کام کرنے کی پیشکش ہوئی۔ ابتدا میں ان کے اہلِ خانہ اس فیصلے کے حق میں نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ وہ پہلے اپنی تعلیم مکمل کریں، لیکن مرنال نے انہیں قائل کیا اور اداکاری کی دنیا میں قدم رکھ دیا۔ انہوں نے 2012 میں ٹی وی سیریل "مجھ سے کچھ کہتی۔ یہ خاموشیاں" سے اپنے کیریئر کا آغاز کیا، جس کے بعد وہ "ارجن" میں بھی نظر آئیں۔ انہیں حقیقی شہرت زی ٹی وی کے مقبول ڈرامے "کمکم بھاگیہ" میں بلبل اروڑا کے کردار سے ملی، جس نے انہیں گھر گھر پہچان دلائی۔ ٹیلی ویژن پر کامیابی کے بعد مرنال نے فلموں کا رخ کیا۔ انہوں نے پہلے مراٹھی فلموں "ہیلو نندن"، "وٹی ڈانڈو" اور "سوراجیہ" میں اداکاری کی۔ بعدازاں 2018 میں فلم "لو سونیا" کے ذریعے بالی ووڈ میں قدم رکھا۔ اگرچہ یہ فلم باکس آفس پر بڑی کامیابی حاصل نہ کر سکی، لیکن مرنال کی اداکاری کو ناقدین نے بے حد سراہا۔ سال 2019 ان کے کیریئر کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ اسی برس وہ رتیک روشن کے ساتھ "سپر 30" اور جان ابراہم کے ساتھ "بٹلہ ہاؤس" میں نظر آئیں، جنہوں نے انہیں بڑے پردے پر مضبوط شناخت دلائی۔ اس کے بعد انہوں نے "طوفان"، "دھماکہ"، "جرسی"، "گمراہ" اور "پِپّا" سمیت کئی فلموں میں اپنی اداکاری کے جوہر دکھائے۔ مرنال ٹھاکر کے فلمی سفر کو سب سے بڑی کامیابی تیلگو فلم "سیتا رامم" سے ملی، جس میں ان کی اداکاری کو شائقین اور ناقدین دونوں نے بے حد پسند کیا۔ اس کے بعد فلم "ہائے ننا" نے بھی انہیں جنوبی ہند کی فلمی صنعت میں ایک مضبوط مقام دلا دیا۔ مرنال نے اپنی ذاتی زندگی کے چیلنجز پر بھی کھل کر بات کی ہے۔ ان کے مطابق کیریئر کے ابتدائی دنوں میں وہ مستقبل، تعلیم اور خاندان کی توقعات کے باعث ذہنی دباؤ کا شکار رہتی تھیں۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ ابتدا میں انہوں نے کئی فلموں کی پیشکش صرف اس لیے مسترد کر دی تھی کیونکہ ان میں انٹیمیٹ مناظر شامل تھے اور وہ اس وقت ایسے کرداروں کے لیے خود کو تیار محسوس نہیں کرتی تھیں۔ بعد میں انہوں نے اپنے اہلِ خانہ سے کھل کر بات کی اور پیشے کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا۔ اپنی عمدہ اداکاری کے اعتراف میں مرنال ٹھاکر کو فلم فیئر ساؤتھ ایوارڈ، فلم فیئر او ٹی ٹی ایوارڈ، ساؤتھ انڈین انٹرنیشنل مووی ایوارڈز اور انڈین ٹیلی ویژن اکیڈمی ایوارڈ سمیت کئی معتبر اعزازات سے نوازا جا چکا ہے، اور آج وہ ہندوستانی سنیما کی کامیاب اور باصلاحیت اداکاراؤں میں شمار کی جاتی ہیں۔ بالی ووڈ اور ساؤتھ فلموں کی معروف اداکارہ مرنال ٹھاکر 1 اگست کو اپنی سالگرہ مناتی ہیں۔ ان کا ٹی وی انڈسٹری سے لے کر فلموں کا چمکتا ہوا ستارہ بننے تک کا سفر بے حد دلچسپ اور ترغیب سے بھرپور ہے۔ ان کی زندگی سے جڑے اہم پہلو درج ذیل ہیں۔ مرنال ٹھاکر کے والد چاہتے تھے کہ وہ میڈیکل کی فیلڈ اختیار کریں اور ایک ڈینٹسٹ (دندان ساز) بنیں۔ ان پر خاندانی طور پر اس کیریئر کو چننے کا کافی دباؤ تھا۔ تاہم، مشہور فلم 3iots دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنے دل کی آواز سنی اور ڈینٹسٹری کی پڑھائی چھوڑ کر اپنی پسند کی فیلڈ کا انتخاب کیا۔ ماس میڈیا کی پڑھائی کے دوران ہی قسمت نے ایک نیا موڑ لیا اور انہیں ٹی وی سیریل میں کام کرنے کی پیشکش ہوئی۔ ٹی وی کیریئر کی شروعات: انہوں نے 2012 میں ڈرامہ مجھ سے کچھ کہتی۔ یہ خاموشیاں سے اداکاری کا آغاز کیا۔ انہیں حقیقی شہرت زی ٹی وی کے مشہور ڈرامے کمکم بھاگیہ میں بلبل کا کردار نبھا کر ملی۔ مرنال ٹھاکر کے ڈینٹسٹ بننے کے دباؤ اور اس فیصلے کو بدلنے کی تفصیلی گفتگو اس انٹرویو کلپ میں دیکھی جا سکتی ہے۔